

دعای حضرت محمد و آل محمد علیہ السلام



الحمد لله که کلام حقیقت نظام قال سراسر حال سر حشر فیضان حلی و خفی

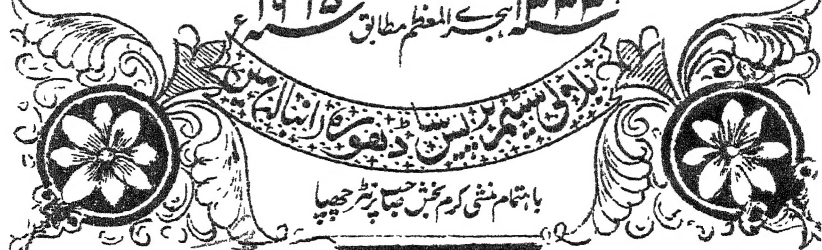


دیوان حقان و تجارب سالک مسالک شریعت طریقت اقصای سر حقیقت معرفت نبع کان پیکر انوار
تجلیات علاج احمرین الشرفین حضرت شیده ابوالحسن المودع محمد علی حسین اشرفی الجیلانی
سجادہ نشین آستان عالی تبارک المملکت والکونین سلطان اوصد الدین مخدوم
میر سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ مقام روح آباد کوچہ خجندیہ



گش برد اعلیٰ امام حضرت حضرت عظیم العالی نیاز آہنگ
سید غلام بھیک تیرنگات الخاطیہ فقیر اللہ شاہ

۱۹۱۵ء



درمیان غلط نامہ

زراہ عنایت اول مندرجہ ذیل اغلاط کی اصلاح کر لیجئے

شمار صفحہ	شمار سطر	غلط	صحیح
۵	۱۲	شرفی	اشرفی
۷	۶	جو بستم	چو بستم
۱۲	۱۲	در دوران تو	در دوران تو
۱۱	۱۸	حریم دل	حریم دل
۱۹	۱۰	زنہیل ما	زنہیل من
۱۱	۱۱	دماں	زمن
۲۶	۱	اسی شوق میں	اسی شوق میں
۳۲	۱۲۷	صوب قالی	صورت قالی
۳۶	۱۲	صورت تارنیں	صورت نازنیں
۳۸	۱۲	کر کچھ	گر کچھ
۵۰	۷	ہے یہ	یہ ہے
۵۵	۳	آئندہ	آئینہ
۸۲	۲	(سا نور کیسی بنی بجائی) کے بعد پڑھو (موری سدھ بڈھ سبیلری)	
۸۷	حاشیہ	بید	بیگ
۱۱	۱۱	گھبریا	گھبریا
۱۱	۱۶	چھائے رے	چھائے رہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا دَائِمًا اَبَدًا لَمَّا اَنْشَى عَلٰى نَفْسِهِ وَاَشْرَفَ الْعَالَمُوْنَ
وَالسَّلَامَ عَلٰى جَبِيْنِهِ سَيِّدِنَا وَشَفِيْعِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهِ وَاَهْلِ بَيْتِهِ وَ
اَصْحَابِكَ وَاَنْتَابِهِ وَاَوْلِيَآءِ اُمَّتِهِ اَجْمَعِيْنَ

اما بعد یہ نامہ سیاہ نیزنگ اپنے امج طالع پر ناز کرتا ہے کہ حضرت
مرشدی مدظلہ العالی کی سرکاریں اس کترین خدام بارگاہ کی التجا منظور ہو کر
اس محبوبہ لطیفہ کی ترتیب اشاعت کی خدمت اس کے سپرد ہوئی الحمد للہ علیٰ احسنہ
بغرض یادگار روزگار نابا ہزار حضرت محدث اور ان کے خاندان والاشان کے
مختصر حالات ورج کئے جاتے ہیں :-

اعلیٰ حضرت قبلہ وکعبہ کا نام نامی واسم گرامی حاج الحرمین سید علی حسین
کنیت ابو احمد لقب خاندانی شاہ - پیر - اور اعلیٰ حضرت خطاب تجاؤ نشین
سرکار کلاں - اور تخلص اشرفی ہے - جناب ممدوح کا خاندان بھی اشرفی کہلاتا
ہے - کیونکہ آپ سیدنا عید الزرق نور العین علیہ الرحمۃ کی اولاد سے ہیں - حضرت
نور العین قدس سرہ حضرت قطب عالم غوث الاعظم سیدنا ابو محمد محی الدین عبد القادر
جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اولاد امجاد سے ہیں - اور حضرت مخدوم سید اشرف
بہا نگیر سمنانی قدس سرہ کے ہمشیرہ زادے اور نیز باعتبار تہنیت جناب موصوف
کے فرزند برحق اور بلحاظ خلافت خلیفہ مطلق میں - اسی لئے یہ خاندان والاشان
حضرت مخدوم سید اشرف بہا نگیر سمنانی قدس سرہ کی طرف منسوب کہ خاندان اشرفیہ کہلاتا ہے

اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ کا سلسلہ نسب جناب غوث پاک ٹیکہ بدین تفصیل ہے
 حاجی سید علی حسین ابن حاجی سید سعادۃ علی ابن سید شاہ قلندر بخش ابن سید
 شاہ تراب اشرف ابن سید شاہ محمد نواز ابن سید شاہ محمد غوث ابن سید شاہ
 جمال الدین ابن سید شاہ عزیز الرحمن ابن سید شاہ محمد عثمان ابن سید شاہ ابوالفتح ابن سید شاہ محمد
 ابن سید شاہ محمد اشرف ابن سید شاہ حسن خلف اکبر حضرت سید عبدالرزاق
 نور العین ابن حضرت سید عبدالغفور حسن جبیلانی ابن حضرت سید ابوالعباس احمد
 جبیلانی ابن حضرت سید بدر الدین حسن ابن حضرت سید علامہ الدین علی ابن
 حضرت سید شمس الدین محمد ابن حضرت سید سیف الدین نجی ابن حضرت سید
 ظہیر الدین احمد ابن حضرت سید ابونصر محمد ابن حضرت سید محی الدین ابی صالح نصر
 ابن حضرت قاضی القضاۃ سید تاج الدین عبدالرزاق خلف اکبر جناب غوث
 الثقلین سید ابومحمد محی الدین عبدالقادر جبیلانی قدس سرہ - چونکہ اس
 سلسلہ نسب کی رو سے اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ جناب نور العین قدس سرہ کے
 خلف اکبر حضرت سید شاہ حسن قدس سرہ کے اولاد میں ہیں اس لئے آپ کا
 خاندان سرکار کلاں کے لقب سے ملقب ہے *

اس موقع پر اس خاندان والا شان کے بعض اکابر کی تاریخ ہائے وفات
 کا درج کرنا بھی موزوں ہوگا۔

۶۵۶۲

تاریخ وفات جناب غوث پاک قدس سرہ معشوق الہی - تاریخ وفات حضرت
 مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ ^{۶۵۵۸} اشرف المومنین - تاریخ وفات
 حضرت حاجی سید عبدالرزاق نور العین قدس سرہ مخدوم آفاق - تاریخ وفات حضرت
 سید شاہ حسن خلف اکبر حضرت نور العین قدس سرہ سید حسن سجادہ نشین اکبر -
 تاریخ وفات حضرت سید شاہ محمد اشرف قدس سرہ شیخ *

اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ کی ولادت سرایا سعادت ۲۲ ربیع الثانی ۱۲۶۶ھ کو بروز دوشنبہ بوقت صبح صادق ہوئی۔ جب سن شریف چار برس چار مہینے اور چار دن کا ہوا تو موافق معمول خاندان مولانا گل محمد صاحب خلیل آبادی نے جو بڑے اہل دل اور عارف کامل تھے آپ کی بسم اللہ کرائی۔ اس کے بعد مولوی امانت علی صاحب کچھو چھوی نے فارسی کی درسی کتابیں پڑھائیں۔ پھر مولوی سلامت علی صاحب گورکھپوری اور مولوی قادر بخش صاحب کچھو چھوی سے تعلیم پائی۔ جب اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ منصب خلافت و ستادہ نشینی سے ممتاز ہوئے تو آپ کے اُستاد مولوی قلندر بخش صاحب نے آپ سے بیعت کی اور فرمایا کہ مجھ کو مدت سے اس دن کا انتظار تھا۔ خدا کا ہزار ہزار شکر ہے جس نے آج میری مراد پوری کی ۴

اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ نے ۲۸۲ھ ہجری میں اپنے برادر کلاں حاج الحرمین سید شاہ ابو محمد اشرف حسین مدظلہ العالی سے بیعت کر کے خلافت و اجازت خاندانی حاصل فرمائی۔ ۲۸۵ھ میں حضرت سید شاہ حمایت اشرف ابن سید شاہ نقی الدین اشرف بسکھاروی کی دختر نیک اختر سے اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ کی شادی ہوئی۔ ۲۹۰ھ میں حبشہ ارواح بزرگان ایک سال کامل آستانہ اشرفیہ پر حسب قاعدہ مشائخ چلے گئے فرمائی۔ اسی مدت میں بہرکت دہانی حضرت محبوب یزدانی مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ و توجہ حضرت محبوب جانی قطب ربانی سید محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ تمام منازل ایقان و عرفان کو اس طرح طے فرمایا کہ آپ کی ذات بابرکات سے جہانگیری آثار و انوار کا ہر ہونے لگے۔ یہ کنسا مبالغہ نہ ہوگا کہ بہت مدت کے بعد خاندان میں ایسا شخص صاحب شد و ارشاد تقدس نہاد ظاہر ہوا ہے۔ آپ کے

خوارق عادات جو اخلاقی صفات میں مضمر ہیں کرامتوں کی طرح مشہور ہیں۔ بلکہ کہا جاتا ہے کہ آپ کے انسانی کمالات نے آپ کو پیکرِ تغیر بنا دیا ہے۔ اگرچہ آپ کے صفات و برکات غیر محدود و نامحدود ہیں لیکن بعض امور کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔ (۱) آپؐ کبھی کوئی لغزش شرعی نہیں ہوئی۔ (۲) آپؐ نے کبھی کسی کے دل کو آزار نہیں پہنچایا۔ (۳) آپؐ نے کبھی کوئی ایسا لفظ استعمال نہیں فرمایا جو کانوں کو مکروہ معلوم ہو۔ (۴) آپؐ نے کبھی کسی سائل کے سوال کو رو نہیں فرمایا۔ (۵) آپؐ نے اپنے دستِ خوان کو ہمیشہ وسیع رکھا۔ (۶) آپؐ نے مذہبِ مشرب میں ہمیشہ تقلیدی حیثیت کو محبوب رکھا۔ (۷) اربابِ حاجت کی حاجات کو رفع کرنا آپؐ کا جلی شعار ہے۔ (۸) اعواسِ مشائخِ چشتیہ کی شرکت کو ہمیشہ مشاغلِ خاندانی کی طرح عزیز و محبوب رکھا۔ (۹) آپؐ نے راہِ سلوک و تقلیدِ مشائخ میں تشنیعِ خلافت کی کبھی پروا نہیں کی۔ (۱۰) بھائی بندوں کی محبت۔ مہمانوں کی عزت آپؐ کے خصائص سے ہے۔ ان صفات کو دیکھ کر خاندانِ شریفیہ کے سب چھوٹے بڑے آپؐ کی مدح و ثنائیں طب اللسان ہیں۔

اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ ۱۲۹۶ھ میں مسندِ تجارہ نشینی پر شکن ہوئے اور سالِ مذکور کی ۲۸ محرم کو خرقہ خاندانی جو حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمٹانی قدس سرہ کا عطیہ ہے زیب تن فرمایا۔ چنانچہ ہر سال سی تاریخ کو خرقہ مذکورہ پہنتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ نے اس وقت تک تین حج کئے ہیں ۱۲۹۳ھ حجِ اول میں دربارِ رسالت سے بعض نعمتیں خاص طور پر حاصل ہوئیں ۱۳۲۳ھ حج دوم میں بعض اذکار و اشغال کی اجازت مشائخِ حرمین شریفین سے حاصل ہوئی۔ ۱۳۲۹ھ حج سوم میں بعد زیارت طائف شریف و مدینہ منورہ۔ بیت المقدس

و دیگر عتبات عالیہ شام و مصر و حامہ شریف و حمص شریف میں حاضر ہو کر
 وہ وہ نعمتیں حاصل کیں جن کی تفصیل کے لئے ایک مطول کتاب درکار ہے۔
 اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ نے باطنی علوم کی تعلیم اپنے برادر بزرگ حاج الحرمین
 سید شاہ ابو محمد اشرف حسین مدظلہ العالی سے (جنکو علاوہ خاندان اشرفیہ کے
 تمام مشائخ ہمعصر سے فیض صوری و معنوی حاصل ہوا ہے) پائی ہے بشغل جو یہ
 اور بعض اذکار مخصوصہ کی تعلیم حضرت سید شاہ عماد الدین اشرف اشرفی عرف
 لکڑ شاہ کچھوچھوی قدس سرہ سے پائی۔ حضرت لکڑ شاہ صاحب خاندان اشرفیہ
 میں مشائخ سے گزرے ہیں۔ اس طرح دیگر اوراد و وظائف کی اجازت
 اکثر علماء و مشائخ ہندوستان سے حاصل فرمائی۔ چنانچہ جناب حضرت لکڑ شاہ صاحب
 سوندھوی قدس سرہ (ضلع گورگانوال) سے اجازت و خلافت خاندان قادریہ و
 خاندان زاہدیہ حاصل کی۔ اور تعلیم سلطان الازکار و شغل محمود و دیگر اشغال مخصوصہ
 مشرف ہوئے۔ جناب حضرت مولانا شاہ محمد امیر کابلی قدس سرہ سے مقام بلیا میں سلسلہ قادریہ
 منوریہ میں مجاز اور ماذون ہوئے اور تعلیم طریقت خاص و کمرخی قلبی جو قلب مدرسے متعلق
 حاصل کی۔ اس سلسلے کو سلسلہ الذہب کہا جاتا ہے جو عرفی طور سے چار واسطوں سے
 حضرت غوث پاک تک پہنچتا ہے۔ یعنی حضرت سید شاہ ابو احمد علی حسین اشرفی مدظلہ العالی
 کو حضرت شاہ محمد امیر کابلی قدس سرہ سے حاصل ہوا۔ اُن کو حضرت ملا اخون فقیر امپوری
 قدس سرہ سے۔ اُن کو حضرت شاہ منور الدہلوی قدس سرہ سے جنگی عمر ساٹھ پانسو
 برس کی ہوئی۔ اُن کو حضرت شاہ دولا قدس سرہ سے۔ انکو جناب شیخ الثقلین سید ابو محمد محی الدین
 عبدالقادر جیلانی قدس سرہ سے۔ اس طرح سلسلہ اویسیہ اشرفیہ کی تعلیم حضرت سید محمد حسن
 غازی پوری سے حاصل ہوئی۔ سید محمد حسن کو شاہ باسط علی قدس سرہ سے۔ اُن کو

شاہ عبد العظیم قدس سرہ سے۔ اُن کو شاہ ابو الفوت گرم دیوان قدس سرہ سے۔
 اُن کو حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ سے۔ اُن کو خود حضرت تاج الدین
 قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ علاوہ ازیں شغل تلاوت وجود شغل اسم ذات شغل حلیم
 جہاں نما شغل ہفت دورہ شغل خفی قلبی شغل دو نیم و دیگر اشغال و مراقبات و عمل
 شجرہ زر و اوراد خمسہ و حرز یمانی و حرب البحر و دعائے حیدری و دعائے شیخ و حرز
 ابو دجانہ و دعائے بزمی و چہل اسماء و سی و ستہ آیت و دفع سحر و قصیدہ بردہ و قصیدہ
 غوثیہ و درود اکبر و عمل سورہ جن و سورہ قمر و سورہ یسین و صلوة الختام وغیرہ
 کی اجازت حضرت سید شاہ آل رسول قدس سرہ سجادہ نشین مارہرہ شریف ضلع ایٹہ
 سے حاصل ہوئی۔ ہمارے حضرت مظاہر العالی کے بعد جناب شاہ آل رسول قدس سرہ نے
 کسی کو خلافت و اجازت نہیں بخشی۔ آپ حضرت شاہ صاحب کے خاتم المظاہر میں۔ اسطرح
 حرز یمانی کی اجازت سید شاہ سعادت علی محقق احمد پوری سے سلسلہ شطاریہ میں حاصل
 کی۔ جناب مولانا سید شاہ عبدالقادر خلیفہ سید شاہ علی سجادہ نشین بغداد و شریف سے
 مکہ معظمہ میں اجازت حرز یمانی مع اشارات ظاہری و باطنی حاصل فرمائی۔ جناب
 مولانا سید نواز شہ رسول سجادہ نشین بیتھوی سے اجازت خاندانی حرز یمانی بطریقہ
 عالیہ شریفیہ حاصل کی۔ جناب حضرت شاہ مقبول احمد حافظ عبدالغیر و دہلوی عرف
 اخون صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے دہلی میں حسب اجازت روحانیہ حضرت غوث الثقلین
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجازت کامل حرز یمانی و حرب البحر و دعائے شیخ و دعائے
 حیدری و دیگر اعمال مخصوصہ حاصل کی۔ دلائل الخیرات کی اجازت آپ کو اپنے پیرو
 مرشد دبر اور بزرگ مدظلہ کے واسطے سے حضرت مولانا ابوالاحیا رحمۃ اللہ علیہ صاحب
 فرنگی محلی لکھنوی سے حاصل ہوئی۔ نیز دلائل الخیرات کی اجازت حضرت سید شاہ
 عبدالغنی صاحب بیتھوی اور حضرت سید محمد رضوان صاحب فی اور مولانا عبدالحق صاحب

ہندی مہاجر کہ معظّمہ سے بواسطہ پیرو مرشد و برادر بزرگ خود مظلمہ حاصل ہوئی۔ علاوہ
 انہیں جس قدر دیگر نعمات و برکات اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ مظلمہ کو مختلف واسطوں سے
 حاصل ہوئے۔ ان کی تفصیل بہت طویل ہے۔ محفل یہ کہ آپ کی ذات جامع الصفا
 تمام مشائخ کبار و اکابر دیار و امصار کی نعمتوں اور سلاسل مختلفہ متعدّدہ کی برکتوں کی
 خزانہ ہے۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

علاوہ برکات باطنیہ و انوار روحانیہ کے ہمارے اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ ایک
 خاص اعتبار سے محض ظاہر بین آنکھوں کے لئے بھی ایک عجیب تصویر دکش
 ہیں۔ یعنی آپ کو اکثر مشائخ نے آپ کے جد اعلیٰ جناب محبوب سبحانی قطب ثانی
 سید ابو محمد محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ سے شکل و صورت میں نہایت
 مشابہ بیان کیا ہے۔ اس کی تصدیق ارباب مشاہدہ تو اپنے روحانی مشاہدوں
 میں کرتے ہوں گے۔ جناب غوث پاکؒ کی بعض تصویریں اس نامہ سیاہ کی نظر
 بھی گزری ہیں غور کیا تو واقعی

یہی نقشہ ہے یہی رنگ سماں ہے یہی

یہ جو صورت ہے تری صوّت جاننا ہے یہی

حضور غوث پاکؒ کا قول ہے طوبی لمن ترائی اَوْ رَایَ مَنْ تَرَانِی (بشارت
 خوشحالی ہے اُسکو جس نے مجھ کو دیکھا یا اُس کو دیکھا جس نے مجھ کو دیکھا) ان امور
 کو ملحوظ رکھ کر ایک موقع پر اس نامہ سیاہ نے سرکار میں ایک غزل عرض
 کی تھی۔ باجائز خاص یہاں درج کی جاتی ہے۔

اے عارض تو شرح طوبی لمن ترائی	رُوئے تو ترجمانِ انوارِ لامکانی
اے نور چشم حیدر آرام جانِ قادِر	اے شمعِ نریمِ اشرفِ شانہ شبہ زانی
اے مصحفِ جمالتِ ایمانِ بنِ نبیش	وے آیۃ لقایتِ تفسیرِ مَنْ تَرَانِی

آں معنی نہاں! تو صورتِ عیانی
تو جانِ یک جہانی تو یک جہانِ جانی

حُسنِ ازل ز رویت ہر لحظہ جلوہ افگن
اے من تبارِ رویت اے من غبارِ کویت

نیزنگ در ہوایت صد جاں کند فدایت
او کمتریں گدایت تو خسرو جہانی

اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ نے زوجہٴ اولیٰ کی وفات کے بعد دوسرا عقد کیا۔
زوجہٴ اولیٰ سے حضرت مولانا ابوالحمود سید شاہ احمد اشرف سلمہ اللہ تعالیٰ پیدا
ہوئے۔ جو بعد اللہ تمام علوم ظاہریہ سے آراستہ اور کمالات باطنیہ سے پیراستہ
اور چشمِ بد و دور ہماے اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ کی جیتی جاگتی ہستی بابتی تصویب
کَتَبَ اَکَ اللہُ اَحْسَنُ اَلْخَالِقِیْنَ - زوجہٴ ثانیہ (بنت شاہ تاجل حسین اشرفی)
سے سید شاہ مصطفیٰ اشرف صاحبِ طالِ عمرہ ہیں جو تحصیلِ علم میں مصروف ہیں
اللہ تعالیٰ اُن کو فائزِ اہرام کرے۔ یہ چھوٹے صاحبزادے بھی ماشاء اللہ نہایت
بزرگ منش اور مقدس ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے مراتب کو بلند فرمائے۔

اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ کے برادرِ زادے اور داماد مولانا حکیم سید شاہ نذر اشرف
اشرفی جملہ علوم و رسمیں فارغ التحصیل اور فنِ طب میں حاذق کامل اعلیٰ درجے
کے ذہین و ذکی شاعر و قیقہ سنج نکتہ رس ہیں۔ اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ کے نواسے
مولانا ابوالحامد سید محمد اشرف صاحبِ محدث ابھی حال میں تمام علوم معقول و
منقول میں فارغ التحصیل ہوئے ہیں۔ اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ کے برادرِ زادے اور خلیفہ
سید ابوالمسعود محمد جعفر اشرف مرحوم و مغفور تھے۔ اُن کے فرزند ارجمند مولانا

۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲
۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵
۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸
۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱
۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴
۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷
۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰
۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳
۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶
۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹
۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲
۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵
۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸
۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱
۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴
۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷
۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰
۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳
۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶
۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹
۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲
۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵
۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸
۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱
۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴
۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷
۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰
۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳
۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶
۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹
۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲
۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵
۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸
۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱
۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴
۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷
۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰
۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳
۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶
۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹
۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲
۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵
۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸
۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱
۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴
۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷
۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰
۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳
۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶
۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹
۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲
۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵
۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸
۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱
۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴
۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷
۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰
۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳
۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶
۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹
۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲
۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵
۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸
۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱
۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴
۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷
۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰
۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳
۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶
۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹
۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲
۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵
۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸
۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱
۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴
۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷
۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰
۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳
۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶
۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹
۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲
۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵
۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸
۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱
۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴
۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷
۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰
۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳
۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶
۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹
۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲
۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵
۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸
۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱
۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴
۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷
۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰
۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳
۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶
۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹
۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲
۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵
۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸
۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱
۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴
۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷
۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰
۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳
۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶
۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹
۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲
۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵
۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸
۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱
۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴
۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷
۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰
۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳
۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶
۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹
۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲
۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵
۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱۵۶۸
۱۵۶۹ ۱۵۷۰ ۱۵۷۱
۱۵۷۲ ۱۵۷۳ ۱۵۷۴
۱۵۷۵ ۱۵۷۶ ۱۵۷۷
۱۵۷۸ ۱۵۷۹ ۱۵۸۰
۱۵۸۱ ۱۵۸۲ ۱۵۸۳
۱۵۸۴ ۱۵۸۵ ۱۵۸۶
۱۵۸۷ ۱۵۸۸ ۱۵۸۹
۱۵۹۰ ۱۵۹۱ ۱۵۹۲
۱۵۹۳ ۱۵۹۴ ۱۵۹۵
۱۵۹۶ ۱۵۹۷ ۱۵۹۸
۱۵۹۹ ۱۶۰۰ ۱۶۰۱
۱۶۰۲ ۱۶۰۳ ۱۶۰۴
۱۶۰۵ ۱۶۰۶ ۱۶۰۷
۱۶۰۸ ۱۶۰۹ ۱۶۱۰
۱۶۱۱ ۱۶۱۲ ۱۶۱۳
۱۶۱۴ ۱۶۱۵ ۱۶۱۶
۱۶۱۷ ۱۶۱۸ ۱۶۱۹
۱۶۲۰ ۱۶۲۱ ۱۶۲۲
۱۶۲۳ ۱۶۲۴ ۱۶۲۵
۱۶۲۶ ۱۶۲۷ ۱۶۲۸
۱۶۲۹ ۱۶۳۰ ۱۶۳۱
۱۶۳۲ ۱۶۳۳ ۱۶۳۴
۱۶۳۵ ۱۶۳۶ ۱۶۳۷
۱۶۳۸ ۱۶۳۹ ۱۶۴۰
۱۶۴۱ ۱۶۴۲ ۱۶۴۳
۱۶۴۴ ۱۶۴۵ ۱۶۴۶
۱۶۴۷ ۱۶۴۸ ۱۶۴۹
۱۶۵۰ ۱۶۵۱ ۱۶۵۲
۱۶۵۳ ۱۶۵۴ ۱۶۵۵
۱۶۵۶ ۱۶۵۷ ۱۶۵۸
۱۶۵۹ ۱۶۶۰ ۱۶۶۱
۱۶۶۲ ۱۶۶۳ ۱۶۶۴
۱۶۶۵ ۱۶۶۶ ۱۶۶۷
۱۶۶۸ ۱۶۶۹ ۱۶۷۰
۱۶۷۱ ۱۶۷۲ ۱۶۷۳
۱۶۷۴ ۱۶۷۵ ۱۶۷۶
۱۶۷۷ ۱۶۷۸ ۱۶۷۹
۱۶۸۰ ۱۶۸۱ ۱۶۸۲
۱۶۸۳ ۱۶۸۴ ۱۶۸۵
۱۶۸۶ ۱۶۸۷ ۱۶۸۸
۱۶۸۹ ۱۶۹۰ ۱۶۹۱
۱۶۹۲ ۱۶۹۳ ۱۶۹۴
۱۶۹۵ ۱۶۹۶ ۱۶۹۷
۱۶۹۸ ۱۶۹۹ ۱۷۰۰
۱۷۰۱ ۱۷۰۲ ۱۷۰۳
۱۷۰۴ ۱۷۰۵ ۱۷۰۶
۱۷۰۷ ۱۷۰۸ ۱۷۰۹
۱۷۱۰ ۱۷۱۱ ۱۷۱۲
۱۷۱۳ ۱۷۱۴ ۱۷۱۵
۱۷۱۶ ۱۷۱۷ ۱۷۱۸
۱۷۱۹ ۱۷۲۰ ۱۷۲۱
۱۷۲۲ ۱۷۲۳ ۱۷۲۴
۱۷۲۵ ۱۷۲۶ ۱۷۲۷
۱۷۲۸ ۱۷۲۹ ۱۷۳۰
۱۷۳۱ ۱۷۳۲ ۱۷۳۳
۱۷۳۴ ۱۷۳۵ ۱۷۳۶
۱۷۳۷ ۱۷۳۸ ۱۷۳۹
۱۷۴۰ ۱۷۴۱ ۱۷۴۲
۱۷۴۳ ۱۷۴۴ ۱۷۴۵
۱۷۴۶ ۱۷۴۷ ۱۷۴۸
۱۷۴۹ ۱۷۵۰ ۱۷۵۱
۱۷۵۲ ۱۷۵۳ ۱۷۵۴
۱۷۵۵ ۱۷۵۶ ۱۷۵۷
۱۷۵۸ ۱۷۵۹ ۱۷۶۰
۱۷۶۱ ۱۷۶۲ ۱۷۶۳
۱۷۶۴ ۱۷۶۵ ۱۷۶۶
۱۷۶۷ ۱۷۶۸ ۱۷۶۹
۱۷۷۰ ۱۷۷۱ ۱۷۷۲
۱۷۷۳ ۱۷۷۴ ۱۷۷۵
۱۷۷۶ ۱۷۷۷ ۱۷۷۸
۱۷۷۹ ۱۷۸۰ ۱۷۸۱
۱۷۸۲ ۱۷۸۳ ۱۷۸۴
۱۷۸۵ ۱۷۸۶ ۱۷۸۷
۱۷۸۸ ۱۷۸۹ ۱۷۹۰
۱۷۹۱ ۱۷۹۲ ۱۷۹۳
۱۷۹۴ ۱۷۹۵ ۱۷۹۶
۱۷۹۷ ۱۷۹۸ ۱۷۹۹
۱۸۰۰ ۱۸۰۱ ۱۸۰۲
۱۸۰۳ ۱۸۰۴ ۱۸۰۵
۱۸۰۶ ۱۸۰۷ ۱۸۰۸
۱۸۰۹ ۱۸۱۰ ۱۸۱۱
۱۸۱۲ ۱۸۱۳ ۱۸۱۴
۱۸۱۵ ۱۸۱۶ ۱۸۱۷
۱۸۱۸ ۱۸۱۹ ۱۸۲۰
۱۸۲۱ ۱۸۲۲ ۱۸۲۳
۱۸۲۴ ۱۸۲۵ ۱۸۲۶
۱۸۲۷ ۱۸۲۸ ۱۸۲۹
۱۸۳۰ ۱۸۳۱ ۱۸۳۲
۱۸۳۳ ۱۸۳۴ ۱۸۳۵
۱۸۳۶ ۱۸۳۷ ۱۸۳۸
۱۸۳۹ ۱۸۴۰ ۱۸۴۱
۱۸۴۲ ۱۸۴۳ ۱۸۴۴
۱۸۴۵ ۱۸۴۶ ۱۸۴۷
۱۸۴۸ ۱۸۴۹ ۱۸۵۰
۱۸۵۱ ۱۸۵۲ ۱۸۵۳
۱۸۵۴ ۱۸۵۵ ۱۸۵۶
۱۸۵۷ ۱۸۵۸ ۱۸۵۹
۱۸۶۰ ۱۸۶۱ ۱۸۶۲
۱۸۶۳ ۱۸۶۴ ۱۸۶۵
۱۸۶۶ ۱۸۶۷ ۱۸۶۸
۱۸۶۹ ۱۸۷۰ ۱۸۷۱
۱۸۷۲ ۱۸۷۳ ۱۸۷۴
۱۸۷۵ ۱۸۷۶ ۱۸۷۷
۱۸۷۸ ۱۸۷۹ ۱۸۸۰
۱۸۸۱ ۱۸۸۲ ۱۸۸۳
۱۸۸۴ ۱۸۸۵ ۱۸۸۶
۱۸۸۷ ۱۸۸۸ ۱۸۸۹
۱۸۹۰ ۱۸۹۱ ۱۸۹۲
۱۸۹۳ ۱۸۹۴ ۱۸۹۵
۱۸۹۶ ۱۸۹۷ ۱۸۹۸
۱۸۹۹ ۱۹۰۰ ۱۹۰۱
۱۹۰۲ ۱۹۰۳ ۱۹۰۴
۱۹۰۵ ۱۹۰۶ ۱۹۰۷
۱۹۰۸ ۱۹۰۹ ۱۹۱۰
۱۹۱۱ ۱۹۱۲ ۱۹۱۳
۱۹۱۴ ۱۹۱۵ ۱۹۱۶
۱۹۱۷ ۱۹۱۸ ۱۹۱۹
۱۹۲۰ ۱۹۲۱ ۱۹۲۲
۱۹۲۳ ۱۹۲۴ ۱۹۲۵
۱۹۲۶ ۱۹۲۷ ۱۹۲۸
۱۹۲۹ ۱۹۳۰ ۱۹۳۱
۱۹۳۲ ۱۹۳۳ ۱۹۳۴
۱۹۳۵ ۱۹۳۶ ۱۹۳۷
۱۹۳۸ ۱۹۳۹ ۱۹۴۰
۱۹۴۱ ۱۹۴۲ ۱۹۴۳
۱۹۴۴ ۱۹۴۵ ۱۹۴۶
۱۹۴۷ ۱۹۴۸ ۱۹۴۹
۱۹۵۰ ۱۹۵۱ ۱۹۵۲
۱۹۵۳ ۱۹۵۴ ۱۹۵۵
۱۹۵۶ ۱۹۵۷ ۱۹۵۸
۱۹۵۹ ۱۹۶۰ ۱۹۶۱
۱۹۶۲ ۱۹۶۳ ۱۹۶۴
۱۹۶۵ ۱۹۶۶ ۱۹۶۷
۱۹۶۸ ۱۹۶۹ ۱۹۷۰
۱۹۷۱ ۱۹۷۲ ۱۹۷۳
۱۹۷۴ ۱۹۷۵ ۱۹۷۶
۱۹۷۷ ۱۹۷۸ ۱۹۷۹
۱۹۸۰ ۱۹۸۱ ۱۹۸۲
۱۹۸۳ ۱۹۸۴ ۱۹۸۵
۱۹۸۶ ۱۹۸۷ ۱۹۸۸
۱۹۸۹ ۱۹۹۰ ۱۹۹۱
۱۹۹۲ ۱۹۹۳ ۱۹۹۴
۱۹۹۵ ۱۹۹۶ ۱۹۹۷
۱۹۹۸ ۱۹۹۹ ۲۰۰۰
۲۰۰۱ ۲۰۰۲ ۲۰۰۳
۲۰۰۴ ۲۰۰۵ ۲۰۰۶
۲۰۰۷ ۲۰۰۸ ۲۰۰۹
۲۰۱۰ ۲۰۱۱ ۲۰۱۲
۲۰۱۳ ۲۰۱۴ ۲۰۱۵
۲۰۱۶ ۲۰۱۷ ۲۰۱۸
۲۰۱۹ ۲۰۲۰ ۲۰۲۱
۲۰۲۲ ۲۰۲۳ ۲۰۲۴
۲۰۲۵ ۲۰۲۶ ۲۰۲۷
۲۰۲۸ ۲۰۲۹ ۲۰۳۰
۲۰۳۱ ۲۰۳۲ ۲۰۳۳
۲۰۳۴ ۲۰۳۵ ۲۰۳۶
۲۰۳۷ ۲۰۳۸ ۲۰۳۹
۲۰۴۰ ۲۰۴۱ ۲۰۴۲
۲۰۴۳ ۲۰۴۴ ۲۰۴۵
۲۰۴۶ ۲۰۴۷ ۲۰۴۸
۲۰۴۹ ۲۰۵۰ ۲۰۵۱
۲۰۵۲ ۲۰۵۳ ۲۰۵۴
۲۰۵۵ ۲۰۵۶ ۲۰۵۷
۲۰۵۸ ۲۰۵۹ ۲۰۶۰
۲۰۶۱ ۲۰۶۲ ۲۰۶۳
۲۰۶۴ ۲۰۶۵ ۲۰۶۶
۲۰۶۷ ۲۰۶۸ ۲۰۶۹
۲۰۷۰ ۲۰۷۱ ۲۰۷۲
۲۰۷۳ ۲۰۷۴ ۲۰۷۵
۲۰۷۶ ۲۰۷۷ ۲۰۷۸
۲۰۷۹ ۲۰۸۰ ۲۰۸۱
۲۰۸۲ ۲۰۸۳ ۲۰۸۴
۲۰۸۵ ۲۰۸۶ ۲۰۸۷
۲۰۸۸ ۲۰۸۹ ۲۰۹۰
۲۰۹۱ ۲۰۹۲ ۲۰۹۳
۲۰۹۴ ۲۰۹۵ ۲۰۹۶
۲۰۹۷ ۲۰۹۸ ۲۰۹۹
۲۱۰۰ ۲۱۰۱ ۲۱۰۲
۲۱۰۳ ۲۱۰۴ ۲۱۰۵
۲۱۰۶ ۲۱۰۷ ۲۱۰۸
۲۱۰۹ ۲۱۱۰ ۲۱۱۱
۲۱۱۲ ۲۱۱۳ ۲۱۱۴
۲۱۱۵ ۲۱۱۶ ۲۱۱۷
۲۱۱۸ ۲۱۱۹ ۲۱۲۰
۲۱۲۱ ۲۱۲۲ ۲۱۲۳
۲۱۲۴ ۲۱۲۵ ۲۱۲۶
۲۱۲۷ ۲۱۲۸ ۲۱۲۹
۲۱۳۰ ۲۱۳۱ ۲۱۳۲
۲۱۳۳ ۲۱۳۴ ۲۱۳۵
۲۱۳۶ ۲۱۳۷ ۲۱۳۸
۲۱۳۹ ۲۱۴۰ ۲۱۴۱
۲۱۴۲ ۲۱۴۳ ۲۱۴۴
۲۱۴۵ ۲۱۴۶ ۲۱۴۷
۲۱۴۸ ۲۱۴۹ ۲۱۵۰
۲۱۵۱ ۲۱۵۲ ۲۱۵۳
۲۱۵۴ ۲۱۵۵ ۲۱۵۶
۲۱۵۷ ۲۱۵۸ ۲۱۵۹
۲۱۶۰ ۲۱۶۱ ۲۱۶۲
۲۱۶۳ ۲۱۶۴ ۲۱۶۵
۲۱۶۶ ۲۱۶۷ ۲۱۶۸
۲۱۶۹ ۲۱۷۰ ۲۱۷۱
۲۱۷۲ ۲۱۷۳ ۲۱۷۴
۲۱۷۵ ۲۱۷۶ ۲۱۷۷
۲۱۷۸ ۲۱۷۹ ۲۱۸۰
۲۱۸۱ ۲۱۸۲ ۲۱۸۳
۲۱۸۴ ۲۱۸۵ ۲۱۸۶
۲۱۸۷ ۲۱۸۸ ۲۱۸۹
۲۱۹۰ ۲۱۹۱ ۲۱۹۲
۲۱۹۳ ۲۱۹۴ ۲۱۹۵
۲۱۹۶ ۲۱۹۷ ۲۱۹۸
۲۱۹۹ ۲۲۰۰ ۲۲۰۱
۲۲۰۲ ۲۲۰۳ ۲۲۰۴
۲۲۰۵ ۲۲۰۶ ۲۲۰۷
۲۲۰۸ ۲۲۰۹ ۲۲۱۰
۲۲۱۱ ۲۲۱۲ ۲۲۱۳
۲۲۱۴ ۲۲۱۵ ۲۲۱۶
۲۲۱۷ ۲۲۱۸ ۲۲۱۹
۲۲۲۰ ۲۲۲۱ ۲۲۲۲
۲۲۲۳ ۲۲۲۴ ۲۲۲۵
۲۲۲۶ ۲۲۲۷ ۲۲۲۸
۲۲۲۹ ۲۲۳۰ ۲۲۳۱
۲۲۳۲ ۲۲۳۳ ۲۲۳۴
۲۲۳۵ ۲۲۳۶ ۲۲۳۷
۲۲۳۸ ۲۲۳۹ ۲۲۴۰
۲۲۴۱ ۲۲۴۲ ۲۲۴۳
۲۲۴۴ ۲۲۴۵ ۲۲۴۶
۲۲۴۷ ۲۲۴۸ ۲۲۴۹
۲۲۵۰ ۲۲۵۱ ۲۲۵۲
۲۲۵۳ ۲۲۵۴ ۲۲۵۵
۲۲۵۶ ۲۲۵۷ ۲۲۵۸
۲۲۵۹ ۲۲۶۰ ۲۲۶۱
۲۲۶۲ ۲۲۶۳ ۲۲۶۴
۲۲۶۵ ۲۲۶۶ ۲۲۶۷
۲۲۶۸ ۲۲۶۹ ۲۲۷۰
۲۲۷۱ ۲۲۷۲ ۲۲۷۳
۲۲۷۴ ۲۲۷۵ ۲۲۷۶
۲۲۷۷ ۲۲۷۸ ۲۲۷۹
۲۲۸۰ ۲۲۸۱ ۲۲۸۲
۲۲۸۳ ۲۲۸۴ ۲۲۸۵
۲۲۸۶ ۲۲۸۷ ۲۲۸۸
۲۲۸۹ ۲۲۹۰ ۲۲۹۱
۲۲۹۲ ۲۲۹۳ ۲۲۹۴
۲۲۹۵ ۲۲۹۶ ۲۲۹۷
۲۲۹۸ ۲۲۹۹ ۲۳۰۰
۲۳۰۱ ۲۳۰۲ ۲۳۰۳
۲۳۰۴ ۲۳۰۵ ۲۳۰۶
۲۳۰۷ ۲۳۰۸ ۲۳۰۹
۲۳۱۰ ۲۳۱۱ ۲۳۱۲
۲۳۱۳ ۲۳۱۴ ۲۳۱۵
۲۳۱۶ ۲۳۱۷ ۲۳۱۸
۲۳۱۹ ۲۳۲۰ ۲۳۲۱
۲۳۲۲ ۲۳۲۳ ۲۳۲۴
۲۳۲۵ ۲۳۲۶ ۲۳۲۷
۲۳۲۸ ۲۳۲۹ ۲۳۳۰
۲۳۳۱ ۲۳۳۲ ۲۳۳۳
۲۳۳۴ ۲۳۳۵ ۲۳۳۶
۲۳۳۷ ۲۳۳۸ ۲۳۳۹
۲۳۴۰ ۲۳۴۱ ۲۳۴۲
۲۳۴۳ ۲۳۴۴ ۲۳۴۵
۲۳۴۶ ۲۳۴۷ ۲۳۴۸
۲۳۴۹ ۲۳۵۰ ۲۳۵۱
۲۳۵۲ ۲۳۵۳ ۲۳۵۴
۲۳۵۵ ۲۳۵۶ ۲۳۵۷
۲۳۵۸ ۲۳۵۹ ۲۳۶۰
۲۳۶۱ ۲۳۶۲ ۲۳۶۳
۲۳۶۴ ۲۳۶۵ ۲۳۶۶
۲۳۶۷ ۲۳۶۸ ۲۳۶۹
۲۳۷۰ ۲۳۷۱ ۲۳۷۲
۲۳۷۳ ۲۳۷۴ ۲۳۷۵
۲۳۷۶ ۲۳۷۷ ۲۳۷۸
۲۳۷۹ ۲۳۸۰ ۲۳۸۱
۲۳۸۲ ۲۳۸۳ ۲۳۸۴
۲۳۸۵ ۲۳۸۶ ۲۳۸۷
۲۳۸۸ ۲۳۸۹ ۲۳۹۰
۲۳۹۱ ۲۳۹۲ ۲۳۹۳
۲۳۹۴ ۲۳۹۵ ۲۳۹۶
۲۳۹۷ ۲۳۹۸ ۲۳۹۹
۲۴۰۰ ۲۴۰۱ ۲۴۰۲
۲۴۰۳ ۲۴۰۴ ۲۴۰۵
۲۴۰۶ ۲۴۰۷ ۲۴۰۸
۲۴۰۹ ۲۴۱۰ ۲۴۱۱
۲۴۱۲ ۲۴۱۳ ۲۴۱۴
۲۴۱۵ ۲۴۱۶ ۲۴۱۷
۲۴۱۸ ۲۴۱۹ ۲۴۲۰
۲۴۲۱ ۲۴۲۲ ۲۴۲۳
۲۴۲۴ ۲۴۲۵ ۲۴۲۶
۲۴۲۷ ۲۴۲۸ ۲۴۲۹
۲۴۳۰ ۲۴۳۱ ۲۴۳۲
۲۴۳۳ ۲۴۳۴ ۲۴۳۵
۲۴۳۶ ۲۴۳۷ ۲۴۳۸
۲۴۳۹

مولوی سید محی الدین اشرف کی دستار بندی فضیلت اسال ہونیوالی ہے
اگرچہ اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ کا گھرانا خاندان اشرفیہ میں علم کے اعتبار سے ہمیشہ
مشہور و ممتاز رہا ہے مگر حضور قبلہ و کعبہ کی برکت سے اس زمانے میں دولت علم
و کمال سے یہ گھر اس قدر مالا مال ہوا کہ اس کی نظیر نہیں پائی جاتی۔

اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ کی بیعت سے اطراف عالم میں سقر لوگ فیضیاء
ہوئے ہیں کہ ان کا شمار ناممکن ہے۔ باتباع سنت حضرت مخدوم
سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ ہمارے حضور قبلہ و کعبہ کے ہاں مریدین
فہرست میں راجع ہو ا کرتے ہیں مگر فہرستیں بھی بن بن کر غائب ہو گئیں اور اب
ان کا شمار صرف اللہ تعالیٰ ہی کے علم میں ہے۔ ملک ہند میں بنگال۔ مدراس
بمبئی۔ کانٹیا واٹر۔ مارواڑ۔ دکن۔ اودھ۔ پنجاب اور سندھ، بیرون ملک
عدن۔ جدہ۔ مکہ معظمہ۔ مدینہ منورہ۔ شام۔ حلب۔ مصر اور عراق۔ ان جملہ
علاقوں میں تین سو ضلع سے زیادہ کے لوگ اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ کے سلسلہ
ارادت میں سلسل ہیں۔ اس وقت تک طبقہ علماء میں سچا پیش عالم سے زیادہ
شرف خلافت سے مشرف ہو چکے ہیں۔ اور کل خلفاء کی تعداد تو سے زیادہ ہو گئی
اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ کی سیرو سیاحت ضرب النثل اور اشاعت سلسلہ
بے بدل سمجھی جاتی ہے۔ سلسلہ عالیہ شرفیہ کی تاریخ میں پہلی دفعہ اس سلسلہ
شریفہ کا اجرا مشرق سے غرب تک حضور قبلہ و کعبہ کی ذات بابرکات سے ہوا
فالحمد للہ علیٰ ذلک۔ اجرائے سلسلہ کے اعتبار سے اگر آپ کو حضرت مخدوم
جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ یا حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس

کے آفتابِ لایت کا پرتو کمیں تو یقیناً مبالغہ نہ ہوگا۔ اس دوسرے میں آپ نے اپنی سیاحت کی طرف ایک لطیف اشارہ کیا ہے۔

دنیا میں ایسے پھرے جیس پھرت پر کار
آئیے پہلی ٹھاؤں میں بیٹھے آسن مار

اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ نے وقتاً فوقتاً فارسی اُردو اور ہندی میں کچھ کلام موزوں فرمایا ہے۔ آپ کا کلام ذوق و شوق کی عکسی تصویر ہوتا ہے۔ سور اتفاق سے بہت سا کلام عنایت ہو گیا ہے۔ جب قدرِ اس وقت دستیاب ہوا وہ جمع کیا گیا۔ سُبْحَانَ اللہ کیا کلام عرفان نظام ہے۔ ایک ایک لفظ اثر میں رہا ہوا ہے۔ زبان شیریں ہے۔ بیان رنگیں ہے۔ مگر بایں ہمہ تصنع سے مبرا۔ تکلف سے معرا۔ عندلیبانِ گلشنِ قال کے زمرے کچھ آؤ رہتے ہیں۔ بلبلاں گلستانِ حال کے چہچہ کچھ آؤ۔ وہاں زیادہ تر قولے عقلیہ سے خطاب ہوتا ہے یہاں سراسر قلبِ رُوح کی جانب فٹے سخن ہے۔ وہاں اصولِ بلاغت کی پابندی میں کوہِ کندن و کاہِ بر آوردن ہوتا ہے۔ یہاں باتِ باعِ سُنَّت و مَآیَ یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی کوئی کہلاتا ہے تو کہتے ہیں اور بے ساختہ کہتے ہیں ورنہ خاموش رہتے ہیں۔ نتیجہ یہ کہ

شعری گویم بہ از آبِ حیات
من نہ دانم فاعلاتن فاعلات

اس دیوانِ عرفان ترجمان کی ترتیب اور سلسلہ انطباع ۱۳۳۶ء میں شروع ہوا۔ اور ۱۳۳۷ء میں نوبت انطباع پہنچی۔ اسی لئے احبابِ جو قطعاتِ تایید لکھے ہیں۔ اُن میں بعض ماوے ۱۳۳۶ء کے ہیں اور باقی ۱۳۳۷ء کے۔ چنانچہ وہ قطعات ورج کئے جاتے ہیں۔

قَطَاعَاتُ تَارِيخِ تَرْبِیُّ طَبِیع

از تاج طبع فصیح اللسان عذب البیان مولوی سید شاہ نذر اشرف
متخلص بـ اشرف برادرزادہ حضرت مصنف مدظلہ

<p>دیوان اشرفی کہ بود بہر طالبان ہر لفظ اورست غنیہ از گلشن سلوک ہر مطلعش فرغ تجلی برق طور مطبوع شد ز کوشش نیز نگ پاکباز اشرف چورقت قیس دم سئے دشت فکر</p>	<p>سرچشمہ مناج و اہمار معرفت ہر بیت اورست سبزہ گلزار معرفت ہر مقطعش خرمینہ انوار معرفت درویش حق شناس و طلبکار معرفت تاریخ گفت یسلی اسرار معرفت</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

از طبع نازک خیال شیر مقال مولوی مظفر علی صدائیس اشرف الدار کچھوچھو شریف

<p>چھپان دنوں اشرفی کا کلام طریقیت سے ہر نظم کو واسطہ مظفر ذرا کان دھر کے سُنو صدائے رہا ہے فلک بار بار</p>	<p>جو ہر صاحب دل کو مرغوب ہے حقیقت سے ہر شعر منسوب ہے اگر تم کو تاریخ مطلوب ہے مکر رکھو واہ کیا خوب ہے</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

رہنختہ کلک جو اہر سلک ادیب رب مولوی علی احمد خاں صدائیس
نقشبندی قادر علی بدایونی پروفیسر عربی سینٹ جانز کالج اگرہ

<p>مرجا صل علی دیوانے جہذا مصحف آیات جلال</p>	<p>وقبر معرفت و ایقائے آیہ سورہ انوار جمال</p>
---------------------------------------------------	----------------------------------------------------

<p>پر تو مہر کمال وحدت مُؤبُوتِ ثناء زلفتِ اسرار از جنابِ شہرِ قطبِ عالم نوبہالِ چمنِ سمنانی خرمہ چشت بدوشِ پُر نور ساقی بزمِ رسولِ اثنالین ببیلِ نعمتِ رائے توحید یارب از فیضِ سخن تا بہ ابد سالِ طبعش ز اسدایں ناشاد</p>	<p>شمعِ فانوسِ خیالِ کثرت سر سبزِ غارِ سلطانِ بہار زیبِ سجادہ غوثِ اعظم قادریِ اشرافی و جیلانی چشمش از بادِ عرفانِ مخمور قرۃ العینِ حضورِ بطنِ طوطیِ آئینہ دارِ تجرید طالبش فانیِ مطلوبِ شود ۱۳۲۶ھ ہمہ آئینہ ذاتِ حقِ باد</p>
<p>محبانِ دیوانِ آن جانِ دل پیرِ پیر اشرافی جیلانی و چشتی معینِ الاولیا جلوہ آرائے حقیقتِ گشتِ مثلِ شمعِ نور دفترِ عرفانِ حقِ آئینہ انوارِ ذات بہر طبعش ز اسدایں بنوا شوریدہ حال</p>	<p>صاحبِ سجادہ قطبِ عالم و ستگیر قرۃ العینِ شہِ سمنانی نورِ اہلِ ہادی شاہدِ رعنائے وحدتِ کرد و کثرتِ ظہور مصحفِ آیاتِ رحمتِ شرحِ اسرارِ صفات شمعِ فانوسِ خیالِ اوجِ اہلِ حالِ سال</p>
<p>ساقی نامہ نتیجہ فکرِ فلکِ پروازِ سخن ضیاءِ یونانیِ فرزندِ جنابِ اسیرِ بدایونی</p>	<p>ساقی نامہ نتیجہ فکرِ فلکِ پروازِ سخن ضیاءِ یونانیِ فرزندِ جنابِ اسیرِ بدایونی</p>
<p>بے کہاں ساقی میکش نواز اُنٹھی ہیں رمِ جہمِ سنہری بدلیاں غنچہ و گلِ بیخود و مخمور ہیں</p>	<p>تا کجا اخفائے صہبائے حجاز ہے اُمنگوں پر بہارِ گلستاں نشے میں زگیں کی آنکھیں چور ہیں</p>

جھومتے ہیں جوشِ مستی میں شجر
 کھول دے ساقی کلیدِ میسکہ
 آج میخواروں کی سچ و سچ اور ہے
 رند ہیں فرطِ خوشی سے باغِ باغ
 قادری صہبائے شربِ بخری
 نقشبندی سہروردی بادہ خوار
 بزمِ عرفان صحبتِ زندانہ ہے
 چل رہا ہے خیر سے دورِ شراب
 شغلِ مے میں ہو رہی ہو قدرتِ فن
 مصحفِ آیاتِ اسرارِ سرور
 ہے فروغِ نشہِ خاصانِ حق
 بیتِ ہر اک خانہِ حمار ہے
 بندش ہر شعرِ کیفیتِ انگیز ہے
 ہے عروسِ نظم کی مستی غضب
 شاید مضمون کا حسنِ دلربا
 ہے کہیں لطفِ مباحث کی جھلک
 ہے کہیں لکھنؤ کی صداوت سے وہ بات
 ہے فصاحت میں بلاغتِ لطفِ خیر
 وصفِ اس بحرِ لطافت کا محال
 مح کے نغمے کہاں تک گائے
 مر جا صد مر جا فکرِ صفتِ کیا
 سال کیا سالک مضامین سے چنی

دامنِ گل ہے مئے عرفان سے تر
 ہے طلوعِ صبحِ عیدِ میسکہ
 اشرفی پیرِ معان کا دُور ہے
 نورِ افشاں ہے کچھوچھے کا چراغ
 آج ایک شیشے کے اندر ہے بھری
 جوشِ مستی میں ہیں باہم ہمنار
 خاتقاہِ صوفیاں میخانہ ہے
 دستِ ساقی میں ہے اک روشن کتاب
 میسکہ ہے صورتِ بزمِ سخن
 اشرفی صاحبِ کلمہ ہے دیوانِ نور
 اس بیاضِ حقِ نسا کا ہر ورق
 مطلعِ مطلعِ مطلعِ انوار ہے
 سطرِ ہر اک سلک جو ہر ریزہ ہے
 ہو رہے ہیں صدقے اربابِ ادب
 دختِ رز کی ایک مستانہ ادا
 بادہ خواروں کے لئے کانِ نمک
 مصرعِ مصرع بن گیا شاخِ نبات
 ہر گلِ مضمون نو ہے عطریں
 و حقیقت ہے یہ دیواںِ بینال
 فکرِ سالِ طبعِ دیواں چاہیے
 جنہا صد جنہا ذہنِ سا
 ہے درِ یکیت کلامِ اشرفی

از فخر العلماء مولوی حکیم سید شاہ محمد فخر صاحب بخود محمدی اجل
زاد ہی اشرفی علمیں الہ آبادی سجادہ نشین اثرہ قطب اکمل حضرت
شاہ محمد اجل قدس سرہ الہ آباد خلیفہ اجل حضرت اشرفی فیضیہ

<p>اشرفی آن مقدس اہل دل چوں علی را با حسین آمیختم آفتاب دودمان قادری واردات خویش افرمود نظم بیخود از ما خدا مان بارگاہ سعی کامل کرد در ترتیب باز در سن طبع کلام ہمیشہ</p>	<p>طرہ دستار فخر و اعتلا نام پاکش گشت روشن چوں سہا چشتیاں را بادشاہ پیشوا نظم او چوں سلک دُر ہا پر ضیا مرحبا نیز نگاہ صد مرحبا بہر طبعش مستعد شد جزا فی نویسم بحر فیض کبریا</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ولہ

<p>چھپ رہا ہے کلام حضرت کا فیض مرشد سے لکھ دے مستانہ</p>	<p>فکر تائیل کی جو بخود ہے قادری پیالہ اور چشتی مے</p>
--------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------

ولہ

<p>خدا رکھے ہمیشہ ایسی رفعت کہوں تائیل میں چھپتا ہے دیوال</p>	<p>فلک سے بڑھ کے شان اشرفی ہے بہار بوستان اشرفی ہے</p>
-------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------

از مولوی سید شاہ خوالیہ صاحب مہر محمدی حبلی زہدی۔
متولی خانقاہ دائرہ قطب اکمل حضرت شاہ محمد اجل قدس سروالہ آبادی
برادر خرد و فخر العلماء علامہ بخوالہ آبادی

جناب عم قبلہ شریف کا ہوئی مہر جو فکر سال تاریخ	یہ دیواں یا چراغ قادری ہے کہا ہاتھ نے باغ قادری ہے
---------------------------------------------------	-------------------------------------------------------

از جناب مولانا مولوی شاہ محمد ذکاوت حسین صاحب کراچی قادری
امام جامع مسجد شہید ضلع مراد آباد

چھپ گیا جب صحیفہ نامی کہا ہاتھ نے ہم لکھیں تاریخ	مجھ کو تھا سال طبع میں سکتا نظم سید علی حسین کی لا
-----------------------------------------------------	-------------------------------------------------------

ولہ

سر و آوازے زبان حسن مرشد و ہادی و سجادہ نشین تلم و نشرش بہت د عالم ہے چوں کلام معنوی بطور ع شد باز کائے سنبھلی تاریخ طبع	نوبال گلستان پنجتن فضل کئی داد اور اذوالمنن اندریں فن ہست معیار سخن گشتہ مطبوع ہمہ اہل زمن ہاتھ گشتہ جلتہ اشرف سخن
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

از جناب مولانا مولوی مفتی ابو ذر صاحب فی سیرت اہل سنت
مدرس و بنیات مسلم ہائی سکول شہر انبالہ

خدا و ال خدا میں بر و علن	وہ آل نبی دارش پنجتن
---------------------------	----------------------

ہیں بحرِ سخاوت کے دُرِ ثمن
جسے دیکھ حیراں ہوں سب ابلِ فن
تو احسنت بول اٹھا چرخِ کہن
تو بولا چھپا اشرفی کا سخن

وہ مسند نشین خلافت مآب
لکھا اس فصاحت بلاغت دیوان
ہوئی طبع جہدم وہ نظم شریف
رؤفی نے ہاتھ سے پوچھا جو مال

از سگ کو چہ حضرت مصنف مدظلہ العالی سراپا عارف و ننگ نہ رنگ

پیکر معنی و تمثالِ جمال
درچمن زار علی تازہ نہال
لالہ گلشنِ سلطانِ جہاں
سیرتِ سیرتِ احمد بمثال
نُرمہ نرگس شہلائے کمال
قال او آئینہ چہرہِ حال
فی المثل از اثرِ سحرِ حلال
قصہ نغمہ داؤد و جہاں
گہر و لعل نماید چو سہاں
بدر از تابِ نیاں چو سہاں

اشرفی اشرف اربابِ شرف
در گلستانِ نبی طرہ گلے
سرو خوش قامت بلخِ حسین
صورتش صورتِ غوثِ اعظم
غمازہ عارضِ زیبائے سلوک
گفتہ اش گفتہ ہاتھ از غیب
شعر اور شمعِ نیاں قدم
تازہ ساز و بدل سنگد لاں
پیش آب گہرِ قنارِ شش
بارک اللہ چہ روشن دیواں

گفت نیرنگ چہ سال طبعش
گفتش مطلع خورشیدِ جمال

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شجرہ منظوم سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ سراجیہ اشرفیہ

یارب محمد بہر علی بحسن سلطان میں مدد پے منشاؤ سخن احمد شاہ محمد بویوسف تفیر نظام سراج وعلانی شرف نور العین ولی پے راجد اجماع اللہ برادربہا توکل من	بن زید فضیل ابراہیم و خدیفہ امین الدین مدد مودود و شریف و محمد عثمان عین قطب الدین مدد تجسین و جعفر و محمد حاجی پے تمثال الحق الدین مدد یہر داؤد و نیاز ولی پے اشرف نیکترین مدد
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

از عجز و نیاز بواحد ایں اشرفی بے سامانے
بر خستگاری جانم نظرے بر حال من بسکین مدد

شجرہ منظوم سلسلہ عالیہ قادریہ جلالیہ شریفیہ

یارب محمد بہر علی بحسن سلطان میں مدد بابو کبر و عبد الرحمن ہم بوالفتح و پے ہنگاری پے افک و بولغیت و خلیل عبید جلال شہ سنا محمد و جبرائیل ولی پے عبد رسول نور اللہ	بجلیب و طانی و ہم کرخی بسری جنید میں مدد بسعد غوث حیدرانی بعلی محبوب میں مدد پے نور العین و جبرائیل شہید گوشہ نشین مدد بہاریت و میر غایت شہ پے نذر ہادی میں مدد
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بہ نوار و صفت و قلند حق پے منصب اشرف مرشدین
برائشرفی درویش خزانے و فلق عرش بریں مدد

شجرہ منظم سلسلہ چشتیہ نظامیہ فخریہ

کہ از حضرت حافظ احمد شہ شاہ صاحب شاہجامان پوری قدس سرہ حاصل شدہ

یار ب محمد فخر علی ولی شہ میں مدد
پے امیر تیم بن ادیم بجز قلعہ و شاہ امین الدین
پے ابوسف ہم قط الدین شہ شریف ہم عثمان معین
بسیح و علم الحق والدین بہر محمد و جمال حسن

بہر حسن عبد الواحد بفضل سراج یقین مدد
پے منشا و سخی احمد بجز نیک ترین مدد
پے قطب فرید نظام الدین بن نصیر کمال الدین مدد
بمحمد و ہم بخیری فی یکلمہ و نظام الدین مدد

بشہ فخر و سبحان علی بواللیث و سرور از کمال

بغلام امام و شہ احمد بر شرفی مسکین مدد

شجرہ منظم سلسلہ چشتیہ نظامیہ صفویہ

کہ از جناب خلیل احمد الخا طبع عین اللہ شاہ صفی پوری حاصل شدہ

یار ب محمد بہر علی حسن سلطان میں مدد
پے منشا و سخی احمد ہم شاہ محمد و ابوسف
بفرید و نظام نصیر الدین بجمال و راجہ مرشد من
ببارک و اکرم عالیشان عبد الرحمن عبد الواحد

بن زید و بن ابیہم و خذیفہ امین الدین مدد
پے قطب شریف ہم عثمان معین قطب الدین مدد
پے سازگ و بنائے ولی پے سعد صفی الدین مدد
پے زاہد و بہر شہ تہمون عبد اللہ ہاوی میں مدد

بہر افہام و غلام پیر از بہر حقیق و شہ خادم

بخلیل عین اللہ ولی بر شرفی مسکین مدد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کلام فارسی

<p> کرد آئینہ دل صورت ماہم پیدا کہ شد از جلوہ او نور خدا ہم پیدا نیست در عشق مگر جائے پناہم پیدا گرچہ صد فتنہ نمایند گناہم پیدا کہ شرر ما شود از شورش آہم پیدا در درہ عشق تو گشتند گواہم پیدا </p>	<p> عمر با جلوہ او حُجَّت نگاہم پیدا بیگناست کسے پیش نگاہم پیدا کعبہ و دیر ز آوار گیم تنگ آہم پیدا مگذر از رہِ الطافِ این شیوہ توست حال بتیائی دل از من بیمار میرس چشم گریانِ لعل سوزانِ رخ زرد توین آہم پیدا </p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اشرفی ذلت و رسوائی کوئے خواباں

کہ در دہر و دو جہاں عزت و جاہم پیدا

<p> کہ مراں زور کہ خود من عاجز و گدرا کہ نہ تاب ہجر دارم بحضور دار مارا کہ سوائے درگہ تو بکہ آرم التجارا دل من کہ بود مو میں شدہ ہجر شک خارا </p>	<p> بحضور شہ کشادہ لب عرض مارا نظیر تلطفے کن تو بحال من خدارا بہاں اگرچہ گشتہ نہ ہمدعا رسیدم بمذاق صوفیانہ ز کشاکش زمانہ </p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سر اشرفی فدایت بسرہ رضایت

بست کہ سر نہ تاہم چو کشی بہ تیغ مارا

<p>این است بعشق حاصل ما گفت از پس قتل قاتل ما ایں عشق کجا رساند ما را گاهے نگہے بکشتگان کن از گوشه چشم ہم نہ بینی در بحر محبت غریقیم</p>	<p>شد بر توفد اتن دل ما بنگر سوائے رقصِ بسمل ما شد کو چہ یار منزل ما بے رحم مباش قاتل ما صدرہ الم است شامل ما از چشم نہانت ساحل ما</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

جز وصل نخواه اشرفی تیج
دیگر نبود محاصل ما

<p>بشکل شیخ دیدم مصطفیٰ را ز خود فانی شدم دیدم بقا را مکن اے زاهد خشک اعتراض اگر گوئی مرا تویت پرستی</p>	<p>ندیدم مصطفیٰ را بل خدا را ندیدم غیر ذات خود خدا را چه دانی سر توحید خدا را بگویم در بتاں دیدم خدا را</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

چه گویم اشرفم یا اشرفیم
میرس این سر نہانی خدا را

بآستانہ امین کاظمین رضی اللہ عنہما عرض کردہ شد

<p>ایہا الموی بن جعفر وی تقی بن الرضا از جہان فنی بجان کیسی ورنج غم بہر حاجت میکنم در پیش شاہ کاظمین</p>	<p>اے امام ابن الامام ابن امام الاتقیا لیک عالم را رہانیدی ز قید رنجہا جملہ حاجاتم شود از حضرت پاکت روا</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>جبہ سائے آستان جن انسان ملک خاکر نبی جنابت ہر کہ کروا صدق دل خدا مکان میں مسکین نباشد وصف تو</p>	<p>از اتباع انبیاء ذات تو فخر الانبیاء دع شد نامش بدقربائی نام اولیا وصف تو داند خدا یا خاص خاصان خدا</p>
<p>آرزوئے دل این شرفی خاکسار جملہ برآور طفیل حیدر مشکل کشا</p>	
<p>بدربار سامرہ شریف بروز دوشنبہ ۲۴ ماہ شعبان ۱۳۲۳ھ اندر صحن وضع مبارک عرض کردہ شد</p>	
<p>اے نقی و عسکری ابن ہول پارسا اے امین غریب بیکر و مسکین نواز از پئے آل حجتہ اللہ مہدی آخر زماں باد صد جانم فدائے قبۃ ہر دو امام</p>	<p>حاجت این بندہ را از لطف خود فرما علم عرفان خدا را کن باین مسکین عطا سینہ ام روشن شود از نور ذات کبریا این دم قربان و چشم فرش اہ این وقتا</p>
<p>در جناب این کرمیاں کے رسیدے شرفی گر نبودے لطف شان ہر لحظہ پیش ہنما</p>	
<p>دل من خاص آشیانہ تست ہر کہ بیگانہ گشت از عالم نیرت ماوائے درجہاں دگرے از کمان دوا بروت بدلم زلف پر پیچ و تاب خال رحمت</p>	<p>لطف فرما کہ خانہ خانہ تست بجز اسندہ یگانہ تست ما من جملہ آستانہ تست تیر افکن کہ این نشانہ تست این عجب دام و طرף دانہ تست</p>

<p>شوخی چشماسخند چشم من</p>	<p>ایں خمار از مئے شبانہ تست</p>
<p>غزل اشرفی شنید چو یار گفت ایں مفر عاشقانہ تست</p>	
<p>باز از دست جنوں خاک گریہاں شنیدیت صاف کر دیم بچید اتم آئینہ دل جان ایماں بتوے پیر معال خواہم اُ در شب وصل زویدار چہ لذت گیرم گر یہ کم کن صفت ابر بہاری کاخ نظرے کرد بطغلی سوئے عالم اُستاد</p>	<p>فتنہ دہن کش ایں کس سواں شنیدیت بامید آنکہ رُخ یار نمایاں شنیدیت غیر ازین زمن بیچارہ چہ سواں شنیدیت وانم آخر سحر ہجر نمایاں شنیدیت بنغم آن گل تر عمر بپایاں شنیدیت گفت ایں نام کن سید معال شنیدیت</p>
<p>اشرفی چند بنالی نعیم آل مہرو آنچہ تقدیر شدہ روزِ ازل آل شنیدیت</p>	
<p>اے سوزِ فراق تو در دل شرے دار عاشق بُرخِ جاناں ہر دم نظرے دار عمریت کہ درد تو بیتایف تو انم کرو اں شوخ بُت پُرفن دلبر و بیک غمزہ اے زاہد ظاہر ہیں از سر نہان ما با یک نظرے جاوہر ہوشم بر بود و گفت</p>	<p>جاں سوختہ عشقت تفتہ جگرے دار بے فکر ازین و آن بادورت سے دار ایں شام غم ہجراں آخر سحرے دار درد و لبرٹی عالم زیب ہنرے دار واقف بوداں مے کے کر دل خبرے دار ایں سحر مینداری چشم اترے دارو</p>
<p>چوں اشرفی بیدل آزاد ز عالم شد ہر کس کہ بکوئے تو یکدم گذرے دارو</p>	

جان من قربانِ آن جانِ جهانم شد چه شد	باشان از نام او نام و نشانم شد چه شد
باعثِ تفریحِ جانِ ناتوانم شد چه شد	نامِ آن نام آوری و روزِ نامم شد چه شد
مهربانِ حالِ زارم مهربانم شد چه شد	گام فرسایم آن سرور نامم شد چه شد
خوش بلائے جانِ جان من میسر آید	دل اسیرِ دامِ گیسوئے بتانم شد چه شد
کفوِ اسلامِ برفتِ رومی او وابسته شد	ندیمِ گبر و مسلمان هر دو شامم شد چه شد
رشته اُلفت جو بستم زان پر یوستم	بے تعلق جانِ دل از دو جهانم شد چه شد

اشرفی در کوئے جاناں ذلت و رسوائیم
باعثِ فخر و ظهورِ عز و شامم شد چه شد

شہِ خوبان من ز نگینِ قبا نازک ادا دارد	بهر غمزه بهر عشوه جهانم بتلافا دارد
بصد ناز و کرشمه شوئے لائنتها دارد	دلِ عشاق پامالِ خرام نازها دارد
نه در عالمِ نظیرِ صورتش موجود و نه ممکن	چه گویم و صفِ حُسن او که از خوبی چها دارد
نگرد و چون فدایش عالمِ کز بهر نسخی	قدرِ عنایتِ زیبا جمالِ لربا دارد
برقصم چاں فدا سازم زیرِ پائے او خندان	اگر از خواہش خود یازم قلم روا دارد
چساں شکوه کنم غمین بیدارم که آن قاتل	پے عشاق جائے مہرِ صد جور و جفا دارد

مپرس از اشرفی احوال او و عشق تو چوں است
کہ آں بیچاره اندر سینہ دردِ لادوا دارد

بتاریخ ۱۲۳۰ ربیع الاول فوتِ حضرت ازید بن منور بریل گشت

برخود نه چرا گریم مجبور شدم امروز

از محفلِ جانا نه من دور شدم امروز

جز نالہ و آہ من نے مونس و غمخوارے
بے وصل نہ صبر آید شتاق تقائیش
بازار برسم سویش بنیم رخ نیکویش
قاصد زبرد لب ریغام بمن آورد
چوں شیر و شکر با ہم آمیخت بمن مایم

اے دائے بریں حالت معذور شدم امروز
درداکہ زورت غم مجبور شدم امروز
گویم بمراد دل مسرور شدم امروز
حقاکہ ازیں احسان مشکور شدم امروز
از گفتن قول حق منصور شدم امروز

اے اشرفی مسکین در میکہ عشقش
از خوردن یکجا شمش مخمور شدم امروز

محبوب ذات کبریا فریادرس فریادرس
اے انبیا را پیشوا فریادرس فریادرس
عالم ز علم من لدن دانندہ اسرار کن
تا عرض حال خوشین پیشین خجابت کرده ام
از دست چرخ کج خرام آمد بالا بر سرم
افتاده ام در یکی لبی لب فریادرس
کار همه دنیا و دین ابستہ مضی تست
ہر لحظہ دارد التجا این عاجز و مسکین گدا

مخصوص در گاہ خد فریادرس فریادرس
ہر مقدار امتقد فریادرس فریادرس
اے جائے تو عرش عطا فریادرس فریادرس
دارم بدل امید با فریادرس فریادرس
شاہ رسل عقدہ کشا فریادرس فریادرس
اے دستگیر بینوا فریادرس فریادرس
اے مرجع شاہ و گدا فریادرس فریادرس
اے حضرت خیر الودا فریادرس فریادرس

ایں اشرفی خستہ جاں گوید بصد آہ و فغان
یا مصطفیٰ یا مجتبیٰ فریادرس فریادرس

سرف بقامت تو بہستان ندیدم | چوں تو گلے بہ بیچ خیاباں ندیدہ ام

اے یغزل دربار شریف مدینہ منورہ میں ربیعہ مولوی فخر الدین بریلوی پیش ہوئی بجلد کشود کا راہ حصول مدعا ہوا ۱۱

<p>درباغ دہر گشتم و دیدم ہزار گل ہر کس کہ یک نظر بجاں تو کرد گفت اے شاہِ دلایل نظر کن کہ در غمت</p>	<p>یک گل چو ریت اگل خندان دیدہ ام بجز حق دگر بصورت انسان دیدہ ام تا بودہ ام بجز رخ حرامش دیدہ ام</p>
<p>جاناں تر جمے کہ بعالم چو اشرفی</p>	<p>دلدادہ و گدائے پُر ارمای تہ دیدہ ام</p>
<p>من چو باجاناں سائی یافتم عاشقے بُودم کنوں از وصل یار دلبر از لطف و احسان شما جُملہ سامان شہنشاہی نہاں</p>	<p>قبضہ بر ملکِ خدائی یافتم عشوہ ہائے دلربائی یافتم بندہ بُودم خدائی یافتم ور تہ دلچ گدائی یافتم</p>
<p>اشتر فی سیر نہاں چو شد عیاں از خودی در خود جدائی یافتم</p>	
<p>حُب علی نقش زن سینہ ام فخر نسایم بغلامی او جسوتہ دلدار نمایاں من ہیچ نبودم و ہمہ ہاشدم</p>	<p>شیخہ نیم سستی بے کینہ ام بندہ ایں درگہ دیرینہ ام من ہمہ تن صورت آئینہ ام ہست ہمیں قصہ دوشینہ ام</p>
<p>اونہ بہ خرم ہرہ خرم و اشتر فی ہست دیں پردہ چہ گنجینہ ام</p>	
<p>ویرانہ کنی ز خان و نام گروں کج کنی یہ تیغِ نازم</p>	<p>تا کے بزنی بامتحا نام آز روہ نہ نام کہ شاد نام</p>

افانزین وآن ندانم آخر غلط آمدہ گمانم	تو درمن ومن بود گر میچ گفتم کہ مقام تست جائے
ہاں اشتہ فیافنا چہ باشد از ہستی خود بدہ نشانم	
بے نام و بے نشانم مست مے استم برق شرفشانم مست مے استم عین عیاں آنم مست مے استم عنقائے لامکانم مست مے استم بیرون نایں و آنم مست مے استم منت کش مقام مست مے استم	آوارہ جہانم مست مے استم آتش زول و زم این مساو بسوزم در مے خوب رویاں دیدم جال عیاں شہباز افق قدیم سیرغ تاق انجم صحائے غیب فتم راز ہفت گفتم رفتم بہ بزم دلبر خوردم شراب احمد
اے اشرفی بہر جامند شاہ راجا بانالہ و فغانم مست مے استم	
وے رسول پاک دل رائے من لطف فرما سید والائے من آستانت مامن و مالائے من عرض کن حال مصیبت ہامن	اے حبیب خالق کیتائے من از کت کش مائے نعم عاجز شدم در پریشاں حالی و در بے کسی پیش سلطان مدینہ اے صبا
بر غلام عاجز خود اشرفی رحم کن اے والی و آقائے من	
زنقش صورت من صورت نگار عیاں	شدہ زحس و جام جمال یا عیاں

<p>منم کہ نالہ کنم در فراق مہر ویاں نہ پے بروز نہاں عیاں من ہر کس</p>	<p>ز سینہ آہ کشم شکل اشکبار عیاں ہماں تم کہ نہاںم و آشکار عیاں</p>
<p>گے بصورت زاہد گے برنگ رند گے مصطفیٰ نشیں گے شراب خواہ عیاں</p>	
<p>ہنوش جام مل وروے ارغوانی کُن گذر ز خویش و میں ر و جو جگر مشتوق ز عاشقی بگذشتی صد ارنی چسیت بیاز خلوت خود مرت حُسن از رہ لطف</p>	<p>ز فیض پیر مغال لطف ندگانی کُن برئے خود نگر و شور من رانی کُن بناز و غمہ نہا ہائے لن ترانی کُن شے بجانہ عشاق میہمانی کُن</p>
<p>اگرچہ پیر شدی اشرفی ز حسرت وصل بیاد و روئے صنم عیش نوجوانی کُن</p>	
<p>بدر بار فیض آثار کہ بلا می جلی ایں کلمات حسرت آمیز بوت حاضری در ۱۳۲۳ ہجری ماہ شعبان عرض کردہ شد</p>	
<p>راہ دین است شاہد حسین نہ نمودند عروجاہ حسین کہ بلند است پایگاہ حسین ہیں چہ شد حالت تباہ حسین فدیہ کردند جہاں سپاہ حسین بیکسی بود خود گواہ حسین</p>	<p>رہبر ساکال نگاہ حسین شامیان جفا شعار ز ظلم وائے آں جاہلاں نہ بستند تشنبہ داشتند تاسہ وز آفرینہا کہ پیش سرور ہیں چوں ہمہ ہماں شہید شدند</p>

<p>پسر نوجواں چو گشت شهید آن زمان گشت عالمے تاریک روح سلطان انبیا بگریست ویدہ از خود بگریه مے آید غیر حُر جری بہ لشکر شمر یایم ار مثل چال خود صد جاں اے خدا حُب اہلبیت بدل</p>	<p>رفت سوئی فلک نگاہِ حسین قتل گردید خود چو شاہِ حسین در غم قتل بے گناہِ حسین چوں بیانی قتل گاہِ حسین نہ کسے بود خیر خواہِ حسین فدیہ اش مے کنم براہِ حسین کالچہ نقش کن بجایِ حسین</p>
<p>اشرفی جملہ مدعیانی بر تو افتد اگر نگاہِ حسین</p>	
<p>جلوہ گرفتہ خدا شد بر رخ تابان تو اے جہانگیر ولی محبوبِ یزدانی توئی تارک شاہی شدی مسکینی شاہنشہی زندہ کردی آں بُتِ نگیس بُرا کلغنی بسکہ مارِ اساختی درم زرع دل حائثی اے کہ درو کز جمیلت روح را شد لڈتے</p>	<p>فہر انور و ضیاء صل شد از ایوان تو من چہ گویم ہست در کون مکانِ اعلان تو دہر از دست ستم با من در دوران تو از قضا اندر قضا جاری بود فرمان تو آب خواہم تا رسد از چشمہ فیضان تو شاید از لطف و کرم سویم شد میلان تو</p>
<p>ملتی چشمِ رحمت اشرفی خاکسار عاجز و مسکین فقیر بے سرو سامان تو</p>	
<p>ز دست زہد و تقویٰ چند با شتم خانہ برباد اسیر ام زلفم کرد و نازک طبع صیادے</p>	<p>حریم دل ز شاہِ شوق باد آباد بنیادے نہ تابم ز دن انجیابہ جائے شور و فربادے</p>

<p>بہ تیغ ناز کر قلم کند تر کے پریزا دے فتادہ کار من در دست میر تحفہ عیار سے فراموشم کن ایساں کہ از دور و فراق تو ز آہ آتشینم شد شر رہا از جگر پیدا</p>	<p>جز اک اللہ برید از ہا دم جائے فریادے جفا جوئے جفا کاے شکر سخت جلاکے دل صد چاک ارم خاطر صد گونہ ناشادے خدا را رحمتے اے شعلہ مزاجے شوخ آزادے</p>
<p>بر باد صبا پیغام ایس کیس بہ پیش او کہ گاہے اشرفی را نیز کن در بزم خودیادے</p>	
<p>اے یار بر رخ نقاب تاکے تا چند خوری مے حریفان اے بخت سیاہ با من نزار در میکدہ مدتے بسر شد بر خیز کہ منزلت در پیش جاناں رحمتے کہ بے قوام</p>	<p>ایں مہرہ سحاب تاکے مرغ دل من کباب تاکے ایں گردش انقلاب تاکے ایں شیوہ ناصواب تاکے اے خانہ خراب خواب تاکے باختہ دلاں عتاب تاکے</p>
<p>از ہجر تو اشرفی است بیتاب با عاشق خود حجاب تاکے</p>	
<p>ز دور و ہجر تو ہر صبح گاہے نظر کن بر من حال تباہے چو خواہش کردم از بہر نگاہے دراں کوئے کہ آئی بہر تفریح نماید عالے تاریک در چشم</p>	<p>کنم صد نالہ و فریاد و آہے تو جان جاتم اے نور نگاہے بگفتا دامنے گاہے گاہے خوشا بختم کہ کردم خاک اہے کشم گراں دل پر درد و آہے</p>

بدنام بہتر از صد خالق ہے	چو در کوئے بتاں گیرم سکونت
مپرس از اشرفی حالش کہ چونی کہ خوردہ بر جگر تیر نگاہے	
چوں غیر خدا خوانم واللہ خدا شانی للہ نظرے فرماے سید سمنانی انوار الہی را چوں آیت قرآنی آئینہ صفت ماند در حیرت و حیرانی دل رفت ز پہلویم لے دلبر لاثانی ساماں نبود مارا جز بے سرو سامانی	لے لمعہ نور تو انوار خدا دانی من ذرہ ناپچیزم تو مہر درخشانی بر مصحف رُوئے تو ارباب نظر بیند خورشید چہ تاب آرد از نور جمال تو از شوق وصال تو آمد چو خیال تو در حضرت والا یت اکیم بچہ سامانے
ایں اشرفی سکیں با جان و دل محضوں صد بار فدائے تو لے مظہر رحمانی	
جاں فدائے حسین ابن علیؑ بے نوائے حسین ابن علیؑ خون بہائے حسین ابن علیؑ خاک پائے حسین ابن علیؑ آتشائے حسین ابن علیؑ بہولائے حسین ابن علیؑ ہر دو پائے حسین ابن علیؑ کر بلائے حسین ابن علیؑ	سینہ جائے حسین ابن علیؑ من گدائے حسین ابن علیؑ ہست کافی برائے بخشش ما سر مرہ دیدہ ملک گردید بیشک اسے دل خدا رسیدہ ہو طاہر روح مے کند پرواز بر سر دوش مصطفیٰ جادداشت گر بہشت ہست بر زمیں یا نیست

آسماں خوں گریست با صد غم
 از زمین تا فلک ہر آنچہ کہ است
 ملک و جن و انس و کوشتہ
 عشق دارو بذات و الیش
 مے کند نار بر شہنشاہی
 از دو عالم نمود بے پروا
 عاشق زار چوں نہ جاں بازو
 کس نداند بجز خداے قدیر
 من ناداں چیاں کنم و عولے
 اے خوش آدم کہ بیند آں رخ پاک
 عاصیا نند مستحق جناں
 سجدہ گاہست عاشقا نشا

بغزائے حسین ابن علیؑ
 شد برائے حسین ابن علیؑ
 در زمانے حسین ابن علیؑ
 خود خدائے حسین ابن علیؑ
 ہر گزائے حسین ابن علیؑ
 لطفائے حسین ابن علیؑ
 برادائے حسین ابن علیؑ
 درجہ ہائے حسین ابن علیؑ
 در شائے حسین ابن علیؑ
 مبتلائے حسین ابن علیؑ
 از ولایت حسین ابن علیؑ
 نقش پایے حسین ابن علیؑ

شاہ گردید شرفی درویش
 از عطائے حسین ابن علیؑ

شاہ جیلاں بہن اروریشاں مے
 حاضر مہر و در پاک تو بصد رنج و الم
 با امیدیکہ بہ بغداد ز ہند آمدہ ام
 بر دل مردہ من یک نظر لطف بہن

نور عین نبی سید و سلطان مے
 دستگیر بہن بے ہر ساماں مے
 مشکلم سہل کن و بر من چیر مے
 اے میجائے زماں عیسے دوراں مے

۱۵ این غزل در ۱۳۲۳ھ اندر روزہ حضرت غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ ریغداد شریف گفتہ شدہ -

<p>بر در پاک تو دایم سرِ عجز و نیاز ما غریبیم و غریب الوطنیم اے آقا شبِ تاریک و رے تنگ و من بچارہ ہندی سندی و ترکی بدرت عرض گزار حال لہ اچہ کم عرض خود بر تو عیاں طالب معرفت قلب مرا روشن کن</p>	<p>پیرِ پیران جہاں مشدِ پاکاں مدے چشمِ رحمت بکشاؤئے غریباں مدے اندرین حال زبوں استے تاباں مدے اے شہنشاہ توازندہ مہماں مدے پچیس خستگے جان پر اراں مدے اے شہ کشور دین صاحبِ عرفاں مدے</p>
<p>اشرفی آمدہ در حالتِ پیری بدرت دستگیری بکن اے حامیِ پیراں مدے</p>	
<p>قطعہ</p>	
<p>من ذرہ مہرِ بوترایم در ملکاتِ جہاں از شرق تا غرب</p>	<p>روشن جہاں چو آفتابم آن کیفیت کہ نیست فیضیایم</p>
<p>دیگر</p>	
<p>اشرفا از کرمِ تقدیر جہانم نبود از جنابِ تو کجا اشرفی خستہ بود</p>	<p>پیش احسانِ تو پرولے ز نامم نبود کہ بجز درگاہِ تو جائے امامم نبود</p>
<p>دیگر</p>	
<p>ای عاشقِ شیدا می خواہ شود روزے ساقی چو دہ جہانت مینوشد غنیمتِ دال</p>	<p>ای قصہ رسوائی افسانہ شود روزے کایں میکدہ کہنہ ویرانہ شود روزے</p>

مُنَاجَاتِ بَحْضُورِ پُر نُوْر رَسُوْلِ کَرِیْم صَلی اللہ عَلَیْہِ اَکْوَاسُ

سرور انبیا سلام علیک
 از پس مدّت دراز مرا
 ای دل و جان من فدائے تو
 آدم بابر و عجز و نیاز
 به سلام تو حاضرست غلام
 گر عیّک السلام فرمائی
 دل نادان من به نادانی
 که بدرگاه سید عالم
 کے سلامت با انتخاب رسد
 باز اغیب میشود تکیں
 هست مسکین نواز شاہ ما
 در جنابش سلام ما و شما
 پیوساطت بدرگہ شدویں
 شاہ مایندہ پروردست حلیم
 سوئے کل زائران وضہ خویش
 گو مرصورتا حضوری شد
 نظر لطف کن بسوئے من

رہبر اولیا سلام علیک
 شد حضوری درگہ والا
 نزداد سرم ہوائے تو
 بحضوری شاہ بندہ نوا
 آرزو میکند جواب سلام
 شرف و غم بیفزائی
 میکند اس خیال پنهانی
 ہست مشکل رسائے اوئی
 ذرہ چوں رو بافتاب کشد
 کہ مشور نجہ و مباحش حزیں
 باعث فخر و عز و جاہ ما
 ہم کلام و پیام ما و شما
 میرسد التجائے ہر مسکین
 ختم بر ذوات اوست خلق عظیم
 ملتفت میشود بلام و بیش
 وائے معنائے دور دوری شد
 کریم تست آرزوئے من

<p> ایں حجاب درون من خیزد بخدا از من کیسہ ذلیل اے سگ کوچہ حبیب خدا اے شجر ہائے روضہ محبوب کہ دمام ہست قبہ خضر اے جبال جوار سروریں وائے بر ماؤ حسرت دل ما حاضر مہیک در دل پر غم کہ پس از چند روز روز فراق مغنم داں حضور ثی شہ دیں باز در خاک داں ہند مرا انشرفی بعد وصل ہجر مباد </p>	<p> رشحہ فیض بر دلم ریزد سگ کوئے تو بہتر است جلیل خاکپائے تو کحل دیدہ ما چہ نصیب شمارت خوش سلوب بہر نظارہ پیش چشم شما خوش نصیبید با فرو تمکین کہ بہ ہست دست دو منزل ما ہست پید اکمال رنج و لم پیش چشم من ہست بر دل شاق کہ پس وصل دوری ہست قوس رفتن ہست از چین جناب علا نشو و خاطر بر خیزن ناشاد </p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

دیگر

<p> اے عربی خاتم پیغمبریں اے در توجائے مناجات من ما من و ماوائے غریباں توئی بہر سلام تو غلامان تو ما ہمہ خوانیم صلوة و سلام تاج سرم سرور ہر افسران کعبہ دین قبلہ حاجات من مرجع قوم جن و انساں توئی حاضر در بار خدا شان تو خوش کہ بفرمائی علیک السلام </p>

گر شنوم از تو جواب سلام
 زانکہ چو آئی بسلام غلام
 جز در دالائے تو آئے نورِ جہاں
 حاضر و بارِ شریفِ مگر
 از کرم و از رہِ لطفِ شہی
 سید و سلطان زمین و زماں
 از پے بختِ لیش ما پر گناہ
 دستِ من عاجز و بیچارِ گیر
 سیلِ مسکینِ بدرتِ آمدہ
 دستِ گشتا جانبِ زنبیلِ ما
 بر در تو آمدہ ام چوں گدا
 جملہ تمنائے من و لفکار
 نیست مرا حاجتِ اظہارِ حال
 با کہ کنم عرضِ تمنائے خویش
 کے برادرِ دلِ خود میرِ سم
 بیکسی درِ بچ و غمِ من بہ میں
 مرجعِ مخلوقِ خدائے جہاں
 ذاتِ شریفِ چو نہ گشتے عیاں
 از سببِ ذاتِ تو اے دیّ قاء

فخر و مہابتِ نایمِ مدام
 بہ کہ کنم بر تو ہزاراں سلام
 نیست مرا جلے نجاتِ اہاں
 داشتہ انبارِ گناہاں بسر
 بارِ سرم از سرِ من ہزار ہی
 واسطہ بخششِ ما عاصیاں
 پیشِ خداوندِ جہاں عذرِ خواہ
 نیست کسے جز تو مرادِ ستگیر
 طالبِ لطف و کرمِ آمدہ
 سرورِ دینِ شاہِ زمین و زماں
 منتظرِ مہِ تاجِ نمانی عطا
 ہست عیاں پیشِ تو اے تاجدار
 زانکہ تو دانی ہمہ پیشِ اوقال
 جز در تائے مرہمِ ہر سینہ نش
 بے سرو ساماں شدم و بیکسم
 نیست مرا حامی و مونسِ قرین
 مظہرِ حق و اقفِ سر و عیاں
 پہنچ نہ بودے زدو عالمِ نشاں
 گشتِ خدا ہی خدا آشکار

خلدِ برین ہست اگر بر زمیں
 گنبدِ خضر از تو آراہستہ
 در دل ویرانہ من جانما
 ہچھو مدینہ بدلم جاگزین
 نور تو دل را چو میسر شود
 دیدہ بگرید بہ تمنائے تو
 طاقت صبر ز دل من طاق شد
 خاطر آشفته ام لے نور حق
 تا بکے از نور فراق تو من
 سید عالم نظرے از کرم
 غیر تو کس نیست مرا چارہ ساز
 رحم بحال من بیچارہ کُن
 از پی دیدار رخ حق نما
 کاش جمالت نظر آید نجواب
 بوسہ زخم بر کف پایت بچوش
 کالے عربی بطحی ویشربی
 لے شد امی لقب عالی نسب
 باز گرداں ز حضور ی جدا
 جان من جان من جان من

ہست ہمیں وضہ سلطان ہیں
 یہ ز جنان و نق نو خواستہ
 لے ز تو آبادی ویرانہ ما
 زانکہ دریں خانہ کہ گرد و مکیں
 خانہ تاریک منور شود
 حسرت دل اینکہ شود جا تو
 قصہ من شرہ آفاق شد
 از غم حیران تو دار و قلق
 سوزم و از درد شوم نعرہ زن
 بر من دلدادہ کہ دیوانہ ام
 سید و الاشہ مسکین نواز
 چارہ ندارم تو مرا چارہ کُن
 دیدہ طلبکار کہ بیند ترا
 ایں دل تاریک شود نور یاب
 و ز دل پر درد بر آرم خروش
 بندہ تو مشرقی و مغربی
 در غم تو سخت کشیدم تعب
 لے بہ تو صد جان و دل من خدا
 روح روان تن بحیران من

برقع مینداز بر رخ بعد ازین
 تا به جهان است مرا زندگی
 شکوه هجران نرود بر زباں
 ایکه حیات ابدی وصل تو
 شکل بشر آمده حبذا
 از ادب گو که نه گویم خدا
 ذات تو حق است بحق حق نما
 سر خداوندی حق سر تست
 چوں نمکد عشق خدائے قدیر
 آدم و عالم همه شیدائے تو
 کیمت بجز ذات شریف شما
 صدقه محبوبی خود یا رسول
 لے که قسم خورد بعمرت خدا
 آفت اغیار رود از دلم
 آتش عشق تو بود مشتعل
 زندگی و موت بعشق تو باد
 باز نماند هو سے در دلم
 اشرفیاء بر در سلطان دیں
 بهر مناجات وصول مرام

روئے تو آئینه حق الیقین
 با وز دیدار تو خورشید سندی
 دولت و عمل تو کند شاد ماں
 منظر نور صمدی وصل تو
 جلوه ذات احدی مرحبا
 لیک ندانم ز خدایت جدا
 لے بسرا پرده وحدت خدا
 ذات تو شد از همه عالم تخت
 بسکه تو در حسن خودی بنظیر
 شیفه حسن دل آرائے تو
 کز از لاش عاشق و شیدا خدا
 عرض من خسته جگر کن قبول
 سوئے ره عشق خودم همنما
 بر رخ زیبائے تو شیدا شوم
 دل نه بغیر تو شود مشتعل
 غیر ازین هیچ نخواهم مراد
 نور مجسم شود آب و کلم
 هست دعایت به ابابت قریں
 بهتر ازین نیست بعالم مقام

زود بہ آداب بصد التجا
 بندہ ام قلیج فرمان تو
 وقت پیگشتن و زقیام
 نعرہ زناں شور کناں از فرار
 کے مدنی مکی و شاہ رسل
 من بہ جہاں در غم تو سو ختم
 گشت نہ امر و زقیامت پیا
 یوسف تو من بنیم و بینندگان
 آمدہ وقت کرم عام تو
 و امن لطف و کرم خود کشا
 سیر بہ بنیم نوح زیبا تے تو
 ہست تمنائے من بینوا
 از لب جان بخش تو آید خطاب
 بر در پاکم چو گذشت ترا
 چوں بر سر مردہ قبول دعا
 اشرفیاء بر در خیر الانام

بار در عرض کین کے شہا
 بلکہ غلامی ز غلامان تو
 از لحد خویش چو خیر و غلام
 عرض کند پیش تو اے تاجدار
 باعث پیدائش ہر جزو کل
 دیدہ خود از ہمہ یاد و ختم
 بر سر آؤج آمدہ تقدیر ما
 شاد و غم آزاد و مسرت کناں
 بہرہ بیابیم ز انعام تو
 بر سر ما سایہ فکن از عطا
 سر بہ نہم زیر کف پائے تو
 پیش جنابت رسد ایں التجا
 جملہ دُعائے تو شدہ مستجاب
 زود بیابی ہمہ مقصود ما
 باز نہ اند ہو س مدعا
 عرض کن از شوق صلوة و سلام

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کلام اُردو

<p>مشہور ہو رہا ہے عز و جلال تیرا تو پروہ تعین رخ سے اگر اٹھائے آنکھوں میں عاشقوں کی شکونین زخون کی گاہے بشکل ممکن گاہے بزرگ واجب نظروں میں اہل دل کی کثرت سے عین وحدت خود کر کے عشق اپنا پرے میں کیوں چھپا بلجائے جام وحدت گرو اعطا تجھے بھی مرنے سے اپنے پہلے مر کر ہوا جو اصل</p>	<p>جاری ہے ہزیاں پر قال قاتل تیرا عالم کو محو کر دے حسن جمال تیرا جلوہ دکھا رہا ہے یہ خط و خال تیرا نظارہ ہو رہا ہے اے بالکمال تیرا ہر حال میں ہے حاصل قرب وصال تیرا شاہد ہے مجلسوں میں یہ وجد و حال تیرا مرٹ جائے دل سے تیرے قیل قال تیرا حاصل ہوا اسی کو پیک وصال تیرا</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

جب تجھ میں شرفی ہے اور اشرافی میں تو ہے
پھر کیا سمجھ میں آئے ہجر و وصال تیرا

<p>سینے میں ہے زخمی دل یواہر ہمارا ہم شیفتہ حسن جوان عربی ہیں مخمور مئے عشق رسول دوسرا ہیں</p>	<p>مرقد میں ہلائے نہ کوئی شانہ ہمارا عالم میں نہ پاں زد ہے یہ افسانہ ہمارا بے وجہ نہیں نالہ مستانہ ہمارا</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>ہے تو بہ شکن شربِ ندانہ ہمارا</p>	<p>واعط سے کہو محفلِ مستان میں آئے</p>
<p>اب لیجے خبرِ اشرفیِ خستہ کی یا شاہ ابتر ہے بہت حالِ فقیرانہ ہمارا</p>	
<p>بخدا خدا نظر آگیا بخدا خدا نظر آگیا یہ وجودِ فانی سرسبزِ مجھے شکلِ لا نظر آگیا اسی اپنی صورتِ شکل میں مرا خدا نظر آگیا یہ سمجھ میں آیا کہ تُو ہے تُو جو حجابِ نظر آگیا وہ ہر ایک شکل میں جلوہ گر مجھے خودِ خدا نظر آگیا اُسے خودِ نمائی کا شوق تھا جو یہ ہوا نظر آگیا</p>	<p>وہ ترا جمالِ خدا نما جو خدا خدا نظر آگیا جو فنا کے بعد بقا ہوئی تیری ذاتِ جلوہ گاہی جسے غیر کہتے تھے ہے خدا نہ وجودِ اس کا کہیں بلا کہو کیا کہ کون ہن گن میں کون کون میں میں میں میں وہی ایک مہرِ نیر ہے وہی آپ اپنا نظیر ہے یہی اہلِ ان کی بات ہے کہ نہیں سوائے ظہورِ حق</p>
<p>جسے لوگ کہتے تھے اشرفی اُسے چشمِ غور سے دیکھ کر لگے کہنے اہلِ نظر ہی کہ یہ کیا تھا کیا نظر آگیا</p>	
<p>کہ نہ ہو کوئی نیم جاں ایسا یارِ پاتے کہاں مکاں ایسا رازِ دل ہو گیا عیاں ایسا تیرا سودا ہوا گراں ایسا یارِ دل میں ہوا نہاں ایسا نخنِ اقرب ہے عیاں ایسا</p>	<p>سینے میں دل ہوا تپاں ایسا گوشہٴ دل میں خوب آٹھیرے ہم چھپاتے ہے یہ چھپتے سکا نقدِ جاں دیکے بھی نہ ہاتھ لگا نکبتِ گل ہو جس طرح گل میں رگِ جاں سے قریب تر ہے وہ</p>
<p>اشرفی ناز کر تو اشرف پر کون پاتا ہے خداں ایسا</p>	

<p>میرے دل کے آئینے میں جو جلوہ گہی تھا کریں آہ و نالہ پیہم مگر اُسکو کچھ نہیں غم کشش دل خیزیں خود اُسے پاس میر لاتی مجھے موت کا نہیں غم مگر اُسے اس کے در پر</p>	<p>شبِ ناز کو کہتے کہ عیاں سحر بھی تھا میرے دل کو صبر آتا وہ ذرا خبر بھی تھا مری آہ میں جو ہم کہیں کچھ اثر بھی تھا کسی جیل سے ابھی مرا واں گزر بھی تھا</p>
<p>کبھی افشہ فی تڑپتا سیراہ شکل بسمل مگر اُس طرف سے اُسکا کہیں ہ گزر بھی تھا</p>	
<p>شان ختمِ رسل کا بیاں ہو گیا اُن کے حُسنِ خداداد کا ذکر سُن مع سمر میں مُربغِ چمنِ ذوق سے مُصطفیٰ کی صفت لکھتے لکھتے قلم اُن کی مدحت میں یہ عاجز و ناتواں عشقِ احمد وصالِ خدا کیلئے نقشِ سمِ براقِ نبی سے فلک سُن کے وصفِ جمالِ نبیؐ دلِ مرا نامِ فرقت کا سنتے ہی خستہ دل</p>	<p>حق عیاں حق عیاں حق عیاں ہو گیا دلِ تپاں دلِ تپاں دلِ تپاں ہو گیا نغمہ خواں نغمہ خواں نغمہ خواں ہو گیا گلِ فشاں گلِ فشاں گلِ فشاں ہو گیا لابیّاں لابیّاں لابیّاں ہو گیا نردِ باں نردِ باں نردِ باں ہو گیا کہکشاں کہکشاں کہکشاں ہو گیا شادِ ماں شادِ ماں شادِ ماں ہو گیا نیمِ جاں نیمِ جاں نیمِ جاں ہو گیا</p>
<p>افشہ فی فیضِ نعتِ شہِ دیں سے تو خوش بیاں خوش بیاں خوش بیاں ہو گیا</p>	
<p>اے فخرِ رسل شہِ ہر و سر اگر وہ قیدِ الم سے جلد رہا</p>	<p>مجھے نچ و فکرنے گھیر لیا مگر وہ دل کی تہیں ہوا</p>
<p>اے یہ غزل ۱۳۱۲ء میں لکھ کر دینے والا تھا۔ ہوسلاطینِ مملوک اور ائمہٴ اربعین پر ملوی روانہ کی گئی۔ اُنہوں نے دوبار عالمی میں عرض کیا۔ یہ غزل بحالتِ اضطراب لکھی گئی تھی۔ خدا نے اس عاجز کی التجا قبول کی اور شہِ نورِ ماز سے نجات پائی۔</p>	

کوئی حاج رہ نہ ہو کہوں گوشے میں بیٹھ کے یا خدا
 تری لفت میں نہ رہوں مجھے طالبِ صافق اپنا بنا
 نہ کسی کی محبت دل میں نہ کسی سے تعلق ہوئے مرا
 کروں کس سے نیکوہ جو فلک میری کون سے گاتے سوا
 مجھے چین رہنا مشکل ہے مراضط بھی قابو نہ رہا
 یہ خیال تہ کوں مبارک پر کہیں بار نہ ہوئے میرے کہنا
 کہ ہے سخت پریشان مضطرب تھا اعلیٰ نام ہے پڑنا

ہے فوق عبادت دلیس مراثی قلم میں ہوا انجام مرا
 نہ میں طالبِ دولت دنیا ہوں مارت عیش کی خواہش ہے
 نیرے عشق میں ہے جو خوب امیری عمر عزیز گذر جائے
 کوئی مونس حال انہیں میری جان حریف سے اور غم ہے
 بین شرموں بھلا کینو کچھ جیلوت تم یہ جہا یہ رنج و غم
 مراقبہ حسرت دل شاہانہیں لیا کہ لاؤں باقی اُسے
 جو گذر ہوئے تھے تیرے اصبا یہ پیامِ رات سے کہو

کر مجھ پر نگاہِ کرم جو شہا ابھی بگڑی ہوئی بجاٹے مری
 ہوا اشرفی مسکیں کے لئے دوراں آمادہ جور و جفا

تسکیں دل زار کا نقشہ نظر آیا
 یا جنتِ ماوا کا بھی ماوا نظر آیا
 وہ قدرتِ خالق کا تماشا نظر آیا
 لو دُور سے وہ قبۂ خضر نظر آیا
 کیا سب کی نگاہوں میں مدینہ نظر آیا
 وہ مسجدِ عالی کا منارہ نظر آیا

جب کوہِ مفرح سے وہ روضہ نظر آیا
 وہ روضہ شاہنشاہ طہ نظر آیا
 آنکھوں نے کسی کی جو نہیں خواب میں کھیا
 عشاقِ چلو روضہ محبوبِ خدا میں
 آنکھوں میں چکا چوند ہے کیوں اڑو کہڑ
 یہ قبۂ خضر ہے سرِ راہِ مدینہ

اسے اشرفی زار کہوں تجھ سے میں کیونکر
 ان آنکھوں سے اسدم مجھے کیا نظر آیا

ہم کو تو حسرت سے تائینگے آپ
 جامِ مے وصل پلائینگے آپ

محفلِ اغیار میں جائینگے آپ
 تشنہ دیدار کو اپنے کبھی

جاتے ہی پھر آپ آئیگے آپ کہنے کسی روز بھی آئیگے آپ	گرکش عشق نے تاثیر کی ہجر میں کب تک ہیں تیاہم
اشرفی شیفۃ کو بھی کبھی اپنی حضوری میں بلائیگے آپ	
ہمیشہ رہو سایہ گتر سلامت نہ جائیگا لیکر کوئی سلامت مکھ جائے کیونکر کوئی سلامت کہ ممکن نہیں ہوئے جانہ سلامت ہے شاد و خرم مگر سلامت تمہیں تم ہوئے بندہ پرو سلامت	سلامت رہو میرے سر سلامت رہیگا جو قابل ترا گھر سلامت مقابل میں اُس تیغ ابرو کے اگر پھنسا مُنغ و دل دام گیسو میں ایسا جفا پر تمہاری دعا کر ہے ہیں سمائے نگاہوں میں ایسے کہ ہر سو
دل اشرفی باتوں توں میں چھینا ہے تا ابد میرا دلبر سلامت	
جو وصل ہو تو ہے شاد جسم زار میں رُوح رہیگی تیرے ہی تاخیر انتظار میں رُوح بہت دنوں سے تپانے فراق یا میں رُوح چھپی ہے کاکلِ مشکیں کے تار میں رُوح بس اک حباب سی باقی ہے جسم زار میں رُوح ترپ ترپ کے رہیگی مرے مزار میں رُوح	غم فراق سے رہتی ہے انتظار میں رُوح نہ قبر پر بھی اگر بعد مرگ آیا تو سناٹے فروۂ ویدار جلد اے قاصد نہ سخت باتوں کا وٹنبل کے شانہ کرو طیب دیکھ کے بیمار عشق کو بولا اگر نہ آئے عبادت کو وقتِ نزع بھی تم
خبر نہیں تین لاغر کی اشرفی ہم کو بھٹکتی پھرتی کہیں ہوگی کوئے یار میں رُوح	

<p>فلک والاں سلطان المشائخ دلا یہ کعبہ اہل یقین ہے ملا ہے کیا ہی بخشش کا وسیلہ تمنا ہے یہی دل کی دکھیوں ابھی روشن ہو دل نور یقین سے کروں قرباں میں اپنے مال جانک مبراج الدین علاؤ الدین اشرف</p>	<p>ملک دربان سلطان المشائخ درود والاں سلطان المشائخ ہمیں دامن سلطان المشائخ رنج تابان سلطان المشائخ جو ہو فیضان سلطان المشائخ جو ہو قربان سلطان المشائخ گلستان سلطان المشائخ</p>
<p>غلام اپنا بنایا اشرفی کو یہ ہے احسان سلطان المشائخ</p>	
<p>چھپائی کس لیے صورت دکھا کر پھر اپنے حسن کا جلوہ دکھا دو تڑپتا ہے دل غمگیں ہمارا کیا پیر مغال نے کیا ہی بخود وہ دام زلف میں دیتے ہیں اندھا جنون عشق میں یارب کسی کو</p>	<p>ہمیں آشفۃ و شیدا بنا کر ہمارا سینہ آشپنہ بنا کر ملیگا کیا تمہیں ہر کوئی تاکر ہمیں جامِ مے وحدت پلا کر ہمارے طاثر دل کو پھنسا کر نہ یوں میری طرح تو بتلا کر</p>
<p>نہ بھولو اشرفی کو دل سے اشرف درشتا ہا نہ پر اپنے بلا کر</p>	
<p>ہماری آنکھوں سے ہرگز نہ ہین حجابیں نہ اپنی کہتے ہو صاحب میری سنتے ہو</p>	<p>مگر ہے نجات سے اپنا انقلاب میں یار بتاؤ حسرتیں کب تک ہیں حجاب میں یار</p>

غضب ہے، قہر ہے دلدار سے جدا ہونا مڑے دکھائے کباب جگر اگر ہو کبھی	نہ داغ ہجر ہیں و سنِ شباب میں یار ترا العابد ہن ساغر شراب میں یار
---------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------

ہزار جاں سے ہوا اشرفی فدائے علیؑ
نظر پُرا جو اسے شکل بو تراب میں یار

رورہا ہے کس قلق سے ٹل ہمارا نازار بخت خوابیدہ پہ حسرت آرہی ہے بار بار گر خوشی ہے قتل میں میرے تو پھر تاخیر کیا جان کام آئے تمہارے عشق میں تو خوب ہے	چھوٹے سینے میں غم سے گلے گلے خار ہم تو چھوٹے یاکے اور ہو گئے اغیار گردن عاشق پر کیجیے کھینچ کر تلوار وار صورتِ منصور پائے طالبِ دیدار وار
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

وصل مشکل ہے تو کر تدبیر وصل اے اشرفی
کرتے ہیں آخر تو بیٹھے بیٹھے بیکار کار

کھو گئے دو عالم سے محو جانِ جانِ ہو کر تیرے نے پرستوں کو فکر زدہ و تقویٰ کیا کیوں قفس میں پر باندھے طاہرِ مقید کے تیرے ڈھونڈنے والے کہتے ہیں حسرت سے یوں تو جستجو میں ہم مدتوں ہے لیکن رازِ خلوتِ جاناں لبِ پر آنہیں سکتے	دیر میں کیا مسکن طالبِ مبتلا ہو کر کس لیے مقید ہوں مطلق العنان ہو کر ہائے کیا کیا تو نے یار مہرباں ہو کر یار کیوں ہوا مخفی بے طرح عیاں ہو کر کچھ نشانِ ملا تیرا آپ بے نشان ہو کر خود بخود ہوئے ساکت شکلِ بے باں ہو کر
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بیقراریاں کیسی اشرفی تیرے دل کو
ضبط کیوں نہیں کرتا مرورا زرداں ہو کر

دردِ ہجر میں ہوا سخت گرفتارِ مرض	بسترِ غم پہ تر پتا ہے تریارِ مریض
----------------------------------	-----------------------------------

<p>دیکھ بیمارِ محبت کو لگا کہنے طیب آئے تو بہرِ عیادت اگر اے رشکِ صبح اُسے تیرے لبِ بخشش کے چکھے ہیں منے غشِ غش آتے ہیں بیتابیِ دلِ ظاہر سے ترع کے وقت نظر آئے اگر صورتِ یا</p>	<p>اچھے ہونے کے نہیں تیرے کچھ آثارِ مریض ابھی اچھا ہو تر طالبِ دیدِ مریض داروئے تلخ سے کرتا ہے جو انکارِ مریض اب یہ سچا نظر آتا نہیں زہرِ مریض جی اٹھے کیوں تر طالبِ دیدِ مریض</p>
<p>اشرفی کے تپِ فرقت میں گئے تابِ تو اس آؤ ملجاؤ تر پتا ہے یہ ناحیا رِ مریض</p>	
<p>زلفِ بٹاں کے پیچ سے خالقِ بچائے دل یارب کبھی کوئی نہ کسی سے لگائے دل رکھوں کہاں میں اب پہلو کو حیر کر کرتا ہے ابتداءِ محبت سے شوخیاں</p>	<p>مرنا جسے قبول ہو جا کر پھنسا ئے دل مرنے نہ رکھا کے کسی پر جو آئے دل ڈر ہے کہیں نہ یہ شرِ غم جلائے دل فریائے توقا بویں کس طرح آئے دل</p>
<p>اے اشرفی بتوں میں محبتِ ذرا نہیں کس طرح کوئی سنگدلوں سے لگائے دل</p>	
<p>دل پہ غم نے پھر گایا زخمِ کاری یا رسولؐ بائے خواہش ہی سرِ دل کو دینے کی رہی آپ کی فرقتِ خزاں ہے نخلِ دل کے واسطے اب مریضِ عشق پر اپنے کرم فرمائیے دل میں ہے شوقِ یارت کیا کہوں محبوبوں</p>	<p>درو میں اب حد سے گندری بقیڑی یا رسولؐ کٹ گئی حسرت میں اپنی عمر ساری یا رسولؐ آپ کا دیدار ہے نصلِ بہاری یا رسولؐ بھر میں کب تک کہوں میں تنکبائی یا رسولؐ رات دن کرتا ہوں غم میں وہ دُزاری یا رسولؐ</p>
<p>۱۵ یغزل ۱۲۹۴ء میں بامستحق مدینہ منورہ لکھی اور ۱۲۹۵ء میں زیارت مدینہ منورہ سے مشرف ہوئے۔</p>	

قافلہ ہر سال جاتے ہیں مینے کی طرف | میری کب آئیگی وان جائیگی باری یا رسول

ابشر فی شوق زیارت میں تڑپتا ہے مدام
صدمہ ہجرال سے ہے اب جان عاری یا رسول

<p>آج فرسے وصل کے پائینگے ہم اس تن خاکی کو مٹائینگے ہم فتح کرو خنجر ابد سے تم جس نے سنا اُسے جنوں چھٹا گیا ساتھ لیے جایئے جانِ حزنیں پیرِ مغان اب تو نہ انکار کر</p>	<p>لذت دیدار اٹھائینگے ہم دور سے تیرے پہنچ جائینگے ہم پر کبھی گردن نہ ہلائیگی ہم آپ کا قصہ نہ سنا ئینگے ہم صدمہ ہجرال نہ اٹھائینگے ہم کہہ میری خاطر سے پلائیگی ہم</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بند و رمیکدہ ہے الشرفی
جان پر اب کھیل کے جائینگے ہم

<p>پوچھے ہمسے کوئی کہ کیا ہیں ہم گو کہ ظاہر میں یاں گدہ ہیں ہم جتنی تشکیں ہیں سب ہماری ہیں اپنی صورت پہ آپ عاشق ہیں نحن اقرب دلیل ہے اپنی دم میں کرتے ہیں سیرِ باغِ جناں کبھی بیمار اور کبھی میں طبیب کبھی ذرہ میں اور کبھی خورشید</p>	<p>منظہراتِ کبریا ہیں ہم لیک باطن میں بادشا ہیں ہم کسی صورت سے کب جدا ہیں ہم جسطح ہم کہیں بجا ہیں ہم کہہو جاناں سے کب جدا ہیں ہم تیز رُو صورتِ صبا ہیں ہم اور کبھی دافعِ بلا ہیں ہم اور کبھی صورتِ سہا ہیں ہم</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

یہ جو کہتے ہیں ہم نہیں کہتے
انشائی آپ سے جدا ہیں ہم

<p>ہم ہجرت رازِ زار ہوں میں نہیں تم کو روایہ جو دستم اسی فکر و تلاش میں مگر کئی ہیں دولتِ وصلِ ہاتھ لگی مجھے تیغِ جنائے قتل کیا تو پھر سے لاش کے حال کیا نہ گلو نہیں بُو ہے نہ رنگ نہ تو شمس و قمر کو یحسب بلا ہوئے کفنِ پرین و ماہِ جہیں کہ کوی تعانِ ملی نہ ملی جہیں اُلفتِ عشق کا رول لگا نہ فریقِ غنیمت کسے ہوا</p>	<p>ملو آ کے صنم ملو آ کے صنم ملو آ کے صنم ملو آ کے صنم ہے ہجر میں ہم ہے ہجر میں ہم ہے ہجر میں ہم ہے ہجر میں ہم یہ نیا ہے تم یہ نیا ہے تم یہ نیا ہے تم یہ نیا ہے تم تیرے رخ کی قسم تیرے رخ کی قسم تیرے رخ کی قسم تیرے رخ کی قسم گئے سونے عدم گئے سونے عدم گئے سونے عدم گئے سونے عدم مر گھٹا کو دم مر گھٹا کو دم مر گھٹا کو دم مر گھٹا کو دم</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ابھی تم کو ہے پیشِ طویل سفر کہیں باندھ بھی انشائی اللہ کے کمر
رہی رات ہے کم رہی رات ہے کم رہی رات ہے کم رہی رات ہے کم

<p>ہم سے نہ کچھ پوچھئے شکلِ خیالی ہیں ہم نورِ احد ہم میں ہے جلوہ احمد بھی ہے اپنا نشان کیا کہیں کون بتائیں بتا حیرتِ جلوہ نے یوں فرشِ میں کر دیا</p>	<p>یار کے اسرار سے پر نہیں خالی ہیں ہم ذاتِ جلالی ہیں ہم شانِ جلالی ہیں ہم ہاں نہ جنوبی ہیں ہم اور نہ شمالی ہیں ہم جس حرکت کچھ نہیں صورتِ قالی ہیں ہم</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اشرفِ سمنائے سے گرو چھو تو ظاہر ہو یوں
نام کے ہیں انشائی شرفِ عالی ہیں ہم

<p>صدمہ ہجر میں دل کر گیا آرام سے دم یاں سے جانا نہ اگر ہو گیا جانا تیرا مرغِ دل کا کل پیچاں میں پھنسا یا تو نے</p>	<p>ہو گئے عالم میں تیرے عاشقِ ناکام سے کم خود بخود لک گیا گویا خود مرے اندام سے دم سخت بیتاب پریشاں ہے ترے ام سے دم</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

جلوہ یا رجو ہر شے میں نظر آنے لگا	دفعۃً چھوٹ گئے پنجہ اوہام سے ہم
اشتر فی آئینہ دل میں جو دیکھا ہم نے	نہیں ممکن ہے کہ وہ سیر کرے جام سے جم
کیوں ہو گئے تھے ہر عالم کیوں اس کی تلاش میں تہ کو ہم کوئی ہم سے جو اسکا پتہ پوچھے تباہ لینگے ہم یہ پو سے وہ تو پاس تھے پر دیکھا ہی نہیں لو چکے سے ہو گئے ابھی جب من کان للہ ہوئے پھر کان اللہ لہ ٹھہرے	وہو معکم وہو معکم وہو معکم وہو معکم فی انفسکم فی انفسکم فی انفسکم فی انفسکم انا اقر بکم انا اقر بکم انا اقر بکم انا اقر بکم لاریب لکم لاریب لکم لاریب لکم لاریب لکم
یہی کہتا ہے اشتر فی مسکین نہیں خالی ہے اس سے کوئی کہیں	اَحَدٌ مِّنْکُمْ اَحَدٌ مِّنْکُمْ اَحَدٌ مِّنْکُمْ اَحَدٌ مِّنْکُمْ
یہ قصیدہ بغداد شریف میں آستانہ غوث پاک پر لکھا تھا	
اے نورِ نظر سلطانِ اتم غوثِ اعظم شاہِ جلیاں اے حیدر شیرِ زر کے پسر ہے بڑے سول کے تختِ جگر اے حُرّتِ جانِ حُسنِ حُرّتِ تازہ ہے تجھی علی کا چمن ہر فصل و کمال میں مینا کیٹا اوپرِ نال میں بے ہمتا بغداد میں بندھے یا ہوں اُلو بارگاہِ لیے آیا ہوں دامانِ مرا و مرا بھر دو انجامِ بخیر میرا کرو دو دم میں ہرنِ بادل بنا اس عاجز و مسکین کو بھی شہا کہلاتا ہوں میں تیرا خادم ہوں اپنے گناہوں سے نام	سرِ شہید فیض و بحرِ کرم غوثِ اعظم شاہِ جلیاں واقف ہے شرفِ تیرے علم غوثِ اعظم شاہِ جلیاں دنیا میں جنتِ تیرا حرم غوثِ اعظم شاہِ جلیاں کیا کوئی کرے دھماقم غوثِ اعظم شاہِ جلیاں اس عاجز پر ہو نگاہِ کرم غوثِ اعظم شاہِ جلیاں آسان میں منزلِ ملکِ عدم غوثِ اعظم شاہِ جلیاں کر دیجے عطا عرفانِ اتم غوثِ اعظم شاہِ جلیاں حاضر ہوں حضور میں سرِ خرم غوثِ اعظم شاہِ جلیاں

دکھلا، لطف باغِ ارم غوثِ عظم شاہ جیلاں
 خوشبو میری ہرکے عالم غوثِ عظم شاہ جیلاں
 بجائے میرا دل جامِ جم غوثِ عظم شاہ جیلاں
 ہو عمر بسرِ رنج و غم غوثِ عظم شاہ جیلاں
 نہ سنوں میں کی گلا و نعم غوثِ عظم شاہ جیلاں
 تیرے ہی برد و دل کی قسم غوثِ عظم شاہ جیلاں
 یہ عرض با چشمِ پریم غوثِ عظم شاہ جیلاں
 کا فورہوں سے دروالم غوثِ عظم شاہ جیلاں
 کر دیجے عالم سے مع غوثِ عظم شاہ جیلاں
 نہ تو مونہ نہ کوئی ہم غوثِ عظم شاہ جیلاں
 شینا اللہ قطبِ عالم غوثِ عظم شاہ جیلاں
 ہو یہ سرورِ دل پر غم غوثِ عظم شاہ جیلاں
 تو فخرِ نسلِ بنی آدم غوثِ عظم شاہ جیلاں

روضہ میں اگر ہر دم ہر نام و کلمہ گشتِ حرم
 میں نکلے کل باغ جیلاں نہایت تیرے دوستوں
 تیرا نام ہو لیا و زرباں کھلیا میں سارے از بہاں
 سارے دشمنِ باالرب میں سب روتے خوشحال ہیں
 کسی دلِ نیا میں کچھ نہیں کوئی حاجت پیش اپنی
 نہیں عالم میں اپنا ماویٰ بڑھاکر دے تیرے شاہ
 یا غوث میری مدد کرو غمگینوں کو لاشا و کرو
 اے محبوبِ جانِ گدا و مرا اوپر اپنی نظر
 جب ل میری زانی ہے کیوں فکرِ معیشت باقی ہے
 بیغ میں مسافر ہوں تیرا احاطہ نہیں تیرا سوا
 حاضر ہوں اب رو بہِ برہم حال نہیں مخفی تجھ پر
 یا غوث کرو میری تسکینِ تشنیش میں مری جانِ حزن
 تیری ات مقدس کیا ہے نورِ نگاہِ حبیبِ خدا

شینا اللہ شینا اللہ ہے اللہ فی مسکین کی صدا
 دیدیجئے کچھ از راہِ کرم غوثِ عظم شاہ جیلاں

ہماری قبر پر کنال سے ٹھوکر لگاتے ہیں
 ہم اپنی چشمِ حسرت سے پڑے آنسو بہاتے ہیں
 کبھی جب حرفِ نصحت کا زبان پر اپنی لاتے ہیں
 جو غم میں آپ تے ہیں تو اوروں کو لاتے ہیں

شب وینہ جب کو غریباں کو دہ جاتے ہیں
 جو وہ غیروں کے گھر میں تکلف آتے جاتے ہیں
 دلِ بخیہ میں کیا کیا وہ دروغ بڑھاتے ہیں
 اسیرِ محبت نے چھو حالِ ہجران کا

جب سے تصور کیا زلف گرہ گیر کا
اشتر فی خستہ میں ہوش سر مُو نہیں

اپنا جلوہ جو دکھا جاتے ہیں کبھی وحدت میں نظر آتے ہیں جلوہ کثرت میں جُڑتے ہیں بنکے لیے کبھی محل میں چھپے کوئی بندے کو خدا کہتا ہے مجلسوں میں کبھی صوفی بن کر	طرف دیوانہ بنا جاتے ہیں آپ کو آپ ہی مل جاتے ہیں شکل ہر رنگ کی دکھاتے ہیں کبھی مجنوں وہ نظر آتے ہیں کیا کریں آپ ہی کہلاتے ہیں شور ہو ہو بھی مٹا جاتے ہیں
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اشتر فی کو کبھی بدنام کیا
آپ پرے میں چھپے جاتے ہیں

زباں پہ جاری نام احمدیہ نام نقشِ نجیب و لمیں خدا کا جلوہ جو دکھانا ہو تو جلوہ احمدی کو یاؤ فرقِ ظاہر رہا ہے نہیں تو باطن میں یہ ظاہر شفیع روزِ جزا غثنیٰ حبیبِ بالعلیٰ غثنیٰ مے سے تانے کی واسطے گرفتار چہرے پڑاتے ہو شبیرہ جاناں سمجھ کے نادان دیکھ حشر سے فہم کو	بند ہا ہر وضع کی توں کہ باغِ خلد بریں و لمیں خفی و خفی میں بھر کے دیکھو وہ صورتِ تانین و لمیں کہ جسکی صورت پر مہر ہا ہوں یا خلوت نشین و لمیں دکھا دو پھر وضعِ منور کہ صیرِ بقی نہیں و لمیں تمہاری صورت کے دیکھنے کو یہ چشمِ باریک بین و لمیں کہ جس نے شکرِ انور کیا قادہ ہا منزلِ گزین و لمیں
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

جھک کا کہ سرِ بیٹھے ہو تم کیوں رازے اشتر فی بتا دو
بند صابہ کسکا تمہیں تصویر کس کی شکل حسین و لمیں

<p>دلبر اولیا مہ لقا جانِ جاناں ہر طرف تو ہو جلوہ نما جانِ جاناں میرے دل میں گھر اپنا بنا جانِ جاناں ہو کے بخود رہوں میں ٹہا جانِ جاناں آپ ہی حضرت کبریا جانِ جاناں حُسن میں تم ہو یوسف لقا جانِ جاناں میرے نازک ادا دلر با جانِ جاناں ہجر میں رہا ہوں جلا جانِ جاناں سُورۂ شمس اور روضہ لقا جانِ جاناں دیجئے دردِ دل کی دوا جانِ جاناں اب تو مطلوبِ بنگیا جانِ جاناں تیرے جلے نے کیا کر دیا جانِ جاناں</p>	<p>سرور انبیا مقداد جانِ جاناں اس طرح سے نظر میں سما جانِ جاناں ماسویٰ بھول کر یاد ہو تیری باقی ایسا جلوہ دکھا دو کہ موسیٰ کی صورت حسنِ نبیل پر تیرے عاشق ہوا ایک عالم زلیخا کی صورتِ فدا ہے تم یہ سو جانِ دل ہوں تو قرباں کرو نہیں اک نظر کر ادھر بھی خدا کے لیے یاد میں مصحفِ لوح کے در و سحر ہے ہند سے پھر دینے میں مجھ کو بلا کر پہلے ہتا تھا ہوں طالبِ صل تیرا کس زبان کہوں گی میں اُو گمان میں</p>
<p>انشاء فی طالبِ گوہر مدعا ہے اے مرے بحرِ جود و سخا جانِ جاناں</p>	
<p>دل نہ بھٹکتا نہیں اپنا بخدا آج کے دن میرے نزدیک ہوا حشرِ پیا آج کے دن روتے جاتے ہیں غریبِ فقر آج کے دن اے رہا ہے کوئی پردے کی بلا آج کے دن</p>	<p>درِ محبوبے ہوتے ہیں جدا آج کے دن نہیں طیبہ سے سفرِ پیشِ دل آج کے دن ہو کے رخصت دردِ والا سے لصدنا آج کے دن کوئی چو کھٹ پہ فدا کوئی ستوں کے صدقے</p>
<p>۱۸ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ بروز روزِ نمونہ ۱۳۳۲ھ بروز روزِ نمونہ ۱۳۳۲ھ</p>	

دیکھ کر قبۂ خضر نظر حسرت سے دیکھتے کب مے سرکار بلاتے ہیں مجھے کل خدا جانے کہاں صبح کہاں شام ملے دم آخر جو مدینے میں پہنچ جاؤں میں	سیکڑوں کرتے ہیں فریاد بکا آج کے دن ایقیں شہر مدینہ سے چلا آج کے دن عاشق کھالو مدینے کی ہوا آج کے دن سمجھوں مقبول ہوئی میری دعا آج کے دن
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

انشائی کو دم نصحت درست امان سے
جو طلب کرتا ہے کر دیکھے عطا آج کے دن

نقشہ رخ انور کا جما جا مرے دل میں اے کافر بدکیش تو آجا مرے دل میں یہ گھر ہے تیرے اسطے اغیار سے خالی میں تیرے تجسس میں ہا کرتا ہوں نزلت سیسے میں پھٹکتی ہے غضب آتشِ فرقت تیری ہی قسم تجھ کو مرانا نام نہ لیسنا	جلوہ قدر عنا کا دکھا جا مرے دل میں بتخانہ خدا خانہ بن جا مرے دل میں تجھ کو نہ تکلف ہو تو آجا مرے دل میں کچھ اپنا ٹھکانا تو بتا جا مرے دل میں یہ دل کی لگی آگ بجھا جا مرے دل میں کر کچھ بھی نشانِ غیر کا جا جا مرے دل میں
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہیں دیدہ و دل انشائی زار کے حاضر
آجا میری آنکھوں میں سما جا مرے دل میں

سُن سُن کے حالِ حشر کا تھرائے جاتے ہیں محبوب کبریا ہمیں بخشائے جاتے ہیں مرقد میں سوز دل سے پکارا جو ابرو لال چھوٹا مدینہ بخت زبوں لایا ہند میں	اعمال اپنے دیکھ کے گھبرائے جاتے ہیں ہم اپنے فعلِ زشت سے شرائے جاتے ہیں منکر نکیر بولے وہ خود آئے جاتے ہیں لو ہم میں پھر نشانِ جنوں پائے جاتے ہیں
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

گذریں گے جب فراق کے دن وصل ہے مدام
اے انشائی تجھے یہی سمجھائے جاتے ہیں

گل بھی گلشن بھی ہیں تین لکھ بلبل ہزار ہیں
کعبہ ہیں یمن زیر ہیں بیت بیح و زنا رہیں ہیں
زندہ خراباتی بھی ہیں مدح و عطا خوش گفتم ہیں
عرش ہیں کیسی بھی ہیں میں خلد ہیں تین ہزار ہیں

اپنے رنگ بُو کے عافیتی ہر گھڑا رہیں ہیں
کفر کہاں سلام کہ ہر گھڑا کہتے ہیں کسکو
مسجد و میخانہ میں ہر کو دیکھ کے نادا کیا جانینگے
اپنے میں پائی ساری خدائی سب کچھ اپنا منظر کیا

کافر ہو جو غیر کو سمجھے اشرفی و اشرف ہیں واحد
کثرت میں ہے جلوہ وحدت ہر صورت میں یار ہیں ہیں

ہزار نعمت بلبل زباں پہ لاتے ہیں
تو ہر طرف سے صدا چراکی پاتے ہیں
یہ کس نوید پہ ہم کھل کھلائے جاتے ہیں
یہ کیوں نجوم کھڑے مشعلیں دکھاتے ہیں
کہ مورچوں میں صدا اُدھلوا کی پاتے ہیں
لحد میں ترم و سہراب تھر تھرتے ہیں
شکستگی کے اثر کنگرے دکھاتے ہیں
بتان و ہر جو سجدے میں جھکتے ہیں
ملک فلک سے بشارت سناتے ہیں
یہ جبرئیل بشارت کھڑے سناتے ہیں
قریب سے کہ وہ تشریف یاق لاتے ہیں
وہ شاہ کون و مکان چل میں تے ہیں
جیب حق کے قدم اُسکے سر پہ آتے ہیں

ہم اپنے باغ طبیعت سے گل کھلاتے ہیں
جو اپنا زور طبیعت کبھی دکھاتے ہیں
یہ کیا خوشی ہے کہ چھوٹے نہیں ماتے ہیں
یہ کویاں فلک کیوں فلک پہ ہیں بھٹاں
جہاں میں کون سلیمان شکوہ آتا ہے
یہ کس کے رُعب و جلالت آج زیرِ زیں
پڑا یہ زلزلہ کسرے کے قصر میں کیونکر
یہ کس نے ڈھنگ سکھایا خدا پرستی کا
خبر یہ کس کی ولادت کی ہو رہی ہے بلند
نشان سبز کئے نصب ستف کعبہ پر
محمد عربی خاتم رسل شہر دیں
سناتے جن کی بشارت تھے انبیاء سلف
نہ کیوں مین کرے ناز عرشِ علی پر

میں تیرے جوش طبیعت کے اشتر فی قریب
بیاں کے وقت میضموں کہاں آتے ہیں

محبوب کبریا کے قدم آج آئے ہیں گلے میں ہم غریبوں کے تشریف لائے ہیں آنکھوں میں دئے پاک کے جلوے سائے ہیں اب تو جمال اپنا دکھا دیجے حضور اب کیا کروں کہ دل میں نہیں تاب ضبط کی کیا و صوم مچ رہی تو درد و سلام کی قسمت کو اپنی نانہ ہے اللہ سے میں کہ وہ جو کا لقب راج منیر ہے دہر میں	ریشک جہاں ہمارے مکان کو بنائے ہیں سو تے ہوئے نصیب ہمارے جگائے ہیں صورت کا دل میں آپ کی نقشہ جاتے ہیں عُشاق دُور دُور سے مشاق آئے ہیں بے انتہا فراق کے صدمے اٹھائے ہیں صلّ علی ملک بھی بیاں سحر کائے ہیں بخشش کا ہم غریبوں کے بیڑ اٹھائے ہیں سُوجاں سے ہم انہیں کی طرف لٹکائے ہیں
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اے اشتر فی مدینے میں مدفون ہوں اگر
سمجھیں یہ ہم کہ خلد میں سکن بنائے ہیں

در محبوب پر جو کوئی جا پہنچا مدینے میں نہ کلفت رہی دلیں کچھ حسرت رہی باقی سنبھالو یا رسول اللہ دل بیتاب کو میرے ہوئے نصرت جو طبیعت خیال آتا ہے دلیں گدایانِ رِ دولت میں متعنی دُعا عالم سے چمک جائے ستارہ بخت کا اے وتو اس دم	کھلی آنکھوں دیکھا خلد کا نقشہ مدینے میں نظر آیا جوش کا گلبند خضر مدینے میں ابھی اس کو نیا سوا ہوا پیدا مدینے میں خدا جانے مقدر پھر بھی لائے گا مدینے میں خدا نے کر دیا ہے اُن کو بے پروا مدینے میں در محبوب پر جب ہو گذر اپنا مدینے میں
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۱۵ یخزل قناریت موئے مبارک پڑھی جاتی ہے۔ ۱۶ مقام مدینہ منورہ ماہ ربیع الاول ۱۳۲۲ھ بمطابق ۱۹۰۴ء

خدا اس خاکدان ہند سے طیبہ میں پہنچا
وہیں مت آئے دفن بھی بنے اپنا مینے میں

میں کیوں خواہش کروں اے اشتر فی کلزارِ حشر کی
ہمارے واسطے ہے جنت الماویٰ مینے میں

دل کو حسرت ہے مینے میں پہنچ جاؤ نہیں
یہ مقدّر ہے یہاں بیٹھ کے سچاؤں میں
مجھ سے پوچھے جو کوئی شورشِ حیرانِ کمال
الغیاث اے مے محبوبِ خدا سرورِ دیں
اب نہیں تاب کہ میں صبر کروں حیرانِ میں
میرے آقا میرے مولا میری لوجہ خبر
درِ محبوبانِ انکھوں سے دیکھ آؤں میں
سیکڑوں جاؤں چلے او میں رک جاؤں میں
روکے بس ابلہ دل اُسے دکھاؤں میں
حکم کر دیجئے جلدی سے چلاؤں میں
دل بخیدہ کو کس طرح سے سمجھاؤں میں
آستانہ پہ تو مدفن کی جگہ پاؤں میں

قبر میں اشتر فی زار کے پاس آ جانا
وہ مکان تنگ سے وحشت سے نہ گھبراؤں میں

جانِ دل بچوں میں فدائے حسینؑ
جائے مرقد ہو کر بلائے حسینؑ
موت بھی میرے واسطے ہے نیست
ہوں فقیر در شہرِ شہدا
عارف و کامل ولی ہے وہی
ناز ہے اُسکو باو شاہی پر
اپنے خدام کو جنان کی طرف
ہند سے کربلا نہ آ سکتا
ہر سینہ بنا ہے جائے حسینؑ
ہو دمِ آخری صدائے حسینؑ
زندگی ہے مری لائے حسینؑ
یار و محبوب کو کہو کہ لائے حسینؑ
جو کہ دل سے ہے تھلائے حسینؑ
جو ہے سر جان سے گدائے حسینؑ
چاہے دوزخ سے پہنچ لائے حسینؑ
مجھ پہ ہوتی نگر عطاءے حسینؑ

مرے ولیس جو گھر نئے حسینؑ
 دم میں اکمل مجھے بنائے حسینؑ
 ہاتھ آئے جو خاکپائے حسینؑ
 گرز اپنی کشت دکھائے حسینؑ
 وہ یہی جا ہے کہ بلائے حسینؑ
 حشر میں سایہ لوائے حسینؑ
 کل قیامت میں خونہائے حسینؑ
 طالبو ہے یہ خاص جانے حسینؑ
 جب ثنا خواں ہو خود خدائے حسینؑ
 دیکھ لو مدحت و ثنائے حسینؑ
 ہے سحاب کرم روانے حسینؑ
 دوش محبوب حق تھے جانے حسینؑ
 کیا کہوں تم سے ماجرائے حسینؑ

میں یہ سمجھوں ل اپنا کعبہ بنا
 نظر لطف سے اگر دیکھے
 دولت لازوال میں سمجھوں
 کر بلا چل کے کیا زیارت ہو
 جسکو دنیا میں کہتے ہیں جنت
 یا آہی نصیب ہو مجھ کو
 ہوگا کافی نجات اُمت کو
 لٹتی ہے یا نہ دولت دارین
 انکی توصیف میں لکھوں کیونکر
 سورہ دہر پڑھ کے قرآن میں
 اُنکے حق میں ہے آیہ تطہیر
 مصطفیٰ کا ندھے پڑھتے تھے
 ظالموں نے نہ قدر کی اُن کی

کروئے لالہاں کی تسکین شاہ علاء الحق الدین
 گلشنِ قطبِ معین الدین شاہ علاء الحق الدین
 کرو مجھے فقیرینِ بانیں شاہ علاء الحق الدین
 میں غم زار و خیرین شاہ علاء الحق الدین

آیا ہوں تیرے درِ عنکبوت شاہ علاء الحق الدین
 ہوں نوگاہِ سراج الدین فرزند نظام و فرید الدین
 اے مرثدا شرفِ سمنانی ہو ظہرِ شانِ رحمانی
 دل میں ہے کلفتِ جلال و سرچراں اس در سے شہا

اے بعد زیارت استاذ حضرت شاہ علاء الحق الدین پڑھ دی گنج نبات قدس سرہ عرض کیا یا

<p>اشرف کے دیکر آیا ہوں لاکھوں ہی تمنا لایا ہوں رہ فقر میں ثابت قدمی کو مجھ پر نگاہ اُٹھ کر میں گمانِ نیا سے بے غم بیٹھوں کہیں گوشہ نشین ہو کر دامنِ اُمروں اور اکھڑوں خادموں پر دیتی تیرا جو مانگوں گا سو پاؤں گا محروم یہاں نہ جاؤں گا اے خدام درگاہ علامری عرضِ ناسمجھ ذرا</p>	<p>منا ہوا تیری کچھت چہیں آشاہِ علا الرحق والدین بنجاؤں سزا و تحسین آشاہِ علا الرحق والدین نہ سنوں میں کسی کا ہاں نہیں آشاہِ علا الرحق والدین میرے دانا میں سے تائیں آشاہِ علا الرحق والدین دلیں میرے سکا نہیں آشاہِ علا الرحق والدین سب لوگ کہیں آہیں میں آشاہِ علا الرحق والدین</p>
<p>حاضر ہے اب درِ دولت پر پھیلائے ہوئے دامنِ طلب بیچارہ اشرفی مسکین اے شاہِ علا الرحق والدین</p>	
<p>خاکِ صحرا کی اُراؤں گا مجھے جانے دو سیرِ گلشن نہیں بے یار کے مجھ کو بھاتی قیس لیلیٰ پہ ہوا شیفتہ اور تم پر ہم جھکین زلفیں رُخِ تاباں کی بلا لینے کو نہ پریشاں کرو اے بادِ صبا کے جھونکو جب سے آئے ہیں ترے رنگِ محمورِ نظر</p>	<p>کوئی دم اس دلِ بیتاب کو بہانے دو اے رقیبِ عمرے کُرو کو ادھر آنے دو ہونگے مشہور زمانے میں افسانے دو ہو ہو جیسے گریں شمع پہ پروانے دو دوش پر کا کلِ خمدار کو بل کھانے دو چھلکے جاتے ہیں می آنکھوں کے پیمانے دو</p>
<p>جان ہی پر جو بنے گی تو بنے کیا غم ہے اشرفی ناز و کرشمہ اُسے دکھلانے دو</p>	
<p>اب دینے میں بلاؤ مرے آقا مجھ کو</p>	<p>حد سے افزوں ہے زیارت کی تمنا مجھ کو</p>
<p>لے بغلِ تبارِ ششمِ رمضان المبارک بحالتِ بیماری فرزندِ عزیز محمد یوسف نقیہ بغداد شریف میں لکھی گئی۔ ۱۲ منہ ظلمت</p>	

<p>اے صبا ہو کسی صورت سے سانی میری ہند سے میں تو چلا راہ میں یوں آکے رکا جلدا دوا کر لے شاہ مدینہ میری منتشر ہے دل مضطر نہیں کچھ بس میرا آرزو ہے کہ حضوری میں پہنچ جاؤ نہیں صدقہ حسنین کا زہرا و علی کا صدقہ</p>	<p>تو ہی پہنچا دے اڑا کر سوے طیبہ مجھ کو جس سے مشکل ہو اور بار میں آنا مجھ کو اپنے در پر کسی عنوان سے بلوا مجھ کو سخت مشکل ہے دینے میں پہنچنا مجھ کو نہ ہے ضد مژدہ دوری مرے آقا مجھ کو آستانے پہ بیا بوشہ والا مجھ کو</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اشرفی کی یہ تنہا ہے بصد عجز و نیاز
اے خدا اب در محبوب پہ پہنچا مجھ کو

<p>جس کے آغوش میں ہیا رہ نہ ہو کیوں مرے دل کو انتشار نہ ہو گرم آہوں سے شعلے اٹھتے ہیں کہوں سہر نفخت فیہ ابھی جوش و خشت کہاں اٹھا لایا نہ کرو شور بیلو استنا خنن اقرب سنا کے کہتا ہے خاک پر تو ہماری آؤ کبھی مے رنگیں ملے تو اے ساقی در و دل ہم چسپا سکیں لیکن</p>	<p>ہائے لسطح بے قرار نہ ہو پاس جب کوئی غمگسار نہ ہو دل کہیں آج داغ دار نہ ہو واعظا تجھ کو ناگوار نہ ہو یار کے گھر مری پکار نہ ہو کہیں اُس گل کو ناگوار نہ ہو میرے عاشق تو بیقرار نہ ہو طبع نازک میں گر خبار نہ ہو بخدا نقد جاں سے عار نہ ہو چشم گریاں جو شہ کبار نہ ہو</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہے یہی اشرفی کے دل کی مراد
راز جاننا آشکار نہ ہو

<p>چشمِ جاناں ہے شبیہ چشمِ آہو ہو ہو ہو مست ہو گا ایک عالم مثلِ آہوئے ختن عشقِ سحرِ جاناں میں ہے عاشق کا یہ نگ قتل کا گر ہے ارادہ دیر کیوں کرتے ہیں آپ</p>	<p>عنبریں ہیں کاکلِ شبرنگ کے موم موم ہو اے صیامت کر پریشاں ہوئے گیسو سوسو ہو کر رہا ہے فاختہ کی مثل کو کو کو کو بہ کو دیکھتے موجود ہے یہ تیغِ ابرو رو برو</p>
<p>اشتر فی اللہ سمجھے ان بتوں کے ظلم سے آنکھ دکھلانے ہی میں کرتے ہیں جاؤ دو دو</p>	
<p>ریشکِ غلمان و حور ہو کہہ دو یوں بظاہر جدا ہو تو رہو بے سبب ہم سے کیوں بگڑتے ہو تم سے شکوہ نہیں تو کس سے کریں میرے آنے ہی سے جو نفرت ہو ن ترانی مجھے سنا کیا</p>	<p>کس کے دل کے سرور ہو کہہ دو کب مے دل سے دور ہو کہہ دو جو ہمارا قصور ہو کہہ دو تم ہمارے حضور ہو کہہ دو جاؤ نظروں سے دور ہو کہہ دو گر تمہیں شمع طور ہو کہہ دو</p>
<p>اشتر فی کیوں ہوئے ہو تم بیتاب عشق میں کس کے چور ہو کہہ دو</p>	
<p>جہاں میں ہے بڑا شہر و ولایت ہو تو ایسی ہو شہ سمنال تھے پہلے پھر موعے کو نین کے سر جہاں جس نے مدو چاہی میں شکلِ موٹی آساں مریدوں کی قیامت میں ہائی ناز و فخر سے علم تیری جہانگیری کا ہر جا سایہ گستر ہے</p>	<p>ملا یا حق سے لاکھوں ہریت ہو تو ایسی ہو ہریت ہو تو ایسی ہونہایت ہو تو ایسی ہو غلاموں پر جو آقا کی عنایت ہو تو ایسی ہو کر نیگے اشرف سمنال حمایت ہو تو ایسی ہو شہنشاہی کی خاطر شانِ ایت ہو تو ایسی ہو</p>

تہا اے عشق کا قصہ کوئی عشاق سوچھے | تڑپ جاتا ہے دل نگر حکایت ہو تو ایسی ہو

شہ سمنال کی مدحت سے نوید مغفرت پائی
سخن کی انش فی خستہ غایت ہو تو ایسی ہو

سلسلہ جیسے ہے اُس زلف گرہ گیر کیساتھ
خم ابرو کے اشاروں میں پڑھے میں تیرے
دل اک لاگ سی ہے حلقہ زنجیر کے ساتھ
آپ خنجر بھی لگالائے ہیں شیش کے ساتھ
میت عاشق رسوا ہے سر راہ پڑی
دفن کر دیجئے صاحبہ سے توقیر کے ساتھ
مفت میں جان گنوائی ہے غم بھراں میں
کام ڈالے نہ خدا اُس بُت پر کے ساتھ

حق سے کوتاہ ہے دعا انش فی خستہ مدام
حشر کے روز اٹھوں حضرت شبیر کے ساتھ

بھرا ہے الفت حیدر سے سینہ
نمایاں یاں بھی شان احمدی
نہیں سینہ بخت کا ہے نگینہ
نہ کھینچی ایسی تصویر حسینہ
یہ ہے معمور فیض انبیا سے
مجازی عشق سب کہتے ہیں حبو
نہ ہو کا غرق وہ بحرالم میں
جو سمجھے آل احمد کو سفینہ
ہی بام حقیقت کا ہے زینہ
مراسینہ ہے تابوت سکینہ
بھرا ہے الفت حیدر سے سینہ

تڑپتا ہے بشوق وصل شاہ
تہا انش فی بندہ کینہ

رُخ پر نور سے جب کامل مشکیں اُٹھائیں گے
تماشا ہو گا وہ جسدن نقاب رُخ اُٹھائیں گے
برہمن توڑ کر زنا کو ایمان لائیں گے
نمود حشر ہو گی ایک عالم کو بلا لیں گے

<p>لب جان بخش کو گر بھول کر بھی ہلائیے خیم ابرو کو محرابِ حم سمجھیں تیسے شہید کر بلائے ناز سے ہوگی ہمیں خجالت کریں کیا جامِ مے کی التجا بادہ فروشوں سے</p>	<p>میں جانی کر نیگے سینکڑوں دے جلائیے زیارت کرنے ہم کعبہ کی تجلے میں جلائیے کبھی تیر نگہ سے ہم اگر پہلو بچائیے مرادیں اپنے دل کی ساقی کو ترے پائیے</p>
<p>رہے گزر زندگی اسے اشرفی تھوڑے زمانے میں دراشرف پر جا کر اپنا مسکن ہم بنائیے</p>	
<p>کوئے جاناں میں دے چاک گریباں کتنے ظے کے عشق کی منزل میں سیاہاں کتنے سیر گلشن کا ذرا قصد نہ کیجیے لعلِ دہ منزلِ عشق کی ابتک نہیں ظے ہوتی راہ کٹ گئی وصل کی شب او نہ حسرت بکلی بُت کافر سے مرے اپنی لڑاکا نکلیں</p>	<p>جان پر کھیل گئے عاشق بھیاں کتنے میرے تلواروں میں چھپے خاندیلاں کتنے صید ہو جائیے دلِ غم خوش الحلاں کتنے اے جنوں تو نے دکھائے ہیں سیاہاں کتنے ہے باقی دلِ شحیدہ میں راہاں کتنے گیر جا جا کے بنے صاحبِ یاں کتنے</p>
<p>اشرفی کو جو سناے خبر کو چہ یار اے صبا ہم پر رہیے ترے احساں کتنے</p>	
<p>میں ہوں تیرا دیوانہ اے سیدِ جیلانی بلو اے حضوری میں میخانہ وحدت سے ہے شمعِ تجلی کا جلوہ رخ روشن پر اعجاز و کرامت کا شاہِ ترے عالم میں ہاں خیمِ فلک نے بھی نکھی نہ کبھی ہوگی</p>	<p>ایک جلوہ دکھا جانائے سیدِ جیلانی بھرے مرا پیانہ اے سیدِ جیلانی عالمِ ترا پروانہ اے سیدِ جیلانی مشہور ہے افسانہ اے سیدِ جیلانی شوکت وہ شاہانہ اے سیدِ جیلانی</p>

جینم کی شدت اور جان پہ ہوصہ
اُسوقت میں آجانا اُسے سید جیلانی

کرتا ہے کھڑا تنہا کیا انتشار فی بخود
یہ نعرہ مستانہ اُسے سید جیلانی

وہی مرا علیؑ ہے آقا مرا علیؑ ہے
باشانِ کیریانی نامِ خدا علیؑ ہے
وہ مرقی علیؑ ہے وہ مرقی علیؑ ہے
حق سے ملانے والا ہادی مرا علیؑ ہے
وہ واقفِ حقیقت نور الدی علیؑ ہے
باپِ علومِ نبوی نجمِ الہدی علیؑ ہے
کیا شان ہے علیؑ کی کیا مرقی علیؑ ہے
وہ شاہِ کشوریں صدرِ العالی علیؑ ہے
خوشانِ مصطفائی صلّی علی علیؑ ہے
ہر جنگ میں لاہر شیرِ خدا علیؑ ہے
ظاہر میں بھی علیؑ ہے سرِ رضا علیؑ ہے
مطلوبِ کُل کفی کا ہاں تھی علیؑ ہے
جبلِ المتین علیؑ ہے معجزِ نما علیؑ ہے
نفسِ رسولِ کرم شانِ خدا علیؑ ہے
ہاں ناخدا لئے امت وہ باخدا علیؑ ہے
لا ابتر علیؑ ہے لا انتہا علیؑ ہے

بندہ ہوں میں علیؑ کا مولا مرا علیؑ ہے
ہمنام ہے خدا کا محبوب مصطفیٰ کا
محبوبِ حق کا پیارِ سلطانِ مستدار
غواصِ بحرِ عرفاں وہ خضرِ راہِ ایماں
وہ ہادیِ شریعت وہ سالکِ طریقت
چاہو جو سرِ عرفاں پکڑو علیؑ کا داماں
دیدِ علیؑ عبادتِ ذکرِ علیؑ عبادت
اقطابِ غوثِ عالم در کے گدا ہیں جسکے
مضمونِ کجکے سے یہ راز پہنچے جانا
سیاف و شاہِ صفدر وہ حامیِ یمیر
اول میں بھی علیؑ ہے آخر میں بھی علیؑ ہے
مقصودِ چل آنی کا منسوبِ ائمّا کا
یعسوبیں علیؑ ہے عینِ انبیین علیؑ ہے
جو پھر گیا علیؑ سے وہ پھر گیا نبیؐ سے
ڈوبے جہازِ امت یہ کب ہو اسکی بہت
اول سے تا باخر سوچے تو دل میں سمجھے

<p>کارا ہم سے ہمد ہرگز نہ کیجیو غم لے بچ و فکر دل سے ہو جلد دور میرے محروم اُن کے در سے سال نہیں پھرے مشکل ٹری ہے کیوں آفت کھڑی ہے کیوں کہدوخی الفوں سے تیغ جھانہ کینچیں کیوں مئے ہو یاں و جہاں کیوں ہو دل پر شاں</p>	<p>مشکل کشائے عالم دستِ خدا علی ہے وہ دستگیر عالم کہن لوری علی ہے کیا باعطا علی ہے کیا باسنا علی ہے جب دو جہاں میں پناہ مشکل کشا علی ہے میرا معین و یار و شیر غا علی ہے دارین میں ہمارا حاجت و اعلیٰ ہے</p>
<p>نرغہ میں ظالموں کے پھسکر بھی اشرافی تو گھیرائیو نہ دل میں حامی ترا علی ہے</p>	
<p>لاکھوں میں کتا من میں تو ہی تو ہی تو ہی ہے جس سے چا نظر ہو جائے جان ہی پر اسکے پائے شام سحر تہی ہے کاش لیں دیدار کی خواہش لالہ و سرنگیں ریحاں جلوہ نما ہیں باغ کے اندر کاکل شکبیں بل بچیاں نام کو دہیں نہ میں احد دے مئے و دھند بھر کراتی جہیں ہوں سجا نہ باقی جیسے چاہیں تھک کر پاریں ہر ڈھب سے تو سن لیتے رویت تیری ویت حق ہے ماسق کی قاتل بنی ہیں</p>	<p>کوئی نہیں تجھ کو تو تو تو ہی تو ہی تو ہی ہے انگلیوں میں تیری کیا جاوگا تو ہی تو ہی تو ہی ہے اور سین کی جست و جگہ تو ہی تو ہی تو ہی ہے سب میں تیرا ہی گٹ ہے تو ہی تو ہی تو ہی ہے فرق نہیں میں ہر کو تو ہی تو ہی تو ہی ہے سامنے تیرے جام ہو ہے تو ہی تو ہی تو ہی ہے ہی ہی با پایا ہو ہے تو ہی تو ہی تو ہی ہے سچ ہے بجا ہے سب کچھ تو تو ہی تو ہی تو ہی ہے</p>
<p>اشرف سمناء جلد خیر و اشراف مسکین کی آکر میری یہ ہمد گفت و گو ہے تو ہی تو ہی تو ہی ہے</p>	
<p>کھب گئی نظر دل میں تیرے کماں یہ ہے</p>	<p>کسکو جا کے دکھلاؤں خم بے نشان یہ ہے</p>

<p>ہم تو جاں کریں قرباں اور وہ مخاطب ہیں سنگِ آستانِ انکا عاشقوں کھشربیں خشک مغر زاہد نے ہم کو گردیا رسوا گاہ زندہ ہوتے ہیں اور گاہ مرتے ہیں نقد جاں بھی نے ڈالے جامِ مے کے لینے میں</p>	<p>حالِ ظلمِ معشوقاں جو رہوشاں یہ ہے قبلہ دو عالم ہے کعبہ جہاں یہ ہے وہ غریب کیا جانے رُفر عاشقاں یہ ہے وصلِ ہجر جاناں میں ماجرا عیاں یہ ہے جب ہو کامل لایاں مہبِ مغان یہ ہے</p>
<p>سیرِ گلستاں میں ہم یا سمن کو کیا دیکھیں انشائیٰ رخِ جاناں غیرتِ جناں ہے یہ</p>	
<p>قافلہ جب کوئی طیبہ کو روانہ ہوتا ہے ہائے تقدیرِ مدینہ سے مجھے کیوں لائی مدولے شاہِ عرب قافلہ سالارِ رسل کس کو ملتا ہے پتا آپ کو پاتا ہے کون یاد آتا ہے جو وہ روضہ محبوبِ خدا آہ کس طرح نہ بھلے دل سوزاں سے میرے</p>	<p>دلِ حسرت زدہ سرگرمِ فغاں ہوتا ہے بہند میں اب مجھے ہنسا جو کراں ہوتا ہے دلِ مضطرب سے پہلو سے سواں ہوتا ہے وہی پاتا ہے جو بے نام و نشان ہوتا ہے دلِ میناب کو جوشِ خفقان ہوتا ہے آگ ہوتی ہے جہاں بند ہوں ہوتا ہے</p>
<p>انشائیٰ پیر ہوئے گرچہ بصورت لیکن دبِ دمِ دلولہ شوقِ جواں ہوتا ہے</p>	
<p>اپنے آئینہ دلِ جی صفائی ہوتی صدمہ ہجرِ نبی میں نہیں جینے کا طبعِ باغِ جناں ہم کو نہ دے اے اعظا اے صبا میں ہی صورت سے دینے جاتا</p>	<p>شکلِ محبوبِ آبی نظر آئی ہوتی اس بہتر تھا مجھے موت ہی آئی ہوتی وصلِ محبوب کی تدبیر بتائی ہوتی ہند سے خاکِ گری میری اُڑائی ہوتی</p>

<p>استقدرا لشرفی زار نہ مضطرب ہوتا اپنی صورت اسے للہ دکھائی ہوتی</p>	
<p>وزہ میں آفتاب یہ قدرت ظہر کی ہے جادو ہے سحر ہے تیری چتون ہلا کی ہے میری خطا نہیں یہ شوخی صبا کی ہے جو شکل دیکھی سمجھے یہ صورت خدا کی ہے</p>	<p>دل میں جھلک تھا ہے رخ پر ضیا کی ہے جسیر نظر ٹپٹی اسے بیتاب کر دیا تم ہم سے کیوں لہجے ہو زلفیں بکھرنے پر جب بستر ایتھانے کیا اپنا کچھ ظہور</p>
<p>اے انشرفی نہ کیوں مہجھاں تیرا شیفہ صورت میں تیری شکل کسی دلربا کی ہے</p>	
<p>بہر دفع و مشت دل سیر گلشن چاہیے میرے قمر گاہ کی ترے فداں چاہیے تیرے عشق کے لیے زنجیر آہن چاہیے عاشقی کی واسطے دانائے ہر فن چاہیے</p>	<p>طاثر جاں کے لیے عمدہ شہین چاہیے کوئی دیکھے گا اگر تجھ کو نظر لگے بے گئی زلف پیچاں کے تصور میں بڑھاؤں سنہل کیسی کمی شکلیں آتی ہیں او عشق میں</p>
<p>جلوہ جانانہ ہے ہر سو عیاں اے انشرفی نور باطن دیکھنے کو قلب و شن چاہیے</p>	
<p>راز دل عاشق کا موم تو ہی تو ہی تو ہے زخم ہی تو ہی تو ہی تو ہی تو ہی تو ہے خیمہ بچہ بچان کے ہم تو ہی تو ہی تو ہے ہر شان ہر ان ہر دم تو ہی تو ہی تو ہے خوسے سچے دلیں ہم تو ہی تو ہی تو ہے</p>	<p>خوبی خون یونہی کیف کیم تو ہی تو ہی تو ہے تیرے تیر گاہ کا رخصی نالہ واہ کر گیا کیونکر لاکھ چھپا چھپیں سکا عاشق کی نذروں کا پیکار صوبہ بانس میں جیہ گیا کس زلم سے جلو دکھایا آدم و نوح و خلیل و موسیٰ یہ سب نام تین کے ہیں</p>

شکل عرب میں ہو کر ظاہر نام محمد اپنا بنایا	صلی اللہ علیہ وسلم تو ہی تو ہی تو ہی تو ہے
غوث حیدراں اشرف سمنان آئینہ رخسار ہیں تیرے	انشر فی مسکین میں ہدم تو ہی تو ہی تو ہی تو ہے
تیرے میکدے میں ساقی ہی دلی آؤ تھی جو گلی میں تیری ہوتا میں ذیلِ خوار و سدا میرے دل میں تیری صورت نے جمایا ایسا نقشہ تیرے دھیان میں ہم ایسے ہوئے بخیر کہ اصلا میں ترے فلا تصور کہ دکھائی اُسکی صورت کیا کس نے کل قبیل سے بیاں ہمارا شکوہ	کہ سنے وہ جام رنگیں مجھے جسکی جستجو تھی مجھے عار کچھ نہ آتی مری اسپیں برو تھی کہ جدھر نظر اٹھائی تیرے شکل ادب و تھی نہ رہا خیال اپنا نہ کہیں خدی کی بڑ تھی مجھے جسکی جستجو تھی مجھے جس کی آرزو تھی پس پردہ سن ہے تھے جو تمہاری گفتگو تھی
وہ جمال بے مثالی جو نہی انشر فی نے دیکھا ہوا ایسا پنجودی میں کہ رواں صدا گئے ہو تھی	
ولائے شیخ عین عشق حق ہے ملا تا ہے رسول اللہ سے شیخ ہے باقی نہ آگے شیخ و مرسل لگی ہے آگ سینے میں یہ کیسی	یہی اول مریدوں کا سبق ہے تامی جسم جن کا نور حق ہے یہاں کچھ راز پنہاں حق ہی ہے جگر جلتا ہے دل پہلو میں شمع ہے
نہیں کچھ انشر فی کے دل میں سودا تمہارا ہی اسے ہر دم قلق ہے	
میرے دلیں سما یا تو ہے آنکھ ملا کے دل کو چھیننا	کوئی تجھ سا نہیں خوش رو ہے تیری نظروں میں جادو ہے

جو کچھ ہے وہ اللہ ہو ہے
دل پہ نہیں مجھ کو قابو ہے

فِي الْفُسْكَمُ سے ہم نے جانا
قول منصور اب ہے لب پر

اَنَا اشرف جب بولا اشرفی
پیر اب کس کی جست و جو ہے

مجھے قید الم سے چھڑے مگر کالی کلیا والے
لگے سینہ پہ لوٹنے کا مے کالی کلیا والے
ہو جائیں ہم متوالے مے کالی کلیا والے
تے کیو گھوگر والے مے کالی کلیا والے
پڑے جان کے اپنی لائے مے کالی کلیا والے
پروانہ سا ہم کو بنائے مے کالی کلیا والے

مجھے جلد سینے بلایے مے کالی کلیا والے
تری زلف کا دھیان آگیا سوا سر پر کیا
ذرا چھی چوٹی کھلانے عشق سے مست بنا جا
مے طائر دل کو پھنسیا لے ڈھنگ کا دم بنایا
کیوں ہند میں لوٹ کے آئے طیبہ ہی میں ہنہ نہ پائے
نخ بد مثال پہ اپنے اسی شمع جہاں پہ اپنے

ترا اشرفی بے ساماں ہوا پھرتے پھرتے پریشاں
اسے اس گردش سے بچالے مے کالی کلیا والے

اسیر ہوں ام نفس میں حضور جلدی ہائی کیجے
حضور فرما کے تم جلا کر طہو شانِ خدائی کیجے
یہی مقصود عرض ہا کہ میری حاجت لائی کیجے
شہا مے دل آئینہ کی کرم سے اپنے صفائی کیجے
اٹھا کے پرہ دوئی کا دل سے میری ہلک ساٹی کیجے
ادب کہتا ہے ہاں سمجھ کر کھینچ نہ روائی کیجے

کھڑا ہوں مشکلائی کے دیر کر میری شکلائی کیجے
میسج فروغ کچھ جلاتے مگر دل مردہ کو سہارے
ہوا ہوں جہاں رز و طے حاضر خائب ہے ہاں ناظر
عباسے نہ نکات بھرا مجھے نہیں کچھ بھی جہتا ہے
ہیں آپ باب علوم اٹھو عطا کریں مجھ کو علم عرفاں
غلام ہندی میں تسلیم کروں میں کس طرح عرض جاتا

۱۰ یہ اشعار بعد زیارت مزار فائز الانوار حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ماہ شعبان میں کہے گئے۔

<p>کھائی دل و دلی پر تو چلے دست سرائی کیجے نگاہ کطف و کرم سے اپنی ہماری عقدہ ثانی کیجے جھکائیے سر سے باب حیدر ہدیٰ بن سائی کیجے ہزار ہوں ہاد و تقویٰ ہوشیہ گہرا سائی کیجے</p>	<p>پھر زمانہ میں چاروں ہم نہ پایا مقصود دل آخر جناب آقا جناب مولانا جناب علی جناب علی نصیب سے مشہور و قدس خدا نے ان نکھوں کو کھایا نصیر خوب علی ہے شکل کہ ہو کسی کو کمال حاصل</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کہوں میں کیا آئینی کو مجھ سا بھگوانی ذلیل رسوا
دور علی پر یہ جوش آیا کہ آج کچھ خود ثانی کیجے

<p>آسمان آستان حسن بصری خواجہ خواجگاں حسن بصری جلوہ گر ہے یہاں حسن بصری کیا شرف ہو یاں حسن بصری ہادی گمراہاں حسن بصری رہبر عارفان حسن بصری ہیں علی کے نشاں حسن بصری ولیعہ اساتذہاں حسن بصری مقتدا ہے جہاں حسن بصری فیض تیرا عیاں حسن بصری جس کے ہوں بائیں حسن بصری دل میں ہیں جب نہاں حسن بصری</p>	<p>شاہ باغ و شاہ حسن بصری مرشد مرشدان حسن بصری خاک بصرہ نہ کیوں ہو کل بصر ابن سیریں ہیں تیرے زیر قدم مرشد سالکان راہ ہدایے فقر جہادی ہے ان سے عالم میں ان میں ظاہر ہے شاہان تصوی شاہ مقلوت جمال ازل نائب خاص مقتضی ہیں یہی چارۂ خانوادوں میں دیکھا کشتی پہنچ گئی اُس کی ساحل پر کیوں نہوں بترقی عیاں مجھ پر</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اشترقی کے لئے ہے عالم میں
بحر فیضِ واحد حسنِ بصری

<p>مدنی برقع وہ پہرے سے اٹھا تیرے ہی نقشہ چہرہ زیبائیں جالوں ل میں میں یہ کہتا ہوں مدینہ سے نہ پھر آؤنگا اُن کے دیدار سے حال ہے حیاتِ بَدی زاہدوں کو نہ ہے پھر مونسِ خلیدِ بریں دیکھئے دستِ طلبِ نگ دکھاتا ہے کیا</p>	<p>ہم کو آئندہ ساحیرانِ بنا میں تو سہی خواب ہی میں رُخ پر نو دکھائیں تو سہی کئی ہے مجھے وہاں تک وہ بائیں تو سہی ملکِ ملوت مری جاں گنوائیں تو سہی کوئے محبوبِ خدا دیکھ کے آئیں تو سہی آپ مجھ سے رُخ پر نو چھپائیں تو سہی</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اشترقی جن کو ملی لذتِ دیدارِ حبیب
خنجرِ عشق سے وہ جانِ بچائیں تو سہی

<p>یا الہی در احمد یہ اجل آئے مری آپ کے عشق میں یہ جان جو کام آئے مری اے شہرِ دوسرا فخر ہو مرنے پہ مجھے جیتے جی شاق ہے طیبہ نہ نکلتا مجھ کو پچھپے پھر پھر کے مدینے کی طرف دیکھتا ہوں یہ تمنا ہے کہ حاصل ہو حضور ہی مجھ کو</p>	<p>آندوئے دلِ حسرتِ زدہ بر آئے مری آن کی آن میں بگڑی ہوئی بن جائے مری آپ کے کوچہ میں گر جان نکل جائے مری اب جو آؤں تو مے ساتھ ہی تائے مری دیکھئے کب مجھے تقدیرِ یہاں لائے مری ان کے دربار میں عرضی کوئی نہ پائے مری</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اشترقی کیوں نہ ہو وہ میری طرح سے بیتاب
دردِ دل کی جو کہانی کوئی سُن جائے مری

۱۰ یہ غزل قرینہ زہدیتِ باہِ بیع الاول مستند مدینہ منورہ میں لکھی گئی ہے

<p>شہر عقدہ کشا ہو شاہ محی الدین جیلانی تمہاری ذات والا سے ہوئی شانِ خلائق نبی کی شکلِ ظاہر میں علی کی شکلِ باطن میں ہزاروں کی ہوئی حاجتِ وفا فیضِ قدس سے</p>	<p>میرے حاجت و اہو شاہ محی الدین جیلانی سراپا حق نما ہو شاہ محی الدین جیلانی کہوں میں تم کو کیا ہو شاہ محی الدین جیلانی عجب معجز نما ہو شاہ محی الدین جیلانی</p>
<p>چھپانا اشرافی کو سایہ دامانِ حرمت میں قیامت جب بیا ہو شاہ محی الدین جیلانی</p>	
<p>بندہ ہوں ترے ور کا اے سید جیلانی ہے سلسلہ الفت اس زلفِ مسلسل سے تیرے رُخِ زیبا پر میرا دل دیوانہ اس عز و کرامت کا اس شانِ جلالت کا</p>	<p>کہلاتا ہوں میں تیرا اے سید جیلانی سر میں ہے تیرا سوا اے سید جیلانی سوجان سے ہے شیدا اے سید جیلانی عالم میں نہیں تجھ سا اے سید جیلانی</p>
<p>مشتاقِ زیارت ہے یہ اشرافی بیل بغداد اسے بلوا اے سید جیلانی</p>	
<p>کہہ رہیں ڈھونڈنے جاؤں سے سلطانِ عثمانی تمہاری صورتِ زیبا سانی ہے نگاہوں میں تنہا بیٹھ کر کی جگمگاتے نظر دیکھوں سب دربارِ عالی ہو کے پھر کیا آرزو رکھوں جوں عشق سے تیا ہے دلِ مضطر</p>	<p>میں کو کس طرح پاؤں سے سلطانِ عثمانی فدا سو جاؤں سے ہو جاؤں سے سلطانِ عثمانی دلِ جاں نڈک کو لائوں سے سلطانِ عثمانی کہہ رہیں دربارِ جاؤں سے سلطانِ عثمانی کہاں میں سکوبلاؤں سے سلطانِ عثمانی</p>
<p>درِ اقدس پہ آکر اشرافی یہ عرض کرتا ہے یہیں مدفن کی جا پاؤں سے سلطانِ عثمانی</p>	

<p>ساتی ہے تری دوری کے محبوبِ یزدانی یہی بس عرضِ حاجت ہے رہوں ہر دم حضورِ میں گیا قابو سے لاپتا تھامے درِ فرقت میں خدا وہ دن بھی کھلائے حجابِ سحر کھلائے</p>	<p>دکھائے جلوہ نوری کے محبوبِ یزدانی سناٹے علمِ منظوری کے محبوبِ یزدانی ہوئی ہے سخت محبوی کے محبوبِ یزدانی یہ حسرتِ لگئی پوئی کے محبوبِ یزدانی</p>
<p>لگا لگا اشرافِ کوسینہ پُر نو سے اپنے بھلا دورِ پنج مہجوری مرے محبوبِ یزدانی</p>	
<p>حضورِ دل سے اب کرتا ہوں میں جکی ثنا خوانی درِ دولت پہ آجائے ملاوٹ ل کی پا جائے جہاں گیر ولی کی شانِ عالی کوئی کیا جانے بتِ سنگین پہ جا کر جب ہوتے گلشنِ شبنم کیا زندہ زنِ لاجپن کے فرزند مردہ کو دلِ آلودہ عصیاں جو مائل اسکی جانب ہو بیاضِ مصحفِ پنج کو جو انکے اک نظر دکھیوں</p>	<p>ملی حق ہو وہ سلطانِ اشرف شاہِ سمانی جسے دُور فلک نے کچھ دکھائی ہو پریشانی خطابِ اللہ نے بختِ اُسے محبوبِ یزدانی نگاہِ پاک سے اُس میں سمانی روحِ انسانی ہوئے مشہورِ عالم میں بنامِ عیسیٰ ثانی فنا ہو اُس کی ظلمتِ جلوہ گر ہو نورِ انسانی تو مجھ پر صاف کھلیا بتیں کامِ اسرارِ قرنی</p>
<p>۱۔ جامع مسجد شہرِ دمشق میں حضرت مخدوم سلطانِ تہ اشرف جہانگیر کے سامنے ایک عورت ترک لاجپن سے اپنے فرزند نوجوان مژرہ کی لاش لائی۔ اور رو رو کر عرض کرنے لگی کہ دعا کیجئے کہ زندہ ہو جائے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ مجروحہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہے مجھ سے کیونکر ہو سکتا ہے۔ عورت نے رو کر عرض کیا کہ اولیا رامت محموی کیا حضرت عیسیٰ سے کہیں اسکی گریہ و زاری پر حضرت مخدوم کی حالت متغیر ہوئی اور پر جوش ہو کر فرمایا کہ اٹھ اللہ کے حکم سے تیری ماں مری جا بفضلہ تعالیٰ وہ زندہ ہو گیا۔ اسکی ماں سے ارشاد فرمایا کہ اس کی حیات ختم ہو چکی۔ میری عمر زیادہ ہے۔ میں اس میں سے بارہ برس عطا کرتا ہوں۔ آج کی تاریخ سے بارہ برس تک زندہ رہے گا۔ مولانا گنجی</p>	<p>خلیفہ حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر۔ احمد آباد کے بت خانہ میں ایک بت سنگین پر عاشق ہو گئے۔ تین شانہ روزے اب دوا نہ ہے۔ آخر حضرت مخدوم صاحب کی دعا سے وہ بت سنگین زندہ ہو گئی۔ اور مولانا کانکاج اُسکے ساتھ کر دیا گیا۔ (از لطائفِ اشرافی)</p>

کہ میرا بخت یاور ہے میری تقدیر لائانی
کہ دانا یا ان عالم نے کیا اقرار نادانی

غلام درگہ عالی ہوں کیا کیا ناکر تا ہوں
قیاس عقل سے کیا کوئی سمجھے انکے رتبے کو

مطلع

میں اس آئینہ داری سے بنا سکند ثانی
تو ہو جائیگی ساری شکلوں کی مہر آسانی
کسی کے در پہ کیوں بجا سگ دربار سلطان
جو تھے فرزند پیر و تگبر غوث صمدانی
ادھر محبوب یزدانی ادھر محبوب بجان
جو یہ سلطان سمنانی تو ہیں وہ شاہ جلیانی

جمائی دل کے آئینے میں نئی شکل نورانی
کبھی گر مجھ کو دیکھا گوشہ چشم عنایت سے
لما کرتے ہیں جب یو خان نعمت ابدن لاکھوں
وہ نور العین زیب مسند سجادہ اشرف
شرف کیا ذات عالی کو ملا ہے دنوں رتبے سے
اگر یہ مرتضیٰ ثانی تو وہ ہیں مصطفیٰ ثانی

شنا خوانی اشرف الشرفی کچھ سہل سمجھا ہے
کہاں سے تونے پایا اس قدر زور سخت دانی

جذبہ شوق میں بانا و فریاد آئے
بھول کر بھی تجھے جنت نہ کہی یاد آئے
قتل کرنے کو اگر سامنے جلا د آئے
بندہ بجا ئے یہاں گر کوئی آزاد آئے
شاو ہو جائے یہاں گر کوئی ناشاد آئے
جان شیریں کے فدا کرنے کو فراموش آئے

بند سے چاہنے والے ترے بغداد آئے
زاہد دیکھے اگر روضہ شاہ جیلاں
آستانے سے اٹھائے گانہ سر عاشق زار
صدقے اس بندہ نوازی پہ مئے آقا
شرف روضہ شاہنشاہ جیلاں دیکھو
شان محبوبی غوث دو جہاں گر دیکھو

اشرفی ہم بھی تجھے صاحب قسمت سمجھیں
تیری مشکل میں اگر غوث کی امداد آئے

بنا ہے اپنا بہشت میں کچھ قسیم باغ جناس علی ہے
 زکیون نواح جان لہو کو کھاتی بکیاں علی ہے
 علی ہے فضل علی ہو اکل علی ہو اکل علی ہے مولا
 علی ہے منصو اور ظفر جہاد میں ناصر تہمیر
 علی عزیز اور علی ہو عزت علی قیہ اور علی ہو عزت
 علی امام اور علی ہے سرور علی معین اور علی ہو یاد
 علی ہے اول علی ہے آخر علی ہو جان علی ظہر
 علی نصیر اور علی ہو ناصر باغ علی میں ناصر
 علی عیم اور علی ہے عالم علی حکیم اور علی ہے حاکم
 علی لطیف اور علی ہو سرور علی ہو سرور اور علی ہے
 علی نعیم اور علی ہے نعم علی قسیم اور علی ہو قسیم
 علی ہو موتی بین مشکیں حل علی ہو جاتی ہو ملائل
 علی عظیم علی کرم علی رسول خدا کا ہوم
 علی صنی اور علی ہو صافی علی فی او علی ہو وفی
 علی ہو صوفی علی ولی ہے علی کے حق میں سنبلی ہے
 علی ہی اطہار جزو کل ہے علی مراد کی بل ہے
 علی ولی عہد مصطفیٰ ہے وصی شاہد شہد ہے
 علی کو تازہ یا ضحیٰ ہے علی ہو مخلوق کو امان ہے
 علی ہو ہنام کبریا کا علی ہے محبوب مصطفیٰ کا

سہیل یگانہ جام کو ترکہ ساقی تشنگان علی ہے
 علی ہو مشک کسٹ عالم معین ہو وہاں علی ہے
 علی ہے والی علی ہو والا امام قدوسیہاں علی ہے
 کفیل سلمان معین ہو تو ان ہر ناتواں علی ہے
 علی قدیر اور علی ہو قدرت مال کو ن کس علی ہے
 علی ہے ہادی علی ہو قسیم نار و جناس علی ہے
 علی طہر علی ہے طاہر نشان بے نشان علی ہے
 علی جو ضر علی ہے ناظر عجیب باغ و شاں علی ہے
 علی سلیم اور علی ہو سالم مدد کو ن مکاں علی ہے
 علی ہو مقبول خاص و امام ہر اندر جہاں علی ہے
 علی ہو مومن علی ہے مسلم امان ایمانیاں علی ہے
 علی ہے امجد علی ہو فضل ظہیر خستہ جہاں علی ہے
 علی ہو شان خدا مہتممی کا آرام جہاں علی ہے
 علی ہو دونوں جہاں میں کنفی علی ولی بکیاں علی ہے
 علی احمد میں یکدیگر ہوا میں سر نہاں علی ہے
 علی گلستان دین کا گل ہو بہار باغ جناس علی ہے
 بنی نے من کنت خود کہا ہو دل کا ہنر جہاں علی ہے
 علی ہو ایجاد کو ن کسٹ مقاصد وہاں علی ہے
 علی ہے مقصود انا کا خدا کا راز نہاں علی ہے

<p>علیٰ ہے ہمنام کبریا کا علیٰ ہے محبوبِ طفلی کا علیٰ سے قائم ہر باغ ہستی علیٰ سے چنے ہوئی گیتی پڑے اگر لاکھ ہمیشہ شکل تو حل ہونا علیٰ سے بدل علیٰ ہے شکستہ ہمارا علیٰ ہی ہر حسین ہمارا کریں مفرور و بریں ہم پھر یہاں روئیں لڑوں ہم علیٰ سے ہے اعتقاد ہم کو علیٰ سے ہوگا مفاد ہم کو علیٰ ہی سے بازوئے نبوت علیٰ ہی ہے مصدقوت</p>	<p>علیٰ ہے مقصودِ آتما کا خدا کا رازِ نماں علیٰ ہے علیٰ ہے عشاق کو ہستی جوش و جفا علیٰ ہے نہ ہونا حب علیٰ کو غافل کہ رب دلوں میں علیٰ ہے علیٰ ہے سلطانِ مہند آراشہ زمینِ ماں علیٰ ہے نہ خوف جاں ہے ہم کا غم محافظِ جمہا علیٰ ہے یہ گنا جامِ مراد ہم کو کہ خضرِ شہرِ گاہ علیٰ ہے علیٰ ہی ہے ہر مومن کی قوت تو ان روحِ دل علیٰ ہے</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

پڑی ہو گو اشرفی شکل مگر نہیں نشترِ ذرا دل
اُسے ہے اسکا یقینِ کامل کہ ہر بلا سے ماں علیٰ ہے

مناجات

اے مے شاہنشہ ملکِ دُنیا
گر نہ کچھ احوالِ دل میرا سنا
خانہ ہستی کی ہے تم سے بنا
کون پھر دیگا مری بگڑی بنا

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْظِرْ حَالَنَا
يَا حَبِيبَ اللّٰهِ اَسْمِعْ قَالَنَا

خواہشِ دیدار میں مبتلا ہیں
اپنے کرداروں میں آبِ آبِ ہیں
خستہ جاں ہوں بخیر و جواہر ہیں
مضطرب ہر صورتِ سلبِ ہیں

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْظِرْ حَالَنَا
يَا حَبِيبَ اللّٰهِ اَسْمِعْ قَالَنَا

پھر مدینہ میں مجھے بلوائے	ہند سے سوتے عرب پہنچائے
جلوۂ نورِ خدا دکھلائے	بارغِ جنت کی ہوا کھلوائے
يَا رَسُولَ اللَّهِ انْظُرْ حَالَنَا يَا حَبِيبَ اللَّهِ اسْمَعْ قَالَنَا	
دل میں اپنے وصل کا رمان ہے	آپ پر حجبی جان سب قربان ہے
آپ کا مدح خود رحمن ہے	آپ کی تعریف میں قرآن ہے
يَا رَسُولَ اللَّهِ انْظُرْ حَالَنَا يَا حَبِيبَ اللَّهِ اسْمَعْ قَالَنَا	
ہوں گناہوں سے میں اپنے منفعل	سیمنہ میں ہے آتشِ غم مشتعل
سوچ کر انجامِ گھبراہٹ ہے دل	سامنے کس طرح آئے یہ نجل
يَا رَسُولَ اللَّهِ انْظُرْ حَالَنَا يَا حَبِيبَ اللَّهِ اسْمَعْ قَالَنَا	
دشمنان میں ہیں غالب آجکل	ڈالتے ہیں نیک کاموں میں خل
رات دن ہے شیوہ کذب و غل	آپ چاہیں تو بلا جائے یہ ٹل
يَا رَسُولَ اللَّهِ انْظُرْ حَالَنَا يَا حَبِيبَ اللَّهِ اسْمَعْ قَالَنَا	
فوجِ اعدا ہر طرف سے ہے دواں	ایک عالم ہے مرا ایذا رساں
ظالموں کے ہاتھ سے دیجے اماں	لے دو گارِ غریب بیکساں
يَا رَسُولَ اللَّهِ انْظُرْ حَالَنَا يَا حَبِيبَ اللَّهِ اسْمَعْ قَالَنَا	

ہو مری جب تک بقائے زندگی	رات دن ہو مجھ سے حق کی بندگی
وہ ہو سائے گندہ کی گندگی	تا حضور میں نہ ہو شہر بندگی
یا رسول اللہ انظر حالنا یا حبیب اللہ اسمع قالنا	
ترج میں کلمہ پڑھوں باشد و مد	سر پہ جو آئے بلا ہو جائے رز
ہاں ترحم کی نظر ہوتا ابد	المدولے سرور دیں المدو
یا رسول اللہ انظر حالنا یا حبیب اللہ اسمع قالنا	
خاتمہ دنیا سے باایان ہو	قبر کی شکل مری آسان ہو
حشر میں اٹھنا مرا جس آن ہو	ہاتھ میرا آپ کا دامان ہو
یا رسول اللہ انظر حالنا یا حبیب اللہ اسمع قالنا	
حشر کے دن کام آنا یا رسول	حق سے ہم کو بخشو انا یا رسول
روضہ رضواں دکھانا یا رسول	ساغر کوثر پلانا یا رسول
یا رسول اللہ انظر حالنا یا حبیب اللہ اسمع قالنا	
کس طرح سے ہو گذارا یا رسول	کون ہے تم بن ہمارا یا رسول
ہے شفاعت کا سہارا یا رسول	لو جب جلدی خدا را یا رسول
یا رسول اللہ انظر حالنا یا حبیب اللہ اسمع قالنا	

التجائے اشرفی کیجے قبول
 اے مرے اچھے نبی اچھے رسول
 بہر حسین و علی بہر رسول
 مدعاے دل بہائے حصول

یا رسول اللہ انظر حالتنا
 یا حبیب اللہ انتمتع قانتنا

سلام

یا رسول سلام علیک
 صلوٰۃ اللہ علیک

یا نبی سلام علیک
 یا حبیب سلام علیک

مظہر رحمت مجسم
 و در و رکعتے ہیں یہ ہر دم

✓ آپ ہیں محبوب عالم
 آپ پر قرباں رہیں ہم

یا رسول سلام علیک
 صلوٰۃ اللہ علیک

یا نبی سلام علیک
 یا حبیب سلام علیک

اور کف افسوس ملنا
 جانب طیبہ ہو چلنا

✓ آتشِ فرقت میں جھنا
 ہند سے کب ہو مکھنا

یا رسول سلام علیک
 صلوٰۃ اللہ علیک

یا نبی سلام علیک
 یا حبیب سلام علیک

خواب میں دیدار ہوتا
 میرے اوپر پیار ہوتا

✓ بخت گر بیدار ہوتا
 صدقے میں سوزا ہوتا

یا رسول سلام علیک
 صلوٰۃ اللہ علیک

یا نبی سلام علیک
 یا حبیب سلام علیک

۱	اے مرے سلطان باذل ہجر میں جینا ہے مشکل	دیکھتے میت بائی دل ہو رہا ہوں شکل بسمل	
	یا نبی سلام علیک یا حبیب سلام علیک	یا رسول سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک	
۲	مر رہا ہوں میں جلا دو غیر میں زلفیں سنگھا دو	شکل نورانی دکھا دو اپنا سودا بی بنا دو	
	یا نبی سلام علیک یا حبیب سلام علیک	یا رسول سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک	
۳	درویشی میں نہاں ہے مضطرب رختہ جاں ہے	اب نہیں تاب توں ہے حال دل تمپر عیاں ہے	
	یا نبی سلام علیک یا حبیب سلام علیک	یا رسول سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک	
۴	کاش میں طیبہ میں جاتا مدعائے دل جو پاتا	ہند میں پھر کر نہ آتا یہ صد دل کش سُناتا	
	یا نبی سلام علیک یا حبیب سلام علیک	یا رسول سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک	
۵	رات دن ہے آہ وزاری اپنے جینے سے ہیں عاری	دیکھتے حالت ہماری تا جگے یہ بے قراری	
	یا نبی سلام علیک یا حبیب سلام علیک	یا رسول سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک	

رازدل کس کو سناؤں اپنا زخمِ دل دکھاؤں	اشک آنکھوں گہاؤں آستانہ پر جو آؤں	
یا رسول سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک	یا نبی سلام علیک یا حبیب سلام علیک	
اپنی قسمت پر نہ روتا عم کیوں بیکار کھوتا	خوابِ غفلت میں نہ سوتا ہائے گریبہ میں ہوتا	
یا رسول سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک	یا نبی سلام علیک یا حبیب سلام علیک	
سیدِ اولادِ آدم آپ کے کہلاتے ہیں ہم	اے شہنشاہِ دو عالم معدنِ حرمت ترجم	
یا رسول سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک	یا نبی سلام علیک یا حبیب سلام علیک	
کیوں پہلے دل اپنا مضطر آفج پر جب ہو مقدر	آپ کی امت میں ہو کر ناز ہو بہ کو نہ کیونکر	
یا رسول سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک	یا نبی سلام علیک یا حبیب سلام علیک	
حامیِ پیدست و پایو منظرِ شانِ خدا ہو	دستگیر بے نوا ہو شافعِ روزِ جزا ہو	✓
یا رسول سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک	یا نبی سلام علیک یا حبیب سلام علیک	

مرہم دل خستگان ہو	چارہ بیچارگان ہو
داروئے درو نہاں ہو	ہر مصیبت سے اماں ہو
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک	صلوٰۃ اللہ علیک
صورتِ وحش و شبہائے	ہوں نہ میں غفلت میں قائم
زندگی جتنک ہے قائم	یا وحی میں گزرتے دائم
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک	صلوٰۃ اللہ علیک
ہو مرا مسکن بیتہ	واں کا بہتر ہے قرینہ
یاں عبث ہے اپنا جینا	یَا غَیَاثَ الْعَالَمِیْنَ
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک	صلوٰۃ اللہ علیک
حشر کے دن کام آنا	نار و فزخ سے بچنا
روضہ رضواں دکھانا	ساغر کوثر پلانا
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک	صلوٰۃ اللہ علیک
اشرفی مسکین تمہارا	کر کے دنیا سے کنارہ
رکھتا ہے تم سے سہارا	لو خبر جلدی خدا را
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک	صلوٰۃ اللہ علیک

قصیدہ درمخ محبوبِ نردانیؔ

<p> ملا نہ ایسا عمل جس کی دیکھتے تاثیر کہاں کہاں مجھے دوڑ کے لگتی تاثیر جہاں سے پاتے ہوں قصود ہر شیر و کبیر لقب ہے جنگا جہاگیر شاہ اشرف پیر ہوئے میں عشقِ خدا میں فقیر بانو قیر وہی غروبوں کے مچاتے ہیں معینِ نصیر وہ ہیں امیر کبیر اور امیر ابنِ امیر انہیں کی خاکِ قدم کو سمجھتے ہیں کبیر مطیعِ انکے ہیں ایسے ہیں صاحبِ تسخیر جہاں میں نام ہے روشن بدستِ بدیر رواں دواں وراقِ قدس پہ آگیا یہ فقیر نہ دیر چاہتے زیبا نہیں ہے ابنا خیر تہا رہی خاکِ قدم سے بنا ہے میرِ خیر کہ تم پہ کھول دیا ہے خدا نے حالِ ضمیر زباں کو اب نہیں یار کہ کچھ کرتے فقیر ترے سوا نظر آتا نہیں معین و نصیر طرح طرح سے کیا کرتے ہیں مریِ تحقیر </p>	<p> پھرے جہاں میں حاصل ہوئی کوئی تدبیر حصولِ مقصدِ دل کا کہیں پتہ نہ لگا ہوا خیال یہ دل میں کہ ایسی جا پہنچوں پکار اٹھا دل مضطر کہ انکے دیر پر حل وہ بادشاہ تھے سمنان کے چھوڑ کر شاہی زمانہ میں ہی حاجتِ روانے عالم ہیں انہیں کے جو دو سخا نے کیا غنی سب کو انہیں کی نظروں میں تاثیر کیا دکھی جہاں میں جن بشر و وحشِ طیر ہیں تجھے خدا نے اُن کو دیا ہے خطابِ محبوبی اثر کیا مری ترغیبِ دل نے جب مجھ پر ہوا خیال کہ اظہارِ مدعا میں ذرا تو عرض کرنے لگا اے جنابِ عرشِ سریر تہا اے سامنے کیا مجھ کو حاجتِ اظہار ہمارا حال پریشاں ہے تم پر بے شن ہجوم و زحمتِ اعدا ہے کس طرف جاؤں کوئی بدی مری کرتا ہے اور کوئی اچھو </p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

نہ کوئی مونس بہم نہ کوئی اپنا مشیر
 عدو کو کیجئے دامِ ہلا میں جلد اسیر
 میں کن باں سے کروں عرضِ حال بالتفسیر
 جوار در کہ عالی میں گھر کیا تعمیر
 نہ پائے پھر کہیں یہ بندہ ذلیل حقیر
 اسی کو سمجھوں میں یہ اسی کو جانوں حریر
 ہمیشہ در پئے تخریب ہیں گروہ شریہ
 کھڑا ہوں بے حسن حرکت بصورتِ تصویر
 یہی کہوں گا کہ میں ہوں غلامِ شرف پیر
 طفیل در تیمم و طفیل شیخ کبیر
 مگر نہ جائیگا در گاہ سے تری یہ فقیر

عجیب ضیق میں ہوں کچھ نہیں ہی چلتی
 شہا یہ وقت مدد ہے طفیل نور العین
 ہوئی جہاں میں مری کیفیت الم شرح
 یہ آرزو تھی غلامی میں عمر ہوئے بسر
 عرض یہ تھی کہ ہے میری زندگی جلتک
 گلیم کہنہ پہن کر ترے ہی در پہ رہوں
 مگر عداوتِ اعدا سے سخت عاجز ہوں
 وہ میرے در پئے ایذا ہیں اور میں حسرت
 ذلیل و خوار کرو چاہو مجھ کو عزت دو
 کرو قبول مری عرض مدعا شاہ
 ہزار رنج و صعوبت ہوں اُنکو جھیلے گا

یہ افشہ فحش کی تنہا ہے خاک در ہو جائے
 اگرچہ ہے وہ سہ یا گناہ و پُرِ تعمیر

ایسا کوئی ملتا نہیں لیجائے جو پیغامِ غم

دروا ورنہ حشر تا فرقت کا ہو دل پر الم

احسان کر مجھ پر تو ہی شاہِ مدینہ کی قسم

بلغ سلامی مروءۃ فیہا النبی الم حاتم

ان قلت یا سیرم الصبا یوما لالی اللہ رضی اللہ

سُو جاں سو ہوں سپردِ عاشق ہی جیسے خود خدا

اُس سنِ زریا پر مراد سے ہو دل متلا

وہ ملے لقاے خوش ادا وہ دلربائے جاغرا

مَنْ ذَاکَ نَوَالِہُ مَنْ کَفَّ بِحِجَابِہِ

مَنْ وَجَّہُ شَمْسِ الْفَلَاحِ مَنْ خَدَّیْہِ بِاللُّجَا

سب اولین آخریں ہیں آپ کجی خوشچیں	ہو جاؤں میں گوشہ نشین آپ میں میرے
اے مہبطِ روح الایں ممدوحِ فرقانِ مبیں	
یا رحمة العالمین انت شفیع المذنبین	اگر ملنا یوم الخیر فضلہ وجودہ والکرم
تیری عطا کے سامنے میری خطا ہی چیز کیا	یہ بندہ عاصی تر کرتا ہے ہر دم التجا
اے مالکِ روز جزا بہر محمد مصطفیٰ ۲	
اغفر لہی ما مضی و احسن الخلق باقی	بارک لنا یا سیدی و العتدنا و الختم
منظوم ہوں زار و خیز غالب بیچم پر اہل کیں	یہ اشراف کترین تاب بخار کھتا نہیں
اے قبلہ گاہ اہل دیں سے بادشاہِ مرلیں	
یا رحمة العالمین ادبرک لک لزلزل العابدین	محبوسِ ایدی الظالمین فو مکب المذہم
<h1>مُس</h1>	
اے غوثِ پاک عرشِ جنابِ فلکِ سیر	خاصانِ حق میں ذاتِ تنہا رہی ہو بنظیر
ہوتے ہیں فیضیاب ہر اک مفلس و امیر	یوں التجا جناب میں کرتا ہے یہ حقیر
امداد کیجئے میری یا پیرِ دستگیر	
کہلاتا ہوں حضور کے دربار کا فقیر	
اچھا ہوں یا بُرا ہوں مگر میں تنہا رہوں	مسکین و بنوا ہوں مگر میں تنہا رہوں
سہرا بیا خطا ہوں مگر میں تنہا رہوں	جو نیند عطا ہوں مگر میں تنہا رہوں
امداد کیجئے میری یا پیرِ دستگیر	
کہلاتا ہوں حضور کے دربار کا فقیر	

رور و پکارتا ہوں میں یا غوث الغیث	ناچار و مبتلا ہوں میں یا غوث الغیث
آفت میں مبتلا ہوں میں یا غوث الغیث	فریاد کر رہا ہوں میں یا غوث الغیث
امداد کیجئے مری یا پیر دستگیر	
کہلاتا ہوں حضور کے دربار کا فقیر	
بہت رسول پاک کے نورِ نظر ہیں آپ	خیر شکن علی ولی کے پسر ہیں آپ
ابنِ جن حسین کے تختِ جگر ہیں آپ	مشہور دو جہاں میں شہِ بھرو ہیں آپ
امداد کیجئے مری یا پیر دستگیر	
کہلاتا ہوں حضور کے دربار کا فقیر	
کوئی نہیں معین میرا آپ کے سوا	ہے کون غمگسار کروں کس سے التجا
نرغہ میں ظالموں کے ہوا ہوں میں مبتلا	بس آپ کے کرم سے ہوں ربِ آفتینِ خدا
امداد کیجئے مری یا پیر دستگیر	
کہلاتا ہوں حضور کے دربار کا فقیر	
ہے آرزو کہ نام تمہارا لیا کروں	حضرت کا جو طریق ہے سپرِ حلا کروں
مشغول یا دق میں سدائیں با کروں	جنگل میں ظالموں کے پھنسا ہوں میں کیا کروں
امداد کیجئے مری یا پیر دستگیر	
کہلاتا ہوں حضور کے دربار کا فقیر	
وہ دن خدا دکھائے کہ سرکار کا غلام	گوشہ نشین ہو کے کرے یا دقِ مدام
دشمن کا ہونہ خوف کچھ دوستوں سے کام	ہو جائے لطفِ خاص سے یہ فائز المرام
امداد کیجئے مری یا پیر دستگیر	
کہلاتا ہوں حضور کے دربار کا فقیر	
غوثِ دہلویں ظہرِ شانِ خدا میں آپ	نورِ نگاہ حضرت خیر الوریٰ میں آپ
فرزندِ خاص حیدرِ مشکِ کشا میں آپ	مخصوص میرے دردِ بچہ کی دوا میں آپ

	<p>امداد کیجئے مری یا پیر دستگیر کہلاتا ہوں حضور کے دربار کا فقیر</p>	
<p>کس طرح اپنے قلب کو سمجھاؤں کیا کروں کتنک میں صبح و شام یہ غم کھاؤں کیا کروں</p>		<p>گھبرا رہا ہوں دل میں کہ ہرجاؤں کیا کروں کیونکر نجات فکر سے میں پاؤں کیا کروں</p>
	<p>امداد کیجئے مری یا پیر دستگیر کہلاتا ہوں حضور کے دربار کا فقیر</p>	
<p>بیچین دل سودم میں میں یہ رنج و فکر دور کافور کی طرح سے اُریں باقی فتور</p>		<p>چاہیں جو اپنے لطف و کرم سے حضور اعدا کی کیا مجال اٹھائیں سر غور</p>
	<p>امداد کیجئے مری یا پیر دستگیر کہلاتا ہوں حضور کے دربار کا فقیر</p>	
<p>دُنیا کے رنج و فکر سے آزاد کیجئے ناشتا و شرفی ہے اسے شاد کیجئے</p>		<p>خلوت نشیں بنائے آباد کیجئے دشمن کو خانِ مان سے برباد کیجئے</p>
	<p>امداد کیجئے مری یا پیر دستگیر کہلاتا ہوں حضور کے دربار کا فقیر</p>	
<p>صبر و قوت عقل ہوش شرم و حیا گنوائے کون کوچہ مہر خاں میں جا جو ر و خا اٹھائے کون مذہب میں گنوائے کوئی گلی میں جائے کون اُنکے سوا بتاؤ تو دل میں مئے سائے کون کوچہ یار کی خبر کے یہاں سُنائے کون لاکھ کئے سنے کوئی دیکھیں یہیں سُنائے کون</p>		<p>عشقِ تباں کے دم میں طائرِ دل چسپا کون خوار و ذلیل بتلا آپ کو یوں بنائے کون رندِ شراب خوار ہو کفر بھی کر لے اختیار یہ تو ہے انکا خاص گھر عشقِ ہواں کا جائزین جو گئے واں ہی گئے کوٹ کے کچھ نہ کہہ سکے بیٹھے گئے کمر کو کھول یا سکے در پہ جم گئے</p>
	<p>بندۂ خاص انہیں کاہتے ہیں جبکہ انہیں وہ نہ خدا بنیں گر بندہ مجھے بنائے کون</p>	

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کلامِ ہندی

یہ خیال ہندی مکہ معظمہ میں ۱۲۹۲ھ سفر اول میں کہا گیا تھا

خیال

درس بنامن کیسے مانے داتا کے گھر جائے

من کیسے مانے

زرگن جان پیا ہیں چتوت جیا موراجات لجاے

من کیسے مانے

گنوتی درس مدھ ماتنی دھن بوری پھپھتاے

من کیسے مانے

سائیں مونہ نراس جن پھیر واپنے دوار بلائے

من کیسے مانے

راہ تہار اشرفی جوہت تمپر دھیان لگائے

(یہ دوسرا خیال بھی اسی سال مکہ معظمہ میں کہا گیا تھا)

خیال

من دھیرج را کھو پیادے ہیں درس دکھائے

من دھیرج را کھو

صورت لگاؤ پریم دگر ماں بیٹھو سیں نوائے

من دھیرج رکھو

آپنی سائیں رس دکھاویں دیکھو من چت لائے

من دھیرج رکھو

بوند سمندر سماں جب جای آپنی گیو ہر اسے

من دھیرج رکھو

جب سے پریم مدد پیو انشرقی کیس گیو بُورائے

من دھیرج رکھو

یہ خیال سرکار اج میر شریف میں عرض کیا گیا تھا

خیال

خواجہ پیر ہند الہی پُر و اس ہمار

خواجہ پیر

تم دو دُجگ کے نباہن ہائے ہم تو تھرے سہار

خواجہ پیر

پریم بھنورا تاہ ہم دیکھا ڈپت جیا سکوار

خواجہ پیر

آن پھنسا منجھدار میں بیڑا کہ بدھ اُتروں پار

خواجہ پیر

دوبت نیا پار لگاؤ تم مورے کھیون ہار

خواجہ پیر

ایج کرت کر جور اشرفی را کھو لاج ہمار

خواجہ پیر

یہ خیال بجناب کچھوچھو شریف ۱۲۹۰ء میں بعد معاہدات آستانہ پٹنہ و اشرفیہ عرض کیا گیا تھا

خیال

اشرف پیر جہانگیر سمنانی پُر و آسامور

اشرف پیر

تمرے نام پر میں بہاری جیسے چند چکور

اشرف پیر

آپن درس دکھا و داتا سانجھے سکارے پھور

اشرف پیر

کھاڑھ اشرفی تمرے دوارے منتی کرت کر جہد

اشرف پیر

ہنگام مقدمہ تجاود نشینی حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کے دربار میں عرض کیا گیا اور آثار قبولیت ظاہر ہوئے

خیال

موئے سنکٹھ کاٹو داتا شاہ اشرف چستی پیرلی

موئے سنکٹھ

تمرے دوارے جو سہرائے دھن وے کنور کے بھاگ بلی

مورے سنگٹھ

جو دکھ مال تمکال گہراوے تاکر پل ماں مراد ملی

مورے سنگٹھ

گاڑھ پڑے ارداس کرت ہے ٹھاڑھ اشرفی تہاری گلی

مورے سنگٹھ

یہ خیال ماہ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ ہجری میں بعد زیارت حرمین شریفین حصول حج اکبر جب سفر تمام
و بیت المقدس و حلب و مصر وغیرہ کا ارادہ کیا تھا بضرورت سامان سفر بحضور رب العزت
مقام مدینہ منورہ میں عرض کیا۔ تیسرے دن حتمعائے نے اپنی قدرت سے پورا سامان سفر فرمایا

خیال

داتا نرنکال کرتا رو جگت گوشائیں سرچن ہاے

داتا نرنکال

منگتا جو تم سے کچھ مانگے پاوے تڑت پلک بن مارے

داتا نرنکال ۴۴

مانگت ہوں میں تم سے بھچھیا دیدے اے جگ پالن ہارے

داتا نرنکال

چننا کچھ تھو ہے نامن میں سمرں تم کا سانجھ سکائے

داتا نرنکال

ص تمرے گوہنیاں بیشک داتا گمان میں جاوے کہ دوارے

دھیان گیان میں ہے اشرفی کل جہاں سو ہو سکے نیلے

داتا نرنکال

گاگر

اشرف پیائے نظام پیائے بھروسے موری لگریا

اشرف پیائے

بھوساگر میں پگ نہ پرت ہے سانکر ایس ڈگریا

اشرف پیائے

گردین موندہ پریم پیالہ خواجہ دین پگریا

اشرف پیائے

ارج کرت کر جو اشرفی کبھے نیک نخریا

اشرف پیائے

پوربی بنیاب سلطان سید اشرف بہانگیر قدس سرہ بحالت زندقہ فی لعین عرض کیا گیا تھا

پوربی

اشرف پیاموری بہیاں پکڑو ڈوبت ہوں منجھدارے

اشرف پیایا

پریم ندیا اکم بہت ہے سو جھت وار نہ پارے
ناں مورے نیا نامورے بیڑا ناں کوکھیون ہارے

اشرف پیایا

اوگھٹ گھاٹ ماں آن بھلانی کو نہیں میت ہمارے
تم اپنے گن موندہ بنا ہو چستی لاج دولا رے

اشرف پیا

لیہو کھیراب ہمری داتا ہمکاں نہ دیو بسا رے
کہت اشرفی دوگر جوئے ٹھاڑھ تھارے دوارے

اشرف پیا

پوربی بجالت غلبہ دشمنان جورع بجناب حیدر کرار رضی اللہ عنہ

پوربی

شاہ نجف موری لیو کھیریا بیری بھئے ادھکارے

شاہ نجف

سنگھ سے مندل میں رہن نہ پاؤں بیرکرت سنسارے
گاڑھ پڑے کوئی کام نہ آوے رکھوں اس تمھارے

شاہ نجف

آپن میت رہا نا کوو چھوٹ گئے پلوارے
میں تو تھرے بھروس رہت ہوں رکھوں لاج ہمارے

شاہ نجف

مانتھ نوائے کہت اشرفی حیدر کے دربارے
علی شولی موری بہیاں پکڑ لو لاگو مورگو ہارے

شاہ نجف

یہ پوربی اخیر مقدمہ تاجاویں نشینی میں بحضور جناب سلطان عثمانی قدس سرہ عرض گئی اس کے بعد پوری کامیابی ہوئی

پوربی

اشرف پیر کو مونہہ کر یا بھیاں پکرو ہمارے

اشرف پیر

کٹھن پڑے سنگٹھاب مونہہ پر کا ہونہ مورسہاڑے
اب کی بھر نبا ہو داتا رکھ لیو لاج ہمارے

اشرف پیر

تُمر اودار چھاڑ کہاں جاؤں تمہیں نباہن ہارے
لے مورے اشرف لگو گہریا چریا کہاؤں تمہارے

اشرف پیر

کہتے اشرفی دوکر جوڑے اشرف کے دربارے
اپنے تیم دھرم سے داتا مور کروں ستارے

اشرف پیر

ہولی

آئے بسنت رُوح رنجان + پھول ہی پھولاری
رُنی اُنْفِکُم کا رنگ بنا ہے + وحدت کی پچکاری
اِنِّی اَنَا اللہ کی دھوم مچی ہے + بھیج گئی تن ساری + بھلا کیسورنگ جاری
آئے بسنت

نخن اقرب کون منافے + بل گئے شام بہاری +
 لَا اِلَهَ غَيْرُی سب بولیں + اچرج پھاگ مچاری + سٹیاں تو سے بہاری
 آئے بسنت

ثُمَّ وَجَّهَ اللہ کی ہولی + گاوت ہیں نرناری
 احمد نام کا دھر کے پردہ + مَن رَائی ہے پکاری + سکھی اس بچن کے داری
 آئے بسنت

جام سَقَاہُمْ پیکے اشرفی + دوؤ جگ من سے بہاری
 اِنِّی اَنَاسِبُ بھول گویے + ہو ہو کہت پکاری + بھنی کیسی متواری
 آئے بسنت

ہولی

پھاگن کے دن آئے بلم جن صورت باروہاری
 پھاگن کے

پیانس نمبی کوک بجاویں + میں برہا کی ماری
 بیا کل ہوئی کے میں بن بن ڈھونڈ ہوں + کھوجت کھوجت ہاری + بلین نہیں شام بہاری
 پھاگن کے

آئے بسنت سکھی سکھ درسن + کھیل رہیں سب ناری
 ہمرے بلم تو تن سنگ سیجھے + میں سمجھاوت ہاری + سنت نہیں ایکو بہاری
 پھاگن کے

ننتی کرت ہے داس اشرفی + سُن لو ارج ہماری
 آویاں گرواں مل جاؤ + تم پر جاؤں میں واری + جیو جو بن بلہاری
 بھاگن کے

ہولی

کیسے جیوں موری آلی + سیاں بدسیا نہ آئے +
 کیسے جیوں
 کون ابھاگ بھاگ ہم پاؤ + لندن برہاستاے +
 جرجر جیور ہے تن بھتیر + پران نکس نا جائے + مورا جیرا اکلانے +
 کیسے جیوں
 کاگا آج مندل پر موسے + بول بول اڑ جائے
 نین بھو جا دو نو پیرکت ہیں + میں جاؤں پیا آئے + کو سوتن بلہائے
 کیسے جیوں
 کون موہنی ایس پڑھوں سی + جا میں پیال جائے
 مے تو ہماری سُن ت نا ایکو + جیا مورا بورا آئے + گھڑی پل چین نہ آئے
 کیسے جیوں
 بل بل جاؤں میں اشرفیا کے + جن مونہہ پتھہ تباے
 ارج کرت کرجو اشرفی + اُن پر دھیان لگائے + صورت اپنی بسرائے
 کیسے جیوں

ہولی

سانور و کیسی بنی بجائی

سانور و کیسی

جب بھنگ پڑی کلن ماں + جیر اگیو بورائی
ساری بن مونہ نیند آئے + جاگت رات گنوائی + کہو کہاں ڈھونڈھن جائی

سانور و کیسی

جگمگ روپ جوت سورج مکھ + مورے نینن مان چھائی +
سب صورت سب رت جگماں + واہی دیت دکھائی + کوہ دو جانہ سمائی

سانور و کیسی

روپ ترخن تن من بس گویو + آپن صورت ہرائی
واہی سرپ کل مونہ دکھیں + اب نہیں جات چھپائی + کروں سو سو چترائی

سانور و کیسی

کہت اشرفی اشرف پیاسے + لاگو مور سمائی
مانت پتا بھائی بند تچ کے + تم سے کین سگائی + صورت تھری من بھائی

سانور و کیسی

ہولی

میں تو اسی ہوں سرن تمہاری مورے اشرف پیر پیاسے
میں تو آئی ہوں

شاہ نظام کے تندرال تم + چستی راج دولاے
 تھرے روپ کو اور نہ دیکھا + بھان گبت اجیارے + سو نہ نہیں جائے ہمارے
 میں تو آئی ہوں

نیم دھرم کچھ منہ مانا ہیں + چال کو چال ہمارے
 منہ پاپن کی لاج بنا ہو + تری ہوں میں تھرتارے + تمہیں گبت رن ہمارے
 میں تو آئی ہوں

ہر لیو موے من کی پیرا + آئی ہوں تھرے دواے
 تھرا نام بہت دکھ بھاگے + تم ہو گشتیاں کے پیارے + منہ دکھیا کے سہارے
 میں تو آئی ہوں

درس کی بھوکھی آس لگائے + بیٹھ رہی من مائے
 چریا تھار اشرفی بیاکل + رووت سیس اوگھائے + رینن سانجھ رکائے
 میں تو آئی ہوں

ہولی

آلی ری کیسے کھیلوں میں تھری

آلی ری کیسے

برہ پین تن آگ لگا دے + سندن پراں جروری
 رت پھاگن منہ نیک لاگے + سیاں سے جلے کہوری + چلو گھر کھیلن ہووری
 آلی ری کیسے

سب کھی ل ل چاچر گائیں + گھر گھر بھاگ چوری
 منہ بہن کار دوت بیتے + رکت کی آنس بہوری + چوٹ موئے نین اوری

آلی ری کیسے

اس جیو چہت ستی ہو جاؤں + دوس نہ کو دھوری
 سیاں بدردی جب گھر آویں + دوکر بیج کہوری + جیو دھن کون بہوری

آلی ری کیسے

اشرف پیر کرو منہ کر پا + سنگٹھ مور ہوری
 کہت اشرفی داس بڑگی + لاج نہا ہو موری + کرو آسان پوری

آلی ری کیسے

ہولی

مورے بانگے چھیلے سے نین لاگ من بھاگے نہیں مونہ کھیل بھاگ
 مورے بانگے

سب کھی ل ل کھیلن ہوری کوئی سا نور کوئی سندر گوری
 مورے رہ رہ جیا ماں اٹھے بیراگ

مورے بانگے

برہ کھٹن تن آگ لگا دے کون تپن مورے جیا کی بھجاوے
 سکھی دن دن میرو گھٹت سہاگ

مورے بانگے

کہتے اشرفی اشرف پیائے تم بن تپہیں نین ہمارے
 منہ درس دکھاؤ تو جاگیں بھاگ
 مورے بانکے

ہولی

سیاں میں تو توری مدھ مانتی تم مورے جنم سنگھاتی

سیاں میں تو

سوتن کان کھین نہیں دیتی سورھو سنگار سنوار بناتی
 پیا کو لگاتی میں چچاتی اپنے روپ بھاتی

سیاں میں تو

اے ری سکھی جیامانت ناہیں کاڑھ پران پیا کو میں دیتی
 تلپھت ہوں دن راتی اُن کو اکیلے جو پاتی

سیاں میں تو

بھور ہی بھر پیا مورلی بجاویں جاوڑی سنگھی مورے پیا کو بلاؤ
 سُن کے پھٹے موری چچاتی اُن کو میں گرداں لگاتی

سیاں میں تو

سُننے میں پیا دیکھ اشرفی چونک پڑی کچھ ہو نہیں دیکھا
 بات کرت سکیاتی بھور بھنی پچھتاتی

سیاں میں تو

یہ ادھا مقدمہ سجادہ نشینی میں جوع بجناب سلطان لادویا قدس سرہ ہو کر عرض کیا تھا

ادھا

راکھولاج ہمار اشرف پیا

بیری بھٹے پلوار اشرف پیا

تم بن کو و میت نہ ہوئے

راکھولاج ہمار

میں تھے سہار اشرف پیا

تنک نجر کر پا کر دیکھو

راکھولاج ہمار

راکھول آس تمھار اشرف پیا

میں تو گریب تمھار کہاؤں

راکھولاج ہمار

لاگو مور گوہار اشرف پیا

منتی کرت ہے داس اشرفی

راکھولاج ہمار

ایضاً ادھا بحضور حضرت محبوب یزدانی عرض کیا گیا

ادھا

گے بہیاں مور اشرف پیا

چتوت ہوں تو سے اور اشرف پیا

آس لگائے کھڑی من مائے

گے بہیاں مور

آن پڑی ہوں تھرے چرن تر	سو جھٹ اور نہ ٹھو اشرف پیا
گر لے بہیاں مور	
جگ ماں تم اس میت نہ پاوا	کھونچ پھری جھوں اشرف پیا
گر لے بہیاں مور ۴۱۷	
مندی کرت ہے ٹھاڑھ اشرفی	روئے روئے کر جور اشرف پیا
گر لے بہیاں مور	
یہ تین اڑھے اس وقت کہے گئے تھے جب حضرت مخدومی مرشدی حاجی سید ابو محمد اشرفیؒ نے زنگون کو تشریف لیکھتے تھے	
پہلا ادھا	
چھائے ہے کونے دیں بلیم مورے	
کونے دیپ میں ڈھونڈن جاؤں	کر کے جو گنیا کا بھیس بلیم مورے
چھائے ہے	
پاتی پتر کچھ نہیں آوا	ناکوڑا لاوا سندیس بلیم مورے
چھائے ہے	
روئے روئے ارداس کرت ہے	کھوئے اشرفی کیس بلیم مورے
چھائے ہے	
دوسرا ادھا	
جیر بہت اداس بدیسیا	
بہت دن بھٹے بھون نہ آلو	بیت گئے چو ماس بدیسیا
جیر بہت	

۴۲ بیت آئے سوری یو بھسیا - چور آوا مورے اشرف پیا

کو نے دیس میں جا کے ہو	ناکت ہوں تو ری آس بدیسیا
------------------------	--------------------------

جیرا بہت

آؤ درس دکھلا جا پیائے	جن منہ کرو نراس بدیسیا
-----------------------	------------------------

جیرا بہت

برہ آگ تن جائے مورا	رہ گئی رکت نہ ماس بدیسیا
---------------------	--------------------------

جیرا بہت

بن درسن جیا مات ناہیں	کہت اشترنی داس بدیسیا
-----------------------	-----------------------

جیرا بہت

تیسرا ادا کاہروا

مورا راجا بد سوال میں چھائے ہے

ہمری سدھ کچھو نہیں لینا	کوؤ سوتن بلہائے ہے
-------------------------	--------------------

مورا راجا

اُن بن مونہ کچھ بھات تیلیں	نت جیرا اکلائے ہے
----------------------------	-------------------

مورا راجا

سیاں بید روی نہانے اشترنی	منہ برہن کاں جراتے ہے
---------------------------	-----------------------

مورا راجا

یہ ادھا جمیر شریف میں عرض کیا گیا تھا

بہت دن بیتے لمو موڑے سیاں

ہم حقیقت پیا چتوت ناہیں کیسے بنے موری گویاں

لمو موڑے سیاں

برہ آگ اس لاگی تن ماں جبر کو ٹلا بھٹی دیہیاں

لمو موڑے سیاں

چارویں مٹھ ہونڈ پھری ہوں اب لاگی توڑے پٹیاں

لمو موڑے سیاں

پیر معین سے کہت آشرنی تم پکڑو موری بہیاں

لمو موڑے سیاں

دیگر ادھا

بانکے بلوں نخریا میں چھائے گئے

تین لوک چو کھنڈ میں یکھا سب میں اپنی سمائے گئے

بانکے بلوں

سوت رہی میں پنہ منڈاں پسنے میں چھپ بکھلائے گئے

بانکے بلوں

نزل وپ تور اوکھلا شرفی اپنی سیاں بلمائے گئے

بانکے بلوں

ادھا

پیا ہمسے جن پھیر و نجسریا

تمری سوچ بھی میں بیا کل کب لیہو موری کھج کھبریا

پیا ہمسے

جو گن بھیس پھری میں بن کھوجت تمری نگریا

پیا ہمسے

کہت اشرفی اشرف پیاء ہمکاں بتاؤ ڈگریا

پیا ہمسے

ادھا کھروا

کہاں چھایو صورت دکھلائے کے

جب ہم جبر کو ٹلا ہو جا بے تب کا کر ہو پیام آئے کے

کہاں چھایو

منہ نہ جلاؤ پیپیا بیری پی پی سب دسٹائے کے

کہاں چھایو

جاؤ بلم پے جاے نہ پیہو مورے ہرے ماں سٹائے کے

کہاں چھایو

اب کا ہے پچھتاات اشرفی	سیاں بیدروی سو نہیہ لگائے کے
کہاں چھایو	
یہ دادرہ بعد رحلت اپنے برادر زادہ و خلیفہ سید محمد جعفر مرحوم مقام کندرا با وضلع بنکر میں لکھا گیا	
دادرہ	
باندھ کر یا چلے گئے موئے بانگے جوان	
دیس چھوڑ پر دیس بسایا	سوئی نگر یا کر گئے موئے بانگے جوان
باندھ کر یا چلے گئے	
ناکچھ کہہ گئے ناکچھ سن گئے	من کی من میں لیگئے موئے بانگے جوان
باندھ کر یا چلے گئے	
روے روے پچھتاات اشرفی	داگ کر جا میں دیکئے موئے بانگے جوان
باندھ کر یا چلے گئے	
دادرہ	
لمبا سنو یا پیائے	
مترے دین گے کارن	تلمپت میں ہمارے
لمبا سنو یا پیائے	

جو گن بن کھوجت سب نگری	کو نے دیس سدھائے
بلجاسنو لیا پیارے	
چریا تمہارا شرفی	رووت سیس ادگھائے
بلجاسنو لیا پیارے	
یہ ٹھمری ماہ شعبان ۳۲۳ھ میں بغداد شریف میں کہی تھی :-	
ٹھمری	
غوث پاک بغداد بیا را چہتی سب ترے دولے علی نبی کے راج دولائے کہت اشرفی دو و کر جو رے	چریا کہاں تمہاری آوت میں جہنم بھکاری میں تورے بلہاری رکھ یو لاج ہماری
ایضاً ٹھمری بحضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ	
غوث پاک موری بیباں گہلے	ناکت ہوں میں تور ڈگریا
غوث پاک	
پیر محی الدین قطب ربانی	بیگ آئے موری یو کھریا
غوث پاک	
حسن شین کے راج دولائے	سبجے منہ پر نیک نجریا
غوث پاک	

ڈوبت ہے بچھدار میں بیڑا	پار لگاؤ مور نوریا
غوث پاک	
بیری چھوڑ دس مونہ ستاویں	لاگو داتا مور گھڑیا
غوث پاک	
کہت اشرفی وڈوکر جوے	جاؤں کہاں توری چھاٹدوریا
غوث پاک	
ٹھمری پیلوکی	
اے ری سکھی جیامنت ناہیں سیاں گئے پردیس	
کونے بن ڈھونڈن جاؤں پایکو	کر کے جو گنیا کا بھیس
سیاں گئے پردیس	
نامنہ پاتی پتر لکھ بھیجن	ناکو دلاوا سندیس
سیاں گئے پردیس	
کھن آنگن کھن دوائے ویت	کھولے اشرفی کیس
سیاں گئے پردیس	
ٹھمری تچ کی	
پیاکو سپن ہم دیکھارات	
بانہ گلے موئے ڈالی بالم	ہنس ہنس پونچھی بات

پیا کو سپن

چونک پڑی کچھ ہونہیں دیکھا
بھور بھٹے پچھتاات

پیا کو سپن

یاہی سوچ اکلالت اشرفی
تپچھ تپچھ جیا جات

پیا کو سپن

ٹھمری بھیرویں کی

چتوت ناہیں موسے اور کیسے بھٹے انجین

ٹمری سوچ بھٹی میں بیاکل
کھوج کھبر نالین

کیسے بھٹے انجین

باور ہوئے مندے سے نکلی
لاج کاج کج دین

کیسے بھٹے انجین

اس برجوری کین اشرفی
من مورالے گئی چھین

کیسے بھٹے انجین

ٹھمری بھیرویں کی

سیاں مور اسمیا بلکے کیسے جاؤں

ناں گنوتی نیاں روپوتی
یاہی سوچ پچھتااونے

سیاں مور

بہت دن کے بچھڑے بالم	کیسے جائے مناؤں سے
سیاں مورا	
اپنے من کی بات اشرافی	اشرفِ پیا کو سناؤں سے
سیاں مورا	
ٹھمری بھیرویں کی	
مورا جیائے پیانگ لاگ	
جب سے پیاری صورت نہیں دیکھوں	من میں اٹھا میرا گے
مورا جیا	
بیاہ ہوت سیاں چھپائے بدواں	کون ہمارو سہاگ سے
مورا جیا	
برہانسدن مونہ ستاف	کیسے مجھے یہ آگ سے
مورا جیا	
جاں نرس پیا پالو اشرافی	دھن وادن کے بھاگے
مورا جیا	
ٹھمری بہاگ کی	
پیا بن کیسے نئے دن لین	
ایسے بیدروی سُدھ ہونہ لینی	نندن پڑت نہ چین
پیا بن کیسے	

برہا پیر موندہ آن ستافے		نیر بھراوت نین	
پیا بن کیسے			
کر پا کر موندہ درس دکھاؤ		کرت اشرفی بین	
پیا بن کیسے			
ٹھمری۔ رجوع بحضرت محبوبیت دانی			
من موندہ اشرف پیارا			
وہ تو اندہ بنیا بجافے		وہ تو نئی نئی تان ستافے	
وہ تو لے گیو جیو ہمارا			
من موندہ اشرف پیارا			
نینان بانکے ترچھے چتون		دارول آن پرین جیو جون	
وہ تو راکھت سج و صحنیارا			
من موندہ اشرف پیارا			
وہ تو بوند سمندر بتافے		وہ تو ایک ہی اوپے کھانے	
وہ تو چشتی راج دولارا			
من موندہ اشرف پیارا			
یہی کہت اشرفی بھکاری		وہ تو ہونے گیو راج بہاری	
جن لیا اشرفک دوارا			
من موندہ اشرف پیارا			
ٹھمری۔ رجوع بدرگاہ حضرت سلطان المشائخ علیہ السلام			
شاہ نظام محبوب الہی		میں تو ٹھمری سرن ترا تیں	
شاہ نظام			

درس کھاؤ نہ جیا تر ساؤ	تقری داس کہاٹیں
شاہ نظام	
تم بن گھڑی پل کل پڑت ہے	ہیرت ہوں پرچھاٹیں
شاہ نظام	
سب کھی بن پیا ڈھونڈن کھیں	جو گیا بھیس بنائیں
شاہ نظام	
کہت اشرفی دؤ کر جوے	ملو نظام گوشائیں
شاہ نظام	
گھمڑی	
گاہنک پھٹے مورے جیا کے	
مگھ جو بہت ہیرے نہیں پان دن	نیرے ہے مورے ہیا کے
کاسو تن کو دوس لگاؤں	موہی اس لکھن چیری پیاء کے
درس مرم کا پوچھو اشرفی	من جس آگے دیا کے
معرفت	
گوری تم کو پیا گھر چلنا	کرے سورھو سنگار
گوری تمکو	
پہرو پانچ رنگ کی ساڑھی	تیسو موتن کر ہار
گوری تمکو	

سوئی دھیان ہر پیم پیاری	جو ہی سنوارے بار بار
گوری تمکو	
ایسوروپ بنائے دکھاؤ	موہی جائے کرتار
گوری تمکو	
کہت اشرقی سدھی میں	مانو کہن ہمار
گوری تمکو	
بھجن	
سیاں مورے جائے بسے مدھ بن ناں	
کیسے کردں حیا مانت ناہیں	آگ لگی مورے تن ماں
سیاں مورے	
کاگا آٹے کے سبڈنائے	تاکت اہ کھڑی آنگن ماں
سیاں مورے	
تن من دھن سب اپنراؤں	اور نہیں کچھ من ماں
سیاں مورے	
کہت اشرقی سنو بھاتی ساوھو	لاگ رہو تم بھاؤ بھجن ناں
سیاں مورے	

بدرگاہ کچھوت ضلع مونگیر آستانہ سید محمد صادق اشرفی قدس سرہ عرض کر رہے

صادق پیر اشرف کے لال جگ اُجیائے بھان

صادق پیر

جنم بھم سے تھرے آوت مانگت ہوں کچھ دان

صادق پیر

داتا دانی کر پا کرو راکھو ہمارا مان

صادق پیر

مانتھ نوے کہت اشرفی تم پر واروں پران

صادق پیر

نغمہ قوالی ربوے بھنرت سلطان سید اشرف جہانگیر سوکر کہا گیا

پریم پنٹھ پگ دینی ہے
جن بہیاں گے لینی ہے
نہ کوئے سنگھ نہ ساتھی ہے
وے موئے جنم سنگھاتی ہے
اشرف کا گن گاون ہے
اُن کی داس کہاؤں ہے
اشرف رنگ منائے ہے
بے رنگ کوئی نہ جائے ہے

بھائی بند کوئی سنگھ نہ لاگے
بلہاری میں اشرف پیا کے
ناموے میا نامورے بابا
میں تو چیری اشرف پیا کی
اشرف اشرف دھوم مچاؤں
اشرف پیر میں تن من اروں
پیر نظام رنگیے پیا کا
جوئی آوے سوئی چند رنگا کے

<p>اُو بھکاری آوے جوی مانگو سوی پاوے آج بھٹے ہین اتی سے آج پیارنگ اتی سے آج بیاہ رچا ہے سے اشرف دولا بنا ہے سے</p>	<p>اشرف کے دربار پکاریں گنجشکر کا گنج کھلا ہے خواجہ قطب الدین گنج اجمعیٰ الدین سب کھین مل منگل گا دیں اشرف بنکے میٹھ اشرفی چشت نگر میں صوم ٹھی ہے</p>
<p>ایضاً نغمہ قوالی</p>	
<p>قطب فرید کے راج دلائے پاکر دموئے کھیون ہاے اب لاگی ہوں چرن تہاے بیری ہو گئے میت ہاے اشرف پیا پر تن ہن اے</p>	<p>نظام پیا کے اشرف پیاے آن پھنسی بنجھد ہار میں نیا دیس دیں میں ڈھونڈ پھری سے کا ہو کی موہے آس نہیں ہے درس پلے بورائے اشرفی</p>
<p>کنڈلیا</p>	
<p>کہ برہا مارے تیر دھیرج نانہ سریر لاگ برہا کی باقی ہوئے جرت ہے چھاتی پریت چھڑے دیت سبکا جو</p>	<p>پریت کئے کا ہوت ہے لاکھ جتن سے من میں راکھو دھیرج ناہ سریر جارن لاگی چیر دیا کمت اشرفی سن لیو راجو</p>

پھکواہندی

موراجیر لاگ اکلائے گون نکچانا۔ موراجیر لاگ
 نہرماں کچھ گُن نہیں سیکھا سا سرگھر ہے جانا
 کون اوتر ہم دیب پیا کو یا ہی سے جیا گھیرنا۔ گون نکچانا
 اب میں سوچ سیرے باورپن پاچھے بھپتانا
 گون ہار جیو دے آئیں ہیں چلے نہ اکیو بہانا۔ گون نکچانا
 آج دھیان گیان من کر ليو پڑھ ليو بید پرانا
 کہت آشر فی من میں بوچھے کالھ کا کون ٹھکانا۔ گون نکچانا

دادره - در فیض آباد باہ شعبان ۱۳۱۲ھ گفتہ شد

کب کے بچھڑے ملو مورے بالم

پلکن کی چکٹ ال بھاؤں

مورنین ماں ہو موئے بالم

کب کے بچھڑے

جیو جو بن سب تم پر داروں

موری سچیا پر چلو موئے بالم

کب کے بچھڑے

کلپت ہوں پیادیں دکھائے

منتی مور سو موئے بالم

کب کے بچھڑے

ابج کرت ہوٹھاڑھ اشرفی	بہیاں مور گہو موئے بالم
کب کے پھیرے	
ساون	
اب کر نیہ وراں ناپیں من لاگے	ہم جا بے سسرارے
ابے	
پیّاں تو رہی گوں اے اے بالوں	لیچل گون ہمار
ابے	
کاسکھیں پیت میں جوروں	یہ میتا دن چسار
ابے	
ملوئے اشرفی اشرفی پیسے	چھوڑ جگت سنسار
ابے	
ساون	
ملورے بدیا بالملوئے	تم بن جیا اکلارے
ملورے بدیا	
رات کھی ہم سپنے دیکھا	پیا مونہہ کنٹھ نگارے
ملورے بدیا	

اب جیامورامانت ناپیں	بن درسن بورائے
ملوے بدیا	
سنوے اشرفی پیا جیہ چاہے	سووت لیت جگائے
ملوے بدیا	
دوہرہ	
چشتی نام جگاون جگ اُجیاں پیر	نظام الدین کے منس مسیح اشرف جہانگیر
اشرف کے دربار میں کہے اشرفی رو	داتا گم کر پا کر وہ آسا پورن ہوئے
خواجہ کے دربار میں لاگی موری آس	اب ہماری سُدھ لیجے جن مونہ کونرس
من میں صورت بس گئی من ملادت سنگ	میں تو آپنی کھو گئی ملارنگ میں رنگ
سکھ سمپت سب لیگئے بالم اپنے ساتھ	مگری سونی کر گئے میں تل تل ہنگنی ہاتھ
پینچر جو پچھا چھاڑ کے پنچھی پنکھ پسا	جائے اٹے کہہ بن ماں ڈھونڈت ہوں سنسا
گوری یہ مت بھولیو کہ یہجھے ہم پر پیو	تسی لاکھن چیریاں دین پیو پر جیو
ہم لو بھی ہیں رس کے جیسے چند چکور	ہم سے من کچھ اوہے تم تو کھن کھور
برہ آگ اس لاگی جرجرتن بھٹی ناس	سنگ سنگ کو ملا بھٹی پیاملن کی آس
پیالے تری پوج میں نسدن پرت پچین	جیسے بن کی کوئی گوکت ہوئن بن
کتھ کہے کاہوت ہے کتھائے کاہوتے	جب لگ تن من اشرفی برہ رنگ ناموئے
برہ آگ اس لاگی جرجر گئے تن من جیو	ادھر آنے پران سو کہت کہت پیو پیو
چال کو چال اس چلے کہ گھ بھٹے سیام ہار	کون روپ اب لیچا لوں ساٹیں کے دربار
بیس کا تھ جات کہت اشرفی رو	بویانج بول کا آنھ کہاں سے ہوئے

بَعْدِ یَارَتِ مزارِ حضرتِ انجی سراجِ قدسِ رہ دیوہرے لکھے گئے

انجی سراج دیا سے اپنے کرد و موہی نہال
 انجی سراج کر پا کر وہ آسا پوجے مور
 ایک بنجریا دیکھ لومور ہوئے ستار
 ایسے دوائے آئیکے کیسے جاؤں نراس
 ٹھگ بٹ مار پھرت چوں اور اکاگت موی
 اپنی اپنی گھات ماں جو من چاہا کین
 بنا سنگار کیسے چلوں مہر بکارت کنتہ
 کیسے آئیکے گھر چلوں جن بابے گولی با نہہ
 چلی پیاکے دیں کو دوؤ ہاتھ پساہ
 چار دنا کے میت ہیں ناکوؤ سنگ جائے
 سب شمامن کی ملے جو چاہے کرتار
 آئیکے پہلے ٹھاؤں میں بیٹھے آسن مار
 ملجا پیائے ملجا مور اجیار اربت ملین
 دھیان پران دوؤ موؤ اُن ہی کے سنگ لاگ

اشرف کے آجا کرو نظام الدین کے لال
 دُور دیں سے آئی اسج کرت کر جور
 کیس ہائے اوجرے زمین بھٹے سیام ہار
 منسا من کی پور کرور اکھوں تری آس
 میں بے سہ بھٹی باوری گئی اہ میں سو
 مات پتا بھائی اور بیانا کوؤ سنگ دین
 ناں کہوں کی گئی اور ناں ہی کھیا پتہ
 لاج کی ماریٹ ہوں کچھ گن جو مانا نہہ
 ناں کچھ ملانہ سنگ چلا یہ جھوٹا سنسار
 بیٹا بیٹی دیکھ کے جن جایو بورائے
 آؤ اشرفی بیٹھے جا اشرف کے دربار
 دنیا میں ایسے پھرے جس پھرت پر کار
 جگیا بھیس بنائیکے سکھ سمیت تجدین
 جاؤں میں پیاسے ٹول ہنوں کا بھاگ

دیکھا اشرفی سوچ کے دوؤ نین پساہ
 جگ میں کوؤ آپن نہیں جھوٹا ہے سنسار

پھکوا ہندی

موراجیر لاگ اکلائے گون نکچانا۔ موراجیر لاگ
 نیہرماں کچھ گُن نہیں سیکھا ساسر گھر ہے جانا
 کون اوتر ہم دیب پایا کو یا ہی سے جیا گھبرا۔ گون نکچانا
 اب میں سوچ سمیرے باور پُن پاچھے بھچتا نا
 گون ہار جیو دے آئیں ہیں چلے ناکو بہانا۔ گون نکچانا
 آج دھیان گیان من کر لیو پڑھ لیو بید پُرانا
 کہت اشرنی من میں بوجھے کالھ کا کون ٹھکانا۔ گون نکچانا

دادرہ - در فیض آباد باہ شعبان ۱۳۱۲ھ گفتہ شد

کب کے بچھڑے ملو مورے بالم

پلکن کی چکٹ ال بھاؤں

مورنین ماں ہو موئے بالم

کب کے بچھڑے

جیو جو بن سب تم پر داروں

موری سچیا پر چلو موئے بالم

کب کے بچھڑے

کلپت ہوں پیادیں دکھائے

منتی مور سونو موئے بالم

کب کے بچھڑے